# قربانی

# کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا


مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی


www.besturdubooks.net

بیت العمار کراچی

# فہرست عنوانات

| عنوان | صفحہ |
|---|---|

## (الف)


❖ آنکھ .................... ۲۳
❖ اجازت .................... ۲۳
❖ اجتماعی قربانی .................... ۲۴
❖ اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے .................... ۲۵
❖ ادھار لئے ہوئے جانور .................... ۲۵
❖ اسلامی یادگاریں .................... ۲۶
❖ اضحیٰ .................... ۲۶
❖ اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے .................... ۲۷
❖ افضل جانور .................... ۲۷
❖ الٹا کھینچنا .................... ۲۸
❖ ''اللہ اکبر'' کہہ کر ذبح کرنا .................... ۲۸
❖ ''اللہ اکبر'' کہنا ضروری نہیں .................... ۲۹
❖ امانت کی رقم .................... ۲۹
❖ امت محمدیہ پر خاص انعام .................... ۲۹
❖ اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا .................... ۲۹
❖ اندھے .................... ۳۰


www.besturdubooks.net

| صفحہ | عنوان |
|---|---|


❖ انشورنس کمپنی کے ملازم ........................ ۳۰
❖ اوجھڑی ........................ ۳۱
❖ اولاد ........................ ۳۱
❖ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا ........................ ۳۱
❖ اونٹ ........................ ۳۲
❖ ایام نحر میں شک ہو گیا ........................ ۳۳
❖ ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا ........................ ۳۳
❖ ایک حصہ دار مر گیا ........................ ۳۴
❖ ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے ........................ ۳۴

(ب)

❖ بال ........................ ۳۵
❖ بال جلا کر پکانا ........................ ۳۵
❖ بالغ ہوا ........................ ۳۶
❖ بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا ........................ ۳۶
❖ بانجھ ........................ ۳۶
❖ باؤلے جانور ........................ ۳۷
❖ بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور ........................ ۳۷
❖ بٹ ........................ ۳۷
❖ بچہ ........................ ۳۸


www.besturdubooks.net

| صفحہ | عنوان |
|---|---|


❖ بچے ........................ ۳۸
❖ بڑے جانور ........................ ۳۸
❖ بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں ..... ۳۸
❖ بسم اللہ بھول گیا ........................ ۳۹
❖ بسم اللہ کے الفاظ ........................ ۳۹
❖ بسم اللہ کیسے پڑھے ........................ ۳۹
❖ بکری ........................ ۴۰
❖ بکرے میں صرف ایک حصہ ہے ........................ ۴۰
❖ بندوق کا ذبیحہ ........................ ۴۱
❖ بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا ........................ ۴۱
❖ بھون کر کھانا ........................ ۴۱
❖ بھینس ........................ ۴۲
❖ بھینگی آنکھ والے ........................ ۴۲
❖ بیل ........................ ۴۲
❖ بے نمازی کا ذبیحہ ........................ ۴۲
❖ بیوی ........................ ۴۳
❖ بے ہوش کر کے ذبح کرنا ........................ ۴۳


## (پ)


❖ پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی ........................ ۴۴


www.besturdubooks.net

| صفحہ | عنوان |
|---|---|


❖ پانی پلایا جائے ............ ۴۴

## (ت)

❖ تاریخ قربانی ............ ۴۴
❖ تشریق کی وجہ تسمیہ ............ ۴۵
❖ تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے ............ ۴۶
❖ تقسیم سے پہلے گوشت دینا ............ ۴۶
❖ تکبیرات تشریق ............ ۴۷
❖ تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے ............ ۴۸
❖ تکبیر تشریق کی ابتداء ............ ۴۸
❖ تکبیر تشریق کی قضا ............ ۴۹
❖ تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے ............ ۴۹
❖ تکبیر کی آواز ............ ۵۰
❖ تمام حصہ داروں کے لئے ''بسم اللہ'' کہنا ............ ۵۰
❖ تہائی صدقہ کر دینا مستحب ہے ............ ۵۰
❖ تھن ............ ۵۱

## (ج)

❖ جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا ............ ۵۲
❖ جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا ............ ۵۳


www.besturdubooks.net

| عنوان | صفحہ |
|---|---|


❖ جانور خریدا اور آدمی مر گیا ........................ ۵۳
❖ جانور خرید کر قربانی نہ کر سکا ........................ ۵۳
❖ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو ........................ ۵۴
❖ جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی ........ ۵۵
❖ جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے ........ ۵۵
❖ جانور کی قربانی عبادت ہے ........................ ۵۵
❖ جانور گم ہو گیا ........................ ۵۶
❖ جانور میں تبدیلی ........................ ۵۶
❖ جانور نایاب ہو جائیں ........................ ۵۷
❖ جانوروں کی عمریں ........................ ۵۷
❖ جانوروں کی کمی نہیں ہو گی ........................ ۵۹
❖ جائیداد مشترک ہے ........................ ۵۹
❖ جرسی گائے کی قربانی ........................ ۶۰
❖ جلدی بیماری ........................ ۶۱
❖ جھول ........................ ۶۱


## (ح)


❖ حاجی ........................ ۶۱
❖ حجامت ........................ ۶۲
❖ حرام چیزیں ........................ ۶۲


www.besturdubooks.net

| عنوان | صفحہ |
|---|---|


❖ حرام زادہ کا ذبیحہ ............ ۶۳
❖ حاملہ جانور ............ ۶۳
❖ حصے ............ ۶۴

(خ)

❖ خارشی جانور ............ ۶۵
❖ خصی جانور ............ ۶۶
❖ خصی کرنا ............ ۶۶
❖ خنثی ............ ۶۷

(چ)

❖ چربی ............ ۶۷
❖ چرم قربانی کا حکم ............ ۶۷
❖ چوری کے جانور ............ ۶۸
❖ چھری ............ ۶۸
❖ چھری چلانے میں شریک ............ ۶۹
❖ چھوٹے جانور ............ ۶۹
❖ چھوٹے گاؤں ............ ۶۹

(د)

❖ داغ دیئے ہوئے جانور کی قربانی ............ ۷۰


www.besturdubooks.net

| صفحہ | عنوان |
|---|---|


❖ دانت ........................ ۷۰
❖ دعاء ........................ ۷۱
❖ دعا پڑھنا ضروری نہیں ........................ ۷۲
❖ دم ........................ ۷۲
❖ دم بریدہ جانور کی قربانی ........................ ۷۳
❖ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں ........................ ۷۳
❖ دودھ نکالنا ........................ ۷۴
❖ دوسرے جانور کی قیمت کم ہو ........................ ۷۴
❖ دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا ........................ ۷۴
❖ دیار غیر میں قربانی کرنا ........................ ۷۵

(ذ)

❖ ذبح اپنے ہاتھ سے کرے ........................ ۷۵
❖ ذبح اختیاری ........................ ۷۶
❖ ذبح اضطراری ........................ ۷۶
❖ ذبح پر اجرت لینا ........................ ۷۷
❖ ذبح کا آلہ ........................ ۷۷
❖ ذبح کا مسنون طریقہ ........................ ۷۸
❖ ذبح کا مقام ........................ ۷۸
❖ ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں ........................ ۷۹


www.besturdubooks.net

| صفحہ | عنوان |
|---|---|


❖ ذبح کرنے کا مقصد ........................ ۷۹
❖ ذبح کرنے کی جگہ ........................ ۸۰
❖ ذبح کرنے والا مسلمان ہو ........................ ۸۰
❖ ذبح کرنے والے کا رخ ........................ ۸۰
❖ ذبح کرنے والے کی امامت ........................ ۸۱
❖ ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہو گیا ........................ ۸۱
❖ ذبح کے بعد شرکت ........................ ۸۱
❖ ذبح کے شرائط ........................ ۸۱
❖ ذبح کے وقت "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا ضروری ہے .. ۸۲
❖ ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے ........................ ۸۲
❖ ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا ........................ ۸۳
❖ ذبح میں تکلیف دینا ........................ ۸۳
❖ رات کو ذبح کرنا ........................ ۸۳
❖ رسولی والے جانور ........................ ۸۴

## (ر)

❖ رسی ........................ ۸۴
❖ رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا ........................ ۸۴
❖ رگیں چار کٹ جائیں ........................ ۸۵


www.besturdubooks.net

| عنوان | صفحہ |
|---|---|

## (ز)


❖ زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ ............ ۸۶
❖ زبان ............ ۸۶
❖ زخم ............ ۸۶
❖ زندہ بچہ نکلا ............ ۸۷
❖ زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے ............ ۸۷
❖ زوال کے بعد ذبح کرے ............ ۸۸


## (س)


❖ سر الگ کرنا ............ ۸۸
❖ سود خور کے ساتھ شریک ہونا ............ ۸۸
❖ سور کے دودھ سے پرورش ہوئی ............ ۸۹
❖ سویاں پکانا ............ ۸۹
❖ سینگ ............ ۸۹


## (ش)


❖ شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا ............ ۹۰
❖ شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی ............ ۹۰
❖ شرکت سے علیحدہ ہو جانا ............ ۹۱


www.besturdubooks.net

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| ❖ شرکت کا افضل طریقہ | ۹۱ |
| ❖ شرکت کا جانور | ۹۲ |
| ❖ شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا | ۹۲ |
| ❖ شرکت کے پیسوں کی تقسیم | ۹۲ |
| ❖ شریک کرنا | ۹۳ |
| ❖ شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں | ۹۳ |
| ❖ شیعہ کا ذبیحہ | ۹۴ |
| ❖ شیعہ کی شرکت | ۹۴ |
| (ص) | |
| ❖ صاحبِ نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مرگیا | ۹۴ |
| ❖ صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی | ۹۵ |
| ❖ صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے | ۹۵ |
| ❖ صاحب نصاب غریب ہوگیا | ۹۶ |
| ❖ صحت یابی کے لئے قربانی کرنا | ۹۶ |
| ❖ صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے | ۹۶ |
| ❖ صدقہ کردینے سے قربانی ادا نہ ہوگی | ۹۷ |
| (ض) | |
| ❖ ضرورت اصلیہ | ۹۷ |

www.besturdubooks.net

| صفحہ | عنوان |
|---|---|

## (ط)


- طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا ........ ۹۸


## (ع)


- عرفہ ........ ۹۸
- عضو تناسل ........ ۹۸
- عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت ........ ۹۹
- عمر اور دانت ........ ۹۹
- عورت پر قربانی واجب ہے ........ ۱۰۰
- عورت کا ذبیحہ ........ ۱۰۰
- عیب دار جانور ........ ۱۰۱
- عیب دار ہو گیا ........ ۱۰۱
- عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا ........ ۱۰۲
- عید کی نماز مقدم ہے ........ ۱۰۳
- عید کے دن سال پورا ہوا ........ ۱۰۳
- عیسائی کا ذبیحہ ........ ۱۰۳


## (غ)


- غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا ........ ۱۰۳
- غریب قربانی کے یام میں امیر ہو گیا ........ ۱۰۴


www.besturdubooks.net

| صفحہ | عنوان |
|---|---|


❖ غریب نے جانور خریدا ............ ۱۰۴
❖ غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا ............ ۱۰۴
❖ غصب شدہ جانور کی قربانی ............ ۱۰۵
❖ غلاظت کھانے والا جانور ............ ۱۰۵
❖ غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا ............ ۱۰۶
❖ غیر مسلم کا ذبیحہ ............ ۱۰۶

(ف)

❖ فائدہ اٹھانا مکروہ ہے ............ ۱۰۶
❖ فساد ہو گیا ............ ۱۰۶
❖ فقیر آخری وقت میں مالدار ہو گیا ............ ۱۰۷
❖ فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا ............ ۱۰۷

(ق)

❖ قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے ............ ۱۰۷
❖ قربانی اور صدقہ میں فرق ہے ............ ۱۰۸
❖ قربانی ایک اہم عبادت ............ ۱۰۸
❖ قربانی تین دن تک ہوتی ہے ............ ۱۰۹
❖ قربانی دوسری جگہ کرنا ............ ۱۰۹
❖ قربانی کا جانور فروخت کرنا ............ ۱۱۰


www.besturdubooks.net

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| ❖ قربانی کا جانور گم ہوگیا........................ | ۱۱۰ |
| ❖ قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں .................... | ۱۱۱ |
| ❖ قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا........................ | ۱۱۲ |
| ❖ قربانی کا حکم عام ہے ........................ | ۱۱۲ |
| ❖ قربانی کا سبق ........................ | ۱۱۳ |
| ❖ قربانی کا گوشت بدلے میں دینا........................ | ۱۱۳ |
| ❖ قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا........................ | ۱۱۳ |
| ❖ قربانی کا وقت ........................ | ۱۱۴ |
| ❖ قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو........................ | ۱۱۶ |
| ❖ قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں | ۱۱۶ |
| ❖ قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہو گیا...... | ۱۱۷ |
| ❖ قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے .................... | ۱۱۸ |
| ❖ قربانی کس پر واجب ہے .................... | ۱۱۸ |
| ❖ قربانی کی حقیقت ........................ | ۱۲۰ |
| ❖ قربانی کی قضاء ........................ | ۱۲۰ |
| ❖ قربانی کی نذر مانی ........................ | ۱۲۱ |
| ❖ قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے .................... | ۱۲۱ |
| ❖ قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا........................ | ۱۲۱ |
| ❖ قربانی نہ کرنے پر وعید ........................ | ۱۲۲ |
| ❖ قربانی کی نیت ........................ | ۱۲۲ |


www.besturdubooks.net

| صفحہ | عنوان |
|---|---|


❖ قربانی کی نیت سے جانور خریدا.................... ۱۲۳
❖ قربانی کے جانور.................... ۱۲۳
❖ قربانی کے جانور میں شریک کرنا.................... ۱۲۴
❖ قربانی کے دن میں شک ہوگیا.................... ۱۲۵
❖ قربانی کے لئے عید کی نماز ہوجانا کافی ہے .................... ۱۲۵
❖ قربانی میں وکیل بنانا.................... ۱۲۶
❖ قربانی میں وکیل بننا.................... ۱۲۷
❖ قربانی واجب ہے .................... ۱۲۷
❖ قربانی والا وفات پا گیا.................... ۱۲۸
❖ قرض لیکر قربانی کرنا.................... ۱۲۸
❖ قصائی کے ہاتھ کا ذبیحہ .................... ۱۲۸
❖ قصاب کی اجرت .................... ۱۲۹
❖ قصابی کا پیشہ .................... ۱۲۹
❖ قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی.................... ۱۲۹
❖ قیدی.................... ۱۳۰


## (ک)


❖ کاروبار مشترک ہے .................... ۱۳۰
❖ کاشتکار.................... ۱۳۱
❖ کافر کو گوشت دینا.................... ۱۳۱


www.besturdubooks.net

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| ❖ کان | ۱۳۲ |
| ❖ کافر | ۱۳۲ |
| ❖ کانا | ۱۳۳ |
| ❖ کپورے | ۱۳۳ |
| ❖ کتب خانہ | ۱۳۳ |
| ❖ کتنی قربانی واجب ہے | ۱۳۴ |
| ❖ کچا گوشت | ۱۳۴ |
| ❖ کرایہ پر دی ہوئی چیز | ۱۳۴ |
| ❖ کسان | ۱۳۵ |
| ❖ کمزور جانور | ۱۳۵ |
| ❖ کھال | ۱۳۵ |
| ❖ کھال اتارنا | ۱۳۶ |
| ❖ کھال جل گئی | ۱۳۷ |
| ❖ کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا | ۱۳۷ |
| ❖ کھال عوض میں دینا | ۱۳۷ |
| ❖ کھال کسی کو دینا | ۱۳۸ |
| ❖ کھال کی رقم تنخواہ میں دینا | ۱۳۸ |
| ❖ کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا | ۱۳۸ |
| ❖ کھال کی قیمت استعمال میں لانا | ۱۳۹ |
| ❖ کھال کی قیمت کا مصرف | ۱۳۹ |

www.besturdubooks.net

| عنوان | صفحہ |
|---|---|


❖ کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا ........ ۱۳۹
❖ کھجلی ........ ۱۴۰
❖ کھری ........ ۱۴۰

**(گ)**

❖ گابھن نکلی ........ ۱۴۱
❖ گائے کی قربانی ........ ۱۴۱
❖ گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے ........ ۱۴۲
❖ گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں ........ ۱۴۲
❖ گدی کی طرف سے ذبح کرنا ........ ۱۴۲
❖ گذشتہ سال کی قربانی کا حکم ........ ۱۴۳
❖ گذشتہ گناہ معاف ........ ۱۴۳
❖ گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا ........ ۱۴۴
❖ گروی کے جانور ........ ۱۴۴
❖ گلا کٹ گیا ........ ۱۴۴
❖ گوشت ........ ۱۴۵
❖ گوشت تول کر تقسیم کرنا ........ ۱۴۵
❖ گوشت دھونا ........ ۱۴۶
❖ گوشت صدقہ کر دینا لازم ہے ........ ۱۴۷
❖ گوشت فروخت کر دیا ........ ۱۴۷


www.besturdubooks.net

| صفحہ | عنوان |
|---|---|


❖ گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا .......... ۱۴۷
❖ گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا .......... ۱۴۸
❖ گوشت کی تقسیم .......... ۱۴۸
❖ گونگے کا ذبح .......... ۱۴۹
❖ گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی .......... ۱۴۹
❖ گھسے ہوئے دانتوں والے جانور .......... ۱۵۰
❖ گھوڑا .......... ۱۵۰
❖ گیارھویں یا بارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی .......... ۱۵۰

## (ل)

❖ لاغر جانور .......... ۱۵۱
❖ لباس .......... ۱۵۱
❖ لنگڑا .......... ۱۵۱
❖ لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا .......... ۱۵۲
❖ لوہے کا داغ .......... ۱۵۲

## (م)

❖ مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہو گیا .......... ۱۵۲
❖ مالدار کے لئے نادر موقعہ .......... ۱۵۳
❖ ماں کا اعتبار ہے .......... ۱۵۳
❖ مجنون .......... ۱۵۴


www.besturdubooks.net

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| ❖ مجنون جانور کی قربانی ........................ | ۱۵۴ |
| ❖ محبوب عمل ........................ | ۱۵۴ |
| ❖ مرض ظاہر ہو........................ | ۱۵۵ |
| ❖ مرغی ........................ | ۱۵۵ |
| ❖ مریل جانور........................ | ۱۵۵ |
| ❖ مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور........................ | ۱۵۶ |
| ❖ مزدوری........................ | ۱۵۶ |
| ❖ مسافر........................ | ۱۵۶ |
| ❖ مساجد میں کھالیں دینا........................ | ۱۵۷ |
| ❖ مسافر اور تکبیر........................ | ۱۵۷ |
| ❖ مسلمان کا ذبیحہ ........................ | ۱۵۷ |
| ❖ مشرک کی شرکت........................ | ۱۵۸ |
| ❖ مغز نہ ہو........................ | ۱۵۸ |
| ❖ مقروض آدمی کا قربانی کرنا........................ | ۱۵۸ |
| ❖ مکان ........................ | ۱۵۸ |
| ❖ مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں ........................ | ۱۵۹ |
| ❖ مکان کرایہ پر دیا ہے........................ | ۱۵۹ |
| ❖ مکروہ ........................ | ۱۶۰ |
| ❖ ملازم........................ | ۱۶۱ |
| ❖ منت مانی ........................ | ۱۶۲ |

www.besturdubooks.net

| صفحہ | عنوان |
|---|---|


| | |
|---|---|
| ❖ منیٰ میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے .................... | ۱۶۲ |
| ❖ مہر اور قربانی .................... | ۱۶۳ |
| ❖ میت کی طرف سے قربانی کرنا .................... | ۱۶۴ |
| ❖ میت کی طرف سے قربانی .................... | ۱۶۴ |
| ❖ میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟ .................... | ۱۶۵ |
| ❖ میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی .................... | ۱۶۵ |
| ❖ میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا .................... | ۱۶۵ |


## (ن)


| | |
|---|---|
| ❖ نابالغ .................... | ۱۶۶ |
| ❖ نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا .................... | ۱۶۷ |
| ❖ نابالغ کا ذبیحہ .................... | ۱۶۷ |
| ❖ نابینا کا ذبیحہ .................... | ۱۶۷ |
| ❖ نحر .................... | ۱۶۷ |
| ❖ ناخن .................... | ۱۶۸ |
| ❖ ناک .................... | ۱۶۸ |
| ❖ نام بدل کر قربانی کرنا .................... | ۱۶۹ |
| ❖ نذر والی قربانی کا گوشت .................... | ۱۶۹ |
| ❖ نشان .................... | ۱۷۰ |
| ❖ نصاب قربانی .................... | ۱۷۰ |


www.besturdubooks.net

| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |
| ❖ نیت ........................................ | ۱۷۰ |
| ❖ نیت درست نہیں ........................................ | ۱۷۰ |
| ❖ نیت مختلف ہے ........................................ | ۱۷۱ |
| ❖ نیل گائے ........................................ | ۱۷۱ |
| **(و)** | |
| ❖ واجب اور نفلی قربانی کی شرکت ........................................ | ۱۷۲ |
| ❖ وزن سے جانور خریدنا ........................................ | ۱۷۲ |
| ❖ وصیت ........................................ | ۱۷۲ |
| ❖ وعید ........................................ | ۱۷۳ |
| ❖ وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم ........................................ | ۱۷۴ |
| ❖ ولیمہ ........................................ | ۱۷۴ |
| **(ہ)** | |
| ❖ ہرن کی قربانی ........................................ | ۱۷۵ |
| **(ی)** | |
| ❖ یہود کا ذبیحہ ........................................ | ۱۷۵ |

www.besturdubooks.net

# عرض مؤلف

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے، واجب اور فرض کی ادائیگی عملا لازم اور ضروری ہے، قربانی واجب ہونے کے باجود قربانی نہ کرنے والا فاسق اور سخت گنہگار ہے، اور جس پر قربانی واجب ہے وہ قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کرکے ہی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہوسکتا ہے، قربانی کی قیمت ادا کرنے سے ذمہ داری ادانہیں ہوتی، اور قربانی نہ کرنے پر سخت وعید بھی آئی ہے۔

اور یہ طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے شروع ہوا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا، اور قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملتی ہے اور آخرت میں نیکیوں کی حد سے زیادہ ضرورت ہوگی اور پلصراط سے گذرنا بھی آسان ہوگا۔

اور قربانی کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ ہر صاحب نصاب آدمی کو ایک سال کی زندگی ملنے پر قربانی کے ذریعہ اس کا شکریہ ادا کرنا ہے، جو قربانی کرتا ہے وہ شکر گذار بندہ ہے اور جو قربانی نہیں کرتا وہ ناشکرا ہے، اور شکریہ ادا کرنے والے کی نعمت میں اضافہ ہوتا ہے اور ناشکری کرنے والے کی نعمت میں کمی آتی ہے۔

اور قربانی کے بہت سارے مسائل ہیں، اور مسائل کا علم حاصل کئے بغیر قربانی کی عبادت انجام دینے میں کمی کوتاہی کا خطرہ باقی رہتا ہے، اس لئے بندہ نے قربانی کے ضرروی ضروری مسائل کو حرف تہجی کی ترتیب سے جمع کردیا ہے تاکہ مطالعہ کرنے اور مسائل نکالنے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کام کو شرف قبولیت سے نوازیں اور کتاب کو مقبولیت عطا فرمائیں۔ آمین

محمد انعام الحق قاسمی
استاذ و مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی/ ۵

www.besturdubooks.net

# تقریظ

## حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

استاد حدیث ونائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

ترمذی شریف کی روایت ہے، **مثل امتی مثل المطر لایدری أولہ خیر أم آخرہ** یعنی میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

جس طرح خشک سالی موسم میں بارش کا ہر قطرہ زمین کی زرخیزی کھیتوں کی ہریالی اور باغوں کی شادابی کے لئے مفید ہے اسی طرح دین وشریعت کے حساب سے اس امت کے اگلے پچھلے سلف وخلف سمیت پوری امت اچھی ہے، وجہ یہ ہے کہ یہ امت امت مرحومہ ہے اس امت کا کوئی دور خیر سے خالی نہیں ہوسکتا۔

دوراول کی بزرگ ہستیوں کو اگر صحابیت ورفاقت، مدد وحمایت، تبلیغ ودعوت، اعانت وتقویت کا شرف حاصل ہے تو بعد کے امتیوں نے نبوت، رسالت کو جوں کا توں تسلیم کیا، دین کو استحکام ورواج بخشا اور چاردانگ عالم میں اس کا پرچار کیا۔

مجتہدین کرام کو شریعت کی تدوین وتاسیس کا شرف حاصل ہے تو متأخرین کو تسہیل وترتیب، تہذیب وتنقیح اور توسیع، تاکید وتلخیص کی فضیلت حاصل ہے، لیکن مجموعی فضیلت اسلاف کو حاصل ہے جو برکت اور نورانیت ان کے علوم میں ہے وہ بعد میں آنے والے کے علوم میں نہیں، آج کے علماء کا امت پر یہی بڑا احسان ہوگا کہ

www.besturdubooks.net

وہ اسلاف کے علمی جواہر پاروں کو امت کے سامنے ان کے مزاج اور ذوق کے مطابق پیش کر دیں، رفیق محترم مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی مدظلہ نے کچھ عرصے سے یہی سلسلہ شروع کر رکھا ہے موصوف محترم نے فقہی مسائل کو حروف تہجی کے حساب سے آسان اور سہل انداز میں ترتیب دیا ہے، اس سے پہلے وہ روزے کے مسائل اسی ترتیب سے شائع کر چکے ہیں جو بہت مقبول ہوئے، اب انہوں نے اسی ترتیب پر بقیہ ابواب کو ترتیب دینا شروع کیا ہے، فی الحال قربانی کے مسائل پیش نظر ہیں، مجھے امید ہے کہ آنجناب معاملات کے مسائل بھی زیر بحث لائیں گے، اللہ تبارک وتعالی ان کی سعی کو قبول فرمائیں اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

مفتی محمد عبد المجید دین پوری

استاد حدیث ونائب رئیس دار الافتاء

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۷/۴/ ۱۴۲۷ھ ۔ ۶ ۔ ۵ ۔ ۲۰۰۶ء

www.besturdubooks.net

www.besturdubooks.net

# (الف)

## آنکھ

☆...... جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو، یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی (بینائی) یا اس سے زیادہ چلی گئی ہو تو اسکی قربانی جائز نہیں ہے۔(۱)

☆...... جو جانور ترچھی آنکھوں سے دیکھتا ہے اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

## اجازت

اگر کوئی شخص دوسرے آدمی کی واجب قربانی کرنا چاہے تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۳)

ہاں اگر کسی جگہ یہ رواج ہو کہ شوہر اپنی بیوی یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کر دیا کرتا ہے، اور بیوی اور اولاد کو بھی یہ بات معلوم ہو تو اس عرف و رواج کی

---

(۱) ولایضحی بالعمیاء والعوراء والعجفاء ومقطوع اکثرالعین ای التی ذھب اکثرنورعینھا فاطلق القطع علی الذھاب والصحیح انہ الثلث ومادونہ قلیل ومازاد علیہ کثیروعلیہ الفتوی . ھندیہ ج:۵ص:۲۹۷ .شامی ج:۶ص:۳۲۳ .بدائع ج:۵ص:۷۵ .اماالذی یرجع الی التضحیۃ ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۶ .فتح القدیرج:۸ص:۴۳۳،رشیدیہ. والعین قالوا: تشد المعیبۃ بعدان لاتعتلف الشاۃ یوما اویومین ثم یقرب العلف الیھاقلیلا قلیلا فاذا رأتہ من موضع اعلم علیہ ثم تشد الصحیحۃ وقرب الیھا العلف کذلک فاذا راتہ من مکان اعلم علیہ ثم ینظرالی تفاوت مابینھما فان کان ثلثافالذاھب ھوالثلث وان نصفا فالنصف ،ھندیہ ج:۵ ص:۲۹۸، رشیدیہ .ردالمحتار ج:۶ ص: ۳۲۴، سعید. البحر ج:۸ ص: ۱۷۷، سعید. بدائع ج:۵ ص: ۷۵، اما الذی یرجع الی محل التضحیۃ .

(۲) والحولاء تجزی :وھی التی فی عینھا حول .عالمگیری ج:۵ص:۲۹۸ .رشیدیہ.

(۳) ولوضحی عن اولادہ الکباروزوجتہ لایجوزالا باذنھم ،بدائع ج:۵ص:۶۷ .فصل واماکیفیۃ الوجوب ،ط:سعید. ولوضحی ببدنۃ عن نفسہ وعرسہ واولادہ لیس ھذا فی ظاھر الروایۃ وقال الحسن بن زیاد وان فعل بغیرامرھم اوبغیرامربعضھم لاتجوزعنہ ولاعنھم فی قولھم جمیعا لان نصیب من لم یأمرصار لحما فصارالکل لحما کذا فی فتاوی قاضیخان، فتاوی ھندیہ ج:۵ =

www.besturdubooks.net

وجہ سے ان کی طرف سے واجب قربانی درست ہوجائے گی، صریح اجازت لینا ضروری نہیں ہوگی، بلکہ عرف ورواج کافی ہوجائے گا۔(۱)

اور جہاں پر یہ عرف نہ ہو، تو واجب قربانی کیلئے صریح اور صاف طور پر اجازت لینا ضروری ہے ورنہ واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

## اجتماعی قربانی

☆......موجودہ دور میں اجتماعی قربانی کا رواج عام ہورہا ہے، اور بہت سارے ادارے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں یہ جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ اگر کھال کی وجہ سے جان کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں اجتماعی قربانی میں حصے لینے کو ترجیح دینا بہتر ہے تاکہ قربانی بھی ہوجائے اور پریشانی بھی نہ ہو، اور کھال بھی مستحق لوگوں کو مل جائے۔(۳)

☆......اجتماعی قربانی میں ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جان بوجھ کر حرام آمدنی والے افراد کے ساتھ شرکت نہ ہو ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے اجتماعی قربانی کا انتظام کرنے والے اداروں پر ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں، اور اس کی آسان صورت یہ ہے کہ جہاں حصوں کی بکنگ ہوتی ہے وہاں بڑے حروف میں یہ اعلان لکھ کر آویزاں کریں ''کہ حرام آمدنی والے مثلاً، سود،

---

= ص:۳۰۲،فصل فی الاضحیة عن الغیر، الدرمع الرد ج:۶ص:۳۳۵.ط:سعید.

(۱) قال فی الذخیرة لعله ذهب إلی ان العادة اذا جرت من الاب فی کل سنة صارکالاذن منهم فان کان علی هذا الوجه فما استحسنه ابویوسف مستحسن.ردالمحتارج:۶ ص:۳۱۵، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.

(۲) ضحی بقرة عن نفسه وعن ستة من اولاده ان صغارا جازوان کبارا اجازبأمرهم والالا. هندیه ج:۵ص:۳۰۲.ط:رشیدیه. السابع الاضحیة عن الغیر.فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ج:۶ص:۲۹۵ .البحرج:۸:ص:۱۷۸ .بدائع ج:۵ص:۶۷ .فصل واما کیفیة الوجوب .

(۳) والبقروالبعیریجزی عن سبعة اذا کانوا یریدون وجه الله تعالی والتقدیربالسبع یمنع الزیادة ولایمنع النقصان کذا فی الخلاصة ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴.فتح القدیر ج:۸ =

www.besturdubooks.net

جواء، بینک انشورنس، ڈاکہ اور چوری کی رقم والے اجتماعی قربانی میں شرکت نہ کریں ورنہ وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔(۱)

☆...... اجتماعی قربانی میں مشترکہ جانور کوذبح کرنے سے پہلے جن سات شریکوں کی طرف سے یہ قربانی ہے اس کا تعین اور ذبح کرتے وقت ان کی طرف سے قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ تعین نہ ہونے کی وجہ سے قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

## اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے

اگر اجتماعی قربانی میں قربانی کرنے کے بعد رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا، رقم جمع کرنے والوں کی اجازت کے بغیر بچی ہوئی زائد رقم اجتماعی قربانی کرنے والوں کے لئے رکھنا جائز نہیں ہوگا۔

ہاں اجتماعی قربانی کرنے والا اجرت کے طور پر کچھ لینا چاہیں تو ابتداہی سے متعین کر کے لے سکتے ہیں بعد میں نہیں۔(۳)

## ادھار لئے ہوئے جانور

ادھار لئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ وہ غیر کے ملک میں ہے۔(۴)

---

= ص: ۴۲۹. ط:رشیدیه .البحر ج: ۸ص:۱۷۴. ط: سعید. بدائع ج:۵ ص:۷۰ـ ۷۲،فصل اما محل اقامة الواجب. ط :سعید.

(۱) عن سعد قال رسول الله ﷺ ان الله طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافة کریم یحب الکرم الخ رواه الترمذی .جمع الجوامع ج:۲ص:۲۴۸،رقم الحدیث :۵۳۸۰،دارالکتب العلمیة ،بیروت.عن أبي هریرة أن رسول الله ﷺ قال:ان الله یقبل الصدقة ولایقبل منهاالا الطیب،یقبله بیمینه الخ مسند احمد ج:۹ص:۱۵۰ .رقم الحدیث:۹۲۱۷،ط:دارالحدیث القاهرة .

(۲)ذبح حیوان مخصوص بنیة القربة فی وقت مخصوص قال فی البدائع فلاتجزئ التضحیة بدونها لان الذبح قد یکون للحم وقد یکون للقربة ،ردالمحتار ج:۶ ص: ۳۱۲. سعید.

(۳) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۴۵ .دارالاشاعت.

(۴) قلت (ویظهران العاریة کالمغصوبة لکونها مضمونة بالدین )الدرالمختاروفی البدائع وکل جواب عرفته فی الودیعة فهوالجواب فی العاریة والاجارة بان استعارناقة اوثورا اوبعیرا =

www.besturdubooks.net

# اسلامی یادگاریں

دنیا کا عام دستور ہے کہ عظیم الشان کارناموں کی یادگاریں قائم کی جاتی ہیں عام طور پر اس کے لئے مجسمے، ہیکل اور مخصوص شکل کھڑے کردینے یا کوئی تعمیر کردینے کو کافی سمجھا جاتا ہے، اور اس سے عظیم الشان کام انجام دینے والے کا اعزاز اور عزت کو ظاہر کیا جاتا ہے، اور کچھ دیر تک باقی بھی رہتا ہے لیکن یادگار قائم کرنے کی اصلی روح اس سے زندہ نہیں رہتی۔

اس لئے اسلام نے مجسمات ہیکل وغیرہ کی تعمیر اور تنصیب کی قدیم رسم کو چھوڑ کر ان کے افعال کی نقل کرنے کو عبادت بنادیا اور قیامت تک لوگوں پر لازم کردیا جس سے نہ صرف ان اعمال کے کرنے والوں کی یاد ہر وقت زندہ رہتی ہے بلکہ ان کے اس نیک عمل کا جذبہ بھی دلوں میں بیدار ہوتا ہے، مجسمات اور تعمیرات کتنی ہی زیادہ مضبوط ہوں آخر کار حوادث کا شکار ہو کر فنا ہو جائیں گی نام ونشان تک مٹ جائیگا مگر اسلامی یادگاریں قیامت تک کے لئے باقی رہیں گی۔(۱)

## اضحیٰ

''اضحیٰ'' قربانی کے معنی میں ہے، یوم الاضحیٰ کا معنی قربانی کا دن۔(۲)

---

= ضحی به انه لایجزیه عن الاضحیة سواء اخذها المالک اوضمنه القیمة لانها امانة فی یده، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۳۱. بدائع ج:۵ ص:۷۷اما الذی یرجع الی محل التضحیة. هندیه ج:۵ ص:۳۰۳. الباب السابع، ط:رشیدیه.

(۱) انا کذلک نجزی المحسنین ای مثلما جازیناک بالعفوعن الذبح والتخلص من الشدة والمحنة نجزی کل محسن علی طاعته ونثیبه علی فعله وهوتعلیل لما انعم الله علی ابراهیم وابنه من الفرج بعد الشدة والسلامة من المحنة، وترکنا علیه فی الآخرین ای ابقینا له فی الامم القادمة ثناء حسنا وذکراجمیلا فاحبه اتباع الملل کلها الیهودیة والنصرانیة والاسلام وکذا اهل الشرك. التفسیرالمنیرفی العقیدة والشریعة والمنهج الدکتوروهبة الزحیلی ج:۲۳ ص:۱۲۲. سورة الصافات آیت:۱۰۸. ط:دارالفکر.

(۲) اضحی جمعه اضحیة هی اسم لما یذبح ایام الاضحی، الدرمع الردج:۶ ص:۳۱۱، ط: سعید البحرج:۸ ص:۱۷۳. کتاب الاضحیة، ط:سعید. فتح القدیرج:۸ ص:۴۲۴.=

www.besturdubooks.net

## اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے

عیدین کی نماز میں امام ''اعوذ باللہ'' تکبیرات زوائد کے بعد پڑھے، اس لئے کہ قرات تکبیرات زوائد کے بعد کی جاتی ہے، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک '' **اعوذ باللہ** '' قرات کے تابع ہے، البتہ تکبیر تحریمہ اور تکبیرات زوائد کے درمیان ثنا پڑھے۔(۱)

## افضل جانور

☆...... اگر فقراء اور نادار، ضرورت مند لوگ زیادہ ہوں تو زیادہ گوشت والا جانور افضل ہے اور اگر ضرورتمند لوگ کم ہوں تو پھر جس جانور کی قیمت زیادہ اور گوشت عمدہ ہو وہ افضل ہے۔(۲)

☆...... بہت زیادہ فربہ اور موٹا تازہ جانور کی قربانی مستحب ہے، چنانچہ ایک فربہ موٹے تازے بکرے کی قربانی دو کمزور دبلے بکروں کی قربانی سے افضل ہے، بشرطیکہ گوشت خراب نہ ہو۔(۳)

☆...... اگر بڑے جانور گائے وغیرہ کے ساتویں حصہ کی قیمت اور بکری کی قیمت برابر اور گوشت بھی برابر ہے تو بکری خریدنا افضل ہے۔(۴)

= کتاب الاضحية ، ط:رشيديه .قال الطيبى :الاضحية مايذبح يوم النحرعلى وجه القربة وبه سمى يوم الاضحى ،مرقاة المفاتيح ج:۳ص:۳۰۲،كتاب الاضحية ،ط: امداديه

(۱) (ويوخر) الامام التعوذ (عن تكبيرات العيد) لقراء ته بعدها.الدرمع الرد ج:۱ ص:۴۸۹،ط: سعيد

(۲) فان كان سبع البقرة اكثرلحما فهوافضل ، والأصل فى هذا إذا استويا فى اللحم والقيمة أطيبهما لحما أفضل ،وإذا اختلفا فيهما فالفاضل اولى ، ردالمختار،كتاب الاضحية ج:۶ ص:۳۲۲،ط:سعيد. عالمگیری ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ،ط:رشيديه. وكان الاستاذ يقول بان الشاة العظيمة السمينة تساوى البقرة قيمة ولحما افضل من البقرة لان جميع الشاة تقع فرضا بلاخلاف ، شامى ج:۶ ص:۳۲۲،كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۳) والمستحب ان تكون الاضحية اسمنها واحسنها واعظمها ،فتاوى هنديه ج:۵ ص:۳۰۰.شامى ج:۶ص:۳۲۲.بدائع ج:۵ص:۸۰.اما الذى يرجع الى الاضحية ،ط:سعيد. مظاهر حق ج:۲ص؛۵۰۵.ط:دارالاشاعت.

(۴) الشاة افضل من سبع البقرة اذا استويا فى القيمة واللحم ،الدرمع الرد ج:۶ =

www.besturdubooks.net

☆......بھیڑ سے بکری افضل ہے۔(۱)

☆......مادہ کی قربانی نر سے افضل ہے۔(۲)

☆......جس قربانی کی قیمت زیادہ ہو وہ بہتر ہے، اور اگر دو جانوروں کی قیمت برابر ہو لیکن ایک کا گوشت زیادہ ہے تو وہی بہتر اور افضل ہے۔(۳)

## الٹا کھینچنا

جانور کو ذبح کرنے کی جگہ تک پکڑ کے پیچھے کی ٹانگوں کو آگے کی طرف سے کھینچنا مکروہ تحریمی ہے۔(۴)

## ''اللہ اکبر'' کہہ کر ذبح کرنا

صرف ''اللہ اکبر'' کہہ کر جانور ذبح کرنے سے جانور حلال ہوگا اور گوشت کھانا جائز ہوگا البتہ سنت کے خلاف ہے مکروہ ہے، اس لئے '' **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**'' کہہ کر جانور کو ذبح کرے۔(۵)

---

= ص:۳۲۲. ط:سعید.ھندیه ج:۵ص:۲۹۹.الباب الخامس ،ط:رشیدیه .

(۱) الکبش والنعجة اذااستویافی القیمة واللحم فالکبش افضل ،فتاوی ھندیه ج:۵ ص:۳۰۰. الباب الخامس ،ط:رشیدیه.شامی ج:۶ص:۳۲۲.ط:سعید.

(۲) ان الانثی افضل من الذکراذا استویا قیمة .الدرالمختارشامی ج:۶ص:۳۲۲.ھندیه،الباب الخامس ، ج:۵ص:۲۹۹

(۳) وفی العتابیة وکان الاستاذ یقول :بأن الشاة العظیمة السمینة تساوی البقرة قیمة ولحما افضل من البقرة ؛لان جمیع الشاة تقع فرضا بلاخلاف ،ردالمحتارج:۶ص:۳۲۲.ھندیه ج:۵ص:۲۹۹.والاصل فی ھذا اذا استویا فی اللحم والقیمة فاطیبھما لحما افضل ، رد المحتارج:۶ص:۳۲۲،ط:سعید.ھندیه ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشیدیه .

(۴) ویکرہ جرھا برجلھا الی المذبح ،فتاوی ھندیه ج:۵ص:۲۸۷،کتاب الذبائح الباب الاول ،ط:رشیدیه. شامی ج:۶ص:۲۹۶.بدائع ج:۵ص:۶۰،۷۸.فصل امابیان مایستحب قبل التضحیة ،سعید.

(۵) لواقتصرعلی قوله اللہ اکبرقاصدا به التسمیة یکفی ،ردالمحتارج:۶ص:۳۰۱،کتاب الذبائح ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۴۸.ھندیه ج:۵ص:۲۸۶.وذکرالحلوانی ان المستحب =

www.besturdubooks.net

# ”اللہ اکبر“ کہنا ضروری نہیں

ذبح کے وقت صرف ” **بسم اللّٰہ** “کہنا کافی ہے ” **اللّٰہ اکبر** “کہنا ضروری نہیں البتہ ” **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر** “دونوں کہنا سنت کے مطابق ہے۔(۱)

# امانت کی رقم

☆......امانت کی رقم سے اجازت کے بغیر قربانی کا جانور خرید کر قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر رقم کے مالک سے اجازت مل جائے تو اس سے جانور خرید کر قربانی کرنا جائز ہوگا، اور قربانی کرنے والے پر لازم ہوگا کہ رقم مالک کو واپس کردے۔(۲)

# امت محمدیہ پر خاص انعام

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت نہیں تھی بلکہ آسمان سے ایک آگ آتی اور مقبول قربانی کو جلا دیتی، امت محمدیہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی انعام ہوا کہ قربانی کا گوشت ان کیلئے حلال کردیا گیا۔(۳)

# اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا

قربانی کا گوشت اندازہ سے تقسیم کرنا جائز نہیں ہے، وزن کر کے (برابر کر کے) تقسیم کرنا ضروری ہے، اگر کسی حصہ میں کمی بیشی ہوگی تو سود ہوجائیگا، اور سود لینا

---

= ان یقول باسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر ثلاثا ،البحر الرائق ج:۸ص:۱۶۹ ،کتاب الذبائح ط:سعید.

(۱) منها التسمية حالة الزكاة عندنا ای اسم کان فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۵،کتاب الذبائح ،الباب الاول،ط:رشیدیه.و المستحب ان يقول بسم اللّٰہ اللّٰہ اكبر بلاواو .الدر المختار شامی ،کتاب الذبائح ،ج:۶ص:۳۰۱ط:سعید.

(۲) قلت ويظهران العارية كالوديعة الخ وفي البدائع وكل جواب عرفته في الوديعة فهو الجواب في العارية بان استعارناقة اوثوراوبعيرا فضحى به انه لايجزيه عن الاضحية سواء اخذها المالك اوضمنه القيمة لانها امانة في يده وانما يضمنها بالذبح فصار كالوديعة ،رد المحتار ج: ۶ص: ۳۳۱. هندیه ج:۵ص:۳۰۳،الباب السابع.بدائع ج:۵ص:۷۷،اما الذی یرجع الی محل التضحية.

(۳) احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ،ص:۷،۸.ط:ادارۃ المعارف.

www.besturdubooks.net

دینا کھانا سب حرام ہے۔(۱)

## اندھے

اندھے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

## انشورنس کمپنی کے ملازم

انشورنس کا دارو مدار سود یا جوئے پر ہے، اور سود اور جوئے کی آمدنی حرام ہے، اور حرام آمدنی سے قربانی کرنا جائز نہیں ہے، لہذا مشترکہ یا اجتماعی قربانی میں ایسے آدمی کو شریک کرنا درست نہیں جسکی آمدنی صرف یا غالب انشورنس کمپنی کی ہے۔

ہاں اگر ایسے لوگوں کے پاس حلال آمدنی بھی ہے اور وہ حرام آمدنی کے ساتھ مخلوط نہیں بلکہ الگ ہے تو ایسی حلال آمدنی سے یا کسی سے حلال رقم قرض لیکر قربانی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ان کو اجتماعی اور مشترکہ قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۳)

---

(۱) واذا جاز عن الشركة يقسم اللحم بالوزن لانه موزون واذا قسموا جزافا لايجوز إلا إذا كان معه شيئ آخر من الاكارع والجلد ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴،ط:سعيد.بدائع ج:۵ ص: ۶۷.فصل اما كيفية الوجوب. فتح القديرج:۸ص:۴۳۰.شامی ج:۶ص:۳۱۷.هنديه ج:۵ ص:۳۰۲. ويقسم اللحم وزنا لاجزافا،اما عدم جوارالقسمة مجازفة فلان فيها معنى التمليک واللحم من اموال الربا فلايجوزتمليكه مجازفة واما عدم جوازالتحليل فلان الربا لايحتمل الحل بالتحليل ،شامی ج:۶ ض:۳۱۷. بدائع ج:۵ص:۶۷.فصل اما كيفية الوجوب .

(۲) ولاتجوزالعمياء والعوراء البين عورها فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷.البحرج:۸ ص: ۱۷۶فتح القديرج:۸ص:۴۳۳.ط:رشيديه .شامی ج:۶ص:۳۲۳.بدائع ج:۵ص:۷۵.اما الذی يرجع الى محل التضحية ،

(۳) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه ،شامی ج:۶ص:۳۸۵.ردالمحتارج:۵ص:۹۹.ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۳۴۹. وان مات احد السبعة المشتركين فی البدنة وقال الورثة :اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة وان كان شريک الستة نصرانيا اومريدا اللحم لم يجزعن واحد منهم لان الاراقة لاتتجزأ ،الدرالمختارشامی ج:۶ص:۳۲۶.فتح القديرج: ۸ص: ۴۲۵. ط:رشيديه .كتاب الاضحية. عن سعد قال قال النبی ﷺ ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم الخ ،رواه الترمذی ،جمع الجوامع =

www.besturdubooks.net

# اوجھڑی

اوجھڑی کھانا جائز ہے۔(۱)

# اولاد

اگر اولاد خود صاحب نصاب ہو تو خود ان پر قربانی کرنا واجب ہوگی، اور اگر وہ صاحب نصاب نہ ہو تو والد پر ان کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں اگر والد نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا چاہے کر سکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

# اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... ماں باپ کیلئے اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہے، مثلاً کسی کی اولاد میں دس افراد ہیں اور سب ایک ساتھ رہتے ہیں، باپ کی زندگی میں صرف باپ پر قربانی واجب ہوگی یعنی اپنے نام سے قربانی کرے گا اولاد کے نام سے نہیں۔(۳)

☆...... اگر اولاد بالغ ہے اور سب مالدار صاحب نصاب ہیں تو اس صورت

---

= للامام السیوطی ج:۲ص:۲۴۸،رقم الحدیث :۵۳۸۰.ط:دارالکتب العلمیة ،بیروت . عن ابی هریرة ؓ یقول ان رسول الله ﷺ ان الله عزوجل یقبل الصدقة ولایقبل منها الا الطیب فیقبلها بیمینه تبارک وتعالی ویربیها لعبده المسلم اللقمة کما یربی احدکم مهرة اوفصیله حتی یوافی بها یوم القیامة مثل احد ،مسند احمد ج:۹ص:۱۵۰ .رقم الحدیث : ۹۲۱۷. ط: دار الحدیث ،القاهرة .

(۱) وکره تحریما من الشاة سبع الحیاء والخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر للاثر الوارد فی کراهة ذلک. الدرالمختارشامی ج:۶ص:۷۴۹،مسائل شتی. ط: سعید. اور اوجھڑی ان سات اشیاء میں سے نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے.

(۲) کتاب الاضحیة ......تجب علی حرمسلم موسرمقیم عن نفسه ،ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار وامرأته الا باذنه ،البحرج:۸ص:۱۷۳،۱۷۸ .بدائع ج:۵ص:۶۴ ،۶۷. فصل اما کیفیة الوجوب ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۳ .الباب الاول .شامی ج:۶ص: ۳۱۵.لاعن طفله ای من مال الاب قال فی الخانیة انه یستحب ولایجب ،ردالمحتارج: ۶ص: ۳۱۵. ط:سعید.

(۳) ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبارالا باذنه ،فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۲۹۳. کتاب الاضحیة ،الباب الاول فی تفسیرها.

www.besturdubooks.net

میں ہرایک پرضروری ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے، اگرباپ اولاد کی طرف سے اولاد کی اجازت سے ان کی قربانی کرے گا تو ان کی قربانی بھی اداہوجائیگی اوروالدکوثواب ملے گا البتہ اگرباپ نہیں کرے گاتو ہرایک پرلازم ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرےورنہ سب گنہگار ہوں گے۔(۱)

☆......اگراولادنابالغ ہےتوان پرقربانی واجب نہیں ہے۔(۲)

## اونٹ

اونٹ میں بھی حنفیہ کےنزدیک سات ہی افرادشریک ہوکرقربانی کرسکتے ہیں نیزسات افرادکی شرکت میں قربانی صحیح ہونامتفق علیہ ہے،اوراس سے زیادہ دس کی شرکت مختلف فیہ ہےتومتفق علیہ قول پرعمل کرنازیادہ احتیاط پرمبنی ہے۔کفایت المفتی ج/۸/۱۸۸.(۳)

(۱) ولوضحي ببدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزأه واجزأهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلك بامرهم فكذلك وان كان بغيرامرهم لم يجزعلى قولهم ،البحرالرائق ج:٨ ص: ١٧٨ . ط:سعيد.بدائع ج:٥ص:٦٧.فصل اما كيفية الوجوب .شامي ج:٦ ص: ٣١٥. عن ابي هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا ،البحرج:٨ ص: ١٧٣.فتح القديرج:٨ص:٤٢٧. ابن ماجه ص:٢٢٦. باب الاضاحي واجبة هي ام لا ،ط: قديمي كتب خانه .

(٢) وقوله لاعن طفله يعني لايجب عليه عن اولاده الصغارلانهاعبادة محضة بخلاف صدقة الفطر،شامي ج:٦ ص:٣١٥.ط:سعيد.البحرالرائق ج:٨ص:١٧٣.ط:سعيد.

(٣) ومنهم من فصل بين البعيروالبقرة فقال البقرة لاتجوزعن اكثرمن سبعة فاما البعيرفانه يجوزعن عشرة ولنا ان الاخباراذا اختلفت في الظاهريجب الاخذ بالاحتياط وذلك فيما قلنا لان جوازه عن سبعة ثابت بالاتفاق وفي الزيادة اختلاف فكان الاخذ بالمتفق عليه اخذ بالمتيقن.بدائع الصنائع ج:٥ص:٧١.ط:سعيد،فصل اماشرائط جوازاقامة الواجب، سعيد. فتح القديرج:٨ص:٤٢٩. ط:رشيديه.البحرج:٨ص:١٧٤ .فاشتركنافي الجزورعن عشرة قال الجمهورانه منسوخ بالحديث الآتي عن جابرقال نحرنا بالحديبية مع النبي ﷺ البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة وبالجملة العمل على حديث جابراولى واحوط.حاشيه ابن ماجه ص:٢٢٦.ط:قديمي كتبخانه .

www.besturdubooks.net

# ایام نحر میں شک ہوگیا

اگر ایام نحر میں شک ہوگیا کہ بارہویں ذی الحجہ ہے یا تیرہویں تو قربانی کرنے میں تیسرے روز تک تاخیر نہ کرے، تاخیر ہو جانے کی صورت میں قربانی کرکے سب گوشت کا صدقہ کردینا مستحب ہے۔(۱)

# ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا

☆......مردوں کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اس سے مردوں کو فائدہ ہوگا، اور ایصال ثواب کے لئے ایک حصہ قربانی کرکے اس کا ثواب بہت سارے مردوں کو بلکہ تمام امت مسلمہ کو بھی پہنچانا درست ہے، اس قسم کی نیت کرنے کی صورت میں تمام امت مسلمہ کو ثواب ملے گا، کیونکہ ایصال ثواب کرنے والا قربانی کے جانور یا حصے کا مالک ہے، صرف میتوں کو یا زندہ لوگوں کو ثواب پہنچاتا ہے اس لئے ایک حصے کا ثواب ایک سے زائد لوگوں کو پہنچانا درست ہے۔(۲)

☆......اگر میت نے قربانی کرنے کی وصیت کی تو اس میں ایک حصہ ایک آدمی کی طرف سے ہوگا ایک حصے میں ایک سے زائد آدمیوں کی نیت کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وإذا شک في یوم الأضحی ، فالمستحب أن لایوخر إلی الیوم الثالث فإن اخر یستحب أن لایأکل منه ویتصدق بالکل ،عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۵ .کتاب الاضحیة الباب الثالث .

(۲) قال في البدائع لان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوزان یتصدق عنه ویحج عنه وقد صح ان رسول اللہ ﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخر عمن لم یذبح من امته وان کان منهم من قدمات قبل ان یذبح ،ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶،ط:سعید.
بدائع ج:۵ ص:۷۲.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(۳) لوضحی عن میت وارثه بامره الزمه بالتصدق بها وعدم الاکل منها وان تبرع بها عنه له الاکل لانه یقع علی ملک الذابح والثواب للمیت ردالمحتار ج:۶ ص:۳۳۵،ط: سعید.
فدل ان المیت یجوزان یتقرب عنه فاذا ذبح عن نفسه عنه صار نصیبه للقربة فلایمنع جواز ذبح الباقین،بدائع ج:۵ ص:۷۲.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

www.besturdubooks.net

# ایک حصہ دار مر گیا

سات افراد نے شریک ہوکر ایک بڑا جانور قربانی کیلئے خریدا اور قربانی کرنے سے پہلے ان میں سے ایک شخص مر گیا، مگر مردہ کے ورثاء نے ان شرکاء کو اجازت دے دی کہ آپ لوگ میت کی اور اپنی طرف سے قربانی کریں، اگر یہ لوگ ان کی اجازت سے میت اور اپنی طرف سے قربانی کریں گے تو جائز ہوگا اور سب کی قربانی ادا ہو جائے گی۔(۱)

اور اگر میت کے وارثوں کی اجازت کے بغیر قربانی کریں گے تو درست نہیں ہوگی اور کسی بھی شریک کی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

# ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے

ایک شخص پر قربانی واجب ہے اور وہ ایک بکرے کے بجائے سات بکرے ذبح کرے تو واجب قربانی ایک بکرے سے ادا ہو جائے گی اور باقی چھ بکرے کی قربانی نفل شمار ہوگی، لیکن بڑے جانور کے ساتویں حصہ کے بجائے پورے جانور کی قربانی کرے گا تو پورے جانور سے واجب قربانی ادا ہوگی۔(۳)

---

(۱) وان مات احد السبعة المشتركين فى البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ،الدرالمختارشامى ج:٦ ص:٣٢٦،بدائع ج:٥ ص: ٧٢. هنديه ج:٥ص:٣٠٥.الباب الثامن ط:رشيديه .

(۲) ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة ،الدرالمختارشامى ج:٦ ص: ٣٢٦. البحرالرائق ج:٨ص:١٧٨. كتاب الاضحية ،ط:سعيد.هنديه الباب الثامن ، ج:٥ ص: ٣٠٥ .

(۳) ولوضحى بأكثرمن واحدة ، فالواحدة فريضة والزيادة تطوع عند عامة العلماء ، خلاصة الفتاوى ج:٤ص:٣١٥. ولوأن رجلا موسراضحى ببدنة عن نفسه خاصة كان الكل اضحية واجبة عند عامة العلماء وعليه الفتوى ،شامى ج:٦ ص:٣٣٣،كتاب الاضحية،ط: سعيد. بدائع الصنائع ج:٥ص: ٧١.فصل محل اقامة الواجب ،ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

# (ب)

## بال

☆......قربانی کرنے والا کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے بال کتروائے، قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کریں گے تو ثواب سے محروم نہیں ہونگے۔(۱)

☆ جس جانور کے بال کاٹ لئے گئے ہوں، اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

☆......قربانی کی نیت سے جانور خرید نے کے بعد اس کے بال کاٹنا جائز نہیں (۳)، اگر کسی نے ایسا کرلیا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(۴)

## بال جلا کر پکانا

سری اور پائے کے بال جلا کر کھال کے ساتھ پکانا جائز ہے۔(۵)

---

(۱) عن ام سلمة عن النبی ﷺ قال من رای هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره ،ترمذی ج:۱ ص:۲۷۸،ط:سعید.ومسئلة حدیث الباب مستحبة والغرض التشاكل بالحجاج ،العرف الشذی ج:۱ ص:۲۷۸،ط:سعید. عن ابن عمرقال قال رسول الله ﷺ امرت بیوم الاضحی عید اجعله الله لهذه الامة قال له رجل یارسول الله ارایت ان لم اجدالامنیحة انثی افاضحی بها قال لاولكن خذ من شعرك واظفارک ونقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند الله ،رواه ابوداؤد والنسائی ،مرقاة المفاتیح ج:۳ص: ۳۱۶.كتاب الاضحیة ، ط:امدادیه .

(۲) وكذا تجزئ المجزورة وهی التی جزصوفها كذا فی فتاوی قاضیخان ،فتاوی هندیه ج: ۵ ص:۲۹۸.الباب الخامس ،ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۲۵.بدائع ج:۵ص: ۷۸.ط : سعید.

(۳) ولواشتری شاة للاضحیة یكره ان یحلبها اویجزصوفها فینتفع به لانه عینها للقربة فلایحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰،الباب السادس،ط: رشیدیه

(۴) ولوجزصوفها یتصدق به ولاینتفع به، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱،الباب السادس. بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة . شامی ج:۶ص:۳۲۹.

(۵) فی الخانیة الرأس والاكارع لحم فی یمین الاكل قلت ولعل وجهه ان الرأس والأكارع مشتملة علی اللحم وغیره ،ردالمحتارج:۳ص:۷۷۳،مطلب فی اعتبارالعرف العملی. ط:سعید. كفایت المفتی ج:۵ ص:۲۶۳

www.besturdubooks.net

## بالغ ہوا

اگر نابالغ ۱۰۔۱۱۔یا۱۲ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے بالغ ہوااور وہ مالدار ہے تواس پرایک حصہ قربانی کرنالازم ہے۔(۱)

## بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرناباپ کے ذمہ ضروری نہیں (۱)، اگر بالغ اولاد خود مالدار ہے تووہ خودقربانی کرے یاباپ کواجازت دیدے، بالغ اولاد کی اجازت سے باپ ان کی طرف سے قربانی کرسکتا ہے۔(۳)

## بانجھ

بانجھ جانور کی قربانی درست ہے، کیونکہ اس پرممانعت کاحکم نہیں آیااور بانجھ ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، جس طرح جانور کاخصی ہونااورخصی سے عاجز ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے،اسی طرح بانجھ ہونابھی بلکہ بانجھ جانوراکثروبیشترلحیم وشحیم (خوب موٹا تازہ) ہوتا ہے،اور گوشت بھی عمدہ ہوتا ہے،اس لئے قربانی جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن بلغ من الصغارفی أيام النحروهوموسريجب عليه باجماع أصحابنا؛لأن الاهلية من الحرفی آخرالوقت لافی أوله ،بدائع ج:۵ص:۶۴،كتاب التضحية ،فصل اما شرائط الوجوب ،ط:سعيد.شامی ج:۶ص:۳۱۶،كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۲) وليس على الرجل ان يضحى عن اولاده الكباروامرأته إلاباذنه ،عالمگيرى ج:۵ص: ۲۹۳. شامی ج:۶ص:۳۱۵. بدائع ج:۵ص:۶۴.فصل اما شرائط الوجوب. البحرج:۸ ص: ۱۷۸.ط:سعيد.

(۳) ولوضحى بدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزأه واجزأهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلك بامرهم فكذلك وان كان بغيرامرهم لم يجزعلى قولهم ،بدائع ج:۵ص : ۶۷،فصل اماكيفية الوجوب . البحرج:۸ص:۱۷۸.شامی ج:۶ص:۳۱۵،ط:سعيد.

(۴) تجوزالتضحية بالعاجزة عن الولادة لكبرسنها .هنديه ج:۵ص:۲۹۷. الباب الخامس ، ط:رشيديه.ردالمحتارج:۶ ص:۳۲۵.ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

# باؤلے جانور

باؤلے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر باؤلے پن کی وجہ سے کھاپی نہ سکتا ہوتو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۱)

# بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

کسی مزار یا بت کے نام پر جانور چھوڑنا بنص قطعی حرام اور سخت گناہ کا کام ہے مگر اس حرام عمل سے جانور حرام نہیں ہوجاتا اور شرعی اصول کے مطابق یہ جانور اپنے مالک کی ملک سے خارج نہیں ہوتا (اگرچہ وہ اپنے غلط عقیدہ کی بنا پر یہ سمجھتا ہے کہ وہ میری ملک سے نکل کر غیر اللہ کے لئے وقف ہوگیا ہے مگر شرعا اس کا یہ عقیدہ باطل ہے وہ جانور بدستور اس کی ملک مین ہے ) لہذا اگر کوئی شخص جانور کے مالک سے وہ جانور خرید کر قربانی کرے تو قربانی درست ہے اسی طرح عام دنوں میں اگر قصاب یہ جانور خرید کر اس کا گوشت فروخت کرے تو وہ گوشت خرید کر استعمال کرنا بھی درست ہے۔(۲)

# بٹ

بٹ (اوجھڑی) بلا کراہت حلال ہے۔(۳)

---

(۱) وتجوزالثولاء :وهي المجنونة إلا اذا كان ذلك يمنع الرعي والاعتلاف ،عالمگیری ج: ۵ ص:۲۹۸،الباب الخامس ،ط:رشيديه .ردالمحتارج:۶ص:۳۲۳ ،ط:سعيد. البحرج: ۸ ص: ۱۷۲ .والثولاوهي المجنونة لانه لايخل بالمقصود اذاكانت تعتلف ، البحرالرائق ج:۸ ص: ۱۷۲،ط:سعيد.

(۲) معارف القرآن مولانامفتي محمد شفيع صاحب ؒ تحت الآية " وماأهل به لغيرالله" ج:۲ص:۴۲۳،۴۲۴ .ادارة المعارف.فتاوى رحيميه ج:۱۰ ص:۵۴ .دارالاشاعت .

(۳) وكرة تحريما من الشاة الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكرللاثرالوارد في كراهة ذلك .اوراوجھڑی ان سات اشیاء میں نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے الدرالمختارج:۶ص:۷۴۹۔مسائل شتی ط:سعید۔

www.besturdubooks.net

## بچہ

☆......اگر بچہ مالدار ہے نصاب کا مالک ہے تو بھی اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اس لئے ولی کیلئے بھی اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط ہے۔(۱)

## بچے

اگر بچے سمجھدار ہیں تو ان کو عیدگاہ میں لے جائیں ورنہ نہ لے جائیں۔(۲)

## بڑے جانور

بڑے جانور سے مراد۔ گائے، بیل، بھینس، اور اونٹ نر و مادہ ہیں۔(۳)

## بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں

☆......ایک آدمی کے لئے ایک بڑے جانور کی قربانی جائز ہے۔(۴)

☆......بڑے جانور میں سات افراد شریک ہونا ضروری نہیں ہے۔(۵)

(۳) بڑے جانور میں سات افراد سے کم شریک ہوں تب بھی قربانی درست

(۱) وقوله لاعن طفله يعني لايجب عليه عن اولاد الصغار لانها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطر،وفي الكافي الاصح انه لايجب ذلک وليس للاب ان يفعله من مال الصغير،البحر ج: ۸ ص: ۱۷۴ . ط:سعيد.شامي ج:۶ ص: ۳۱۵ .بدائع ج:۵ ص: ۶۴ .فصل اما شرائط الوجوب .

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الابل اوالبقرويدخل في كل جنس نوعه والذكر و الانثى منه والجاموس نوع من البقر،فتاوی هنديه ،ج:۵ ص:۲۹۷ ،الباب الخامس، ط: رشيديه .بدائع ج:۵ ص: ۶۹ ،فصل اما محل اقامة الواجب. البحرالرائق ج:۸ ص: ۱۷۷ . ط: سعيد.

(۴) اوسبع بدنة بيان للقدرالواجب والقياس ان لايجوزالبدنة كلها الا عن واحد لان الاراقة قربة لاتتجزأ ،بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما محل اقامة الواجب .ط:سعيد.البحرالرائق ج:۸ص: ۱۷۴ . كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۵) وتجوزعن ستة اوخمسة اواربعة اوثلاثة ذكره في الاصل لانه لما جازعن سبعة فما دونها اولى .بدائع ج:۵ ص: ۷۰،ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

ہے مثلاً کسی جانور میں چھ یا پانچ یا اس سے بھی کم شریک ہوں تو بھی درست ہے یہاں تک کہ اگر صرف تنہا ہی ایک آدمی پورے بڑے جانور کی قربانی اپنی طرف سے کرے تو بھی جائز ہے۔ (۱)

## بسم اللہ بھول گیا

اگر جانور کو ذبح کرتے وقت " **بسم اللّٰه اللّٰه اکبر** " کہنا بھول گیا، اور جانور کو ذبح کرلیا تو اس جانور کا گوشت حلال ہے، کھانا جائز ہے، کیونکہ ذبح کرنے والا مسلمان ہونے کی بنا پر فرض کرلیا جائیگا کہ اس نے اللہ کے سواء کسی اور کے نام پر ذبح نہیں کیا۔ (۲)

## بسم اللہ کے الفاظ

ذبح کرتے وقت " **بسم اللّٰه و اللّٰه اکبر** " واو کے ساتھ، اور " **بسم اللّٰه اللّٰه اکبر** " واو کے بغیر دونوں قسم کے الفاظ ملتے ہیں، البتہ ''واو'' کے بغیر " **بسم اللّٰه اللّٰه اکبر** " زیادہ بہتر ہے کہیں " **اللّٰه اکبر** " **بسم اللّٰه** پر مقدم ہے اور کہیں موخر ہیں، تمام صورتیں درست ہے۔ (۳)

## بسم اللہ کیسے پڑھے

ذبح اختیاری میں " **بسم اللّٰه** " ذبح کے ساتھ متصل ہونا شرط ہے، یعنی **بسم اللّٰه** کہتے ہی ذبح کرے، " **بسم اللّٰه** " پڑھنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اور کوئی

(۱) وتجوزعن ستة اوخمسة اواربعة اوثلاثة ذكره في الاصل لانه لما جازعن سبعة فما دونها اولى .بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما محل اقامة الواجب .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴. ط: سعيد.هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب الثامن .

(۲) قيدنابقوله عمدا لانه لوترک التسمية ناسيا يحل اكلها وهومذهب علي وابن عباس ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۲۸ .هنديه ج:۵ص:۲۸۸ .شامی ج:۶ص:۲۹۹.

(۳) والمستحب ان يقول بسم الله الله اكبربلاواؤوكره بها لانه يقطع فورالتسمية وفي الجوهرة وان قال بسم الله الرحمن الرحيم فهوحسن ،ردالمحتارج:۶ص:۳۰۱. ط: سعيد. البحرالرائق ج:۸ص:۱۲۹ .ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۸۶ .كتاب الذبائح ،الباب الاول .

www.besturdubooks.net

کام نہ کرے، یہاں تک کہ اگر کسی نے بکری کو لٹا کے " **بسم اللّٰہ** " پڑھی اور اس بکری کو زندہ چھوڑ کر، پھر دوسری بکری کو اسی " **بسم اللّٰہ** " سے ذبح کیا تو وہ ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

# بکری

بکری کی قربانی جائز ہے۔(۲)

بکرے کا بھی یہی حکم ہے البتہ ایک سال کی عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

# بکرے میں صرف ایک حصہ ہے

ایک بکرے میں صرف ایک حصہ ہے، اگر ایک بکرے میں قربانی کی نیت سے دو آدمی شریک ہوں گے تو دنوں کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱) رجل ذبح شاة فسمى وتركها ومال الى الاخرى وذبحها بتلك التسمية لم يحل ، فتاوى سراجيه باب التسمية على الذبيحة ص: ۳۰۹. ولواضجع شاة واخذ السكين وسمى ثم تركها وذبح شاة اخرى وترك التسمية عامداعليها لاتحل ،هنديه ج:۵ ص: ۲۸۸. كتاب الذبائح . البحرج:۸ص:۱۶۹. كتاب الذبائح،ط:سعيد. لان ايقاع الذبح متصل بالتسمية بحيث لايتخلل بينهما شيئ. البحر ج:۸ص:۱۶۸. شامى ج:۶ ص:۳۰۲. كتاب الذبائح ط:سعيد.

(۲) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفى كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ، وقيل ايضا والمعزنوع من الغنم ،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب. شامى ج:۶ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ط:سعيد. البحرج: ۸ ص: ۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹، فصل فى محل اقامة الواجب ، ط: سعيد .

(۳) واما سنه فقد ذكرالقدورى ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهروالثنى ابن سنة وتقدير هذه الاسنان بماقلنا يمنع النقصان ولايمنع الزيادة حتى لوضحى باقل من ذلك شيئا لايجوز،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس .شامى ج:۶ص:۳۲۱. و البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۷ .بدائع الصنائع ج:۵ص: ۶۹ .فصل اما محل اقامة الواجب.

(۴) فلاتجوزالشاة والمعزإلا عن واحد وان كانت سمينة ،هنديه ج:۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس. ط: ماجديه.البحرج:۸ص:۸۷۴،كتاب الاضحية،ط:سعيد.بدائع ج:۵ ص:۷۰ ،كتاب التضحية فصل اما محل اقامة الواجب .تكمله فتح القدير ج:۸ص:۴۲۹ كتاب الاضحية . رشيديه .

www.besturdubooks.net

# بندوق کا ذبیحہ

اگر بندوق سے شکار کیا جائے اور وہ جانور مر جائے، ذبح کرنے کی نوبت نہ آئے تو وہ جانور حرام اور مردار ہو جاتا ہے اس کا کھانا جائز نہیں (۱) اگرچہ بندوق چلاتے وقت " **بسم الله الله أكبر** " کہا ہو، اگر بندوق کا شکار زندہ ہاتھ آجائے اور "**بسم الله الله أكبر**" کہہ کر ذبح کرلیا جائے تو حلال ہے ورنہ حرام۔ (۲)

# بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا

دو آدمیوں نے دو بکریاں قربانی کے ارادہ سے خریدیں، اور بھول کر ایک نے دوسرے کی بکری کو ذبح کر ڈالا تو دونوں کی قربانیاں درست ہوں گی، اور کسی پر بدلہ دینا قیمت ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

# بھون کر کھانا

قربانی کے گوشت کو آگ پر بھون کر کھانا درست ہے۔

---

(۱) ولایؤکل ما اصابته البندقة، فتاوی سراجیه ص:۳۰۷. ط: مدرسه فاطمة الزهراء.

(۲) فان ترکها ای الزکاة عمدا مع القدرة علیها فمات حرم وکذا یحرم لو عجز عن التذکیة بان لم یجد آلة اصلا او یجد لکن لایبقی من الوقت مایمکن تحصیل الآلة والاستعداد للذابح .ردالمحتار ج:۶ ص:۴۷۰، کتاب الصید .البحر ج:۸ ص:۲۲۳، کتاب الصید. ولابد من التسمیة عند الارسال ......وان ادرکه حیازکاه ،البحر ج:۸ ص:۲۲۱، ۲۲۳. شامی ج:۶ ص:۴۶۸. کتاب الصید. ط: سعید.

(۳) لوغلط رجلان فذبح کل واحد منهما اضحیة صاحبه عن نفسه انه یجزئ کل واحد منهما اضحیة عنه استحسانا ،بدائع ج:۵ ص:۶۷ ،فصل اما کیفیة الوجوب. ط: سعید. (ولو غلط اثنان وذبح کل شاة صاحبه) ........... (صح) الدرالمختار شامی ج:۶ ص: ۳۲۹، ط: سعید. البحر ج:۸ ص:۱۷۹ .هندیه ج:۵ ص : ۳۰۵. غلطا فذبح کل واحد منهما اضحیة صاحبه جازت التضحیة ،فتاوی سراجیه ص:۳۱۳، باب مایستحب من التضحیة .ط: مدرسة فاطمة الزهراء ، کراتشی.

www.besturdubooks.net

# بھینس

بھینس اور بھینسہ کی قربانی جائز ہے۔(۱)

# بھینگی آنکھ والے

بھینگی آنکھ والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۲)

# بیل

بیل کی قربانی جائز ہے، گائے کا بھی یہی حکم ہے، البتہ دوسال عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

# بے نمازی کا ذبیحہ

ذبح کرنے والا مسلمان ہے لیکن نماز روزہ کا پابند نہیں، اور پاک بھی نہیں رہتا، اور نشہ بھی کرتا ہے جب بھی اس کا ذبح کیا ہوا جانور جائز اور گوشت کھانا حلال ہے، بشرطیکہ ذبح کرتے وقت قصداً "**بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کو ترک نہ کیا ہو۔(۴)

---

(۱) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفي كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ، وقيل ايضا والمعزنوع من الغنم ،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس . شامی ج:۶ص:۳۲۲،كتاب الاضحية ط:سعيد.البحرج: ۸ ص:۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب ، ط: سعيد .

(۲) والحولاء تجزئ وهي التي في عينها حول .هنديه ج:۵ص:۲۹۸ .البحرج:۸ص:۱۷۶ .شامی ج:۶ص:۳۲۵ .كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفي كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ،،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب.شامی ج:۶ ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ط:سعيد. البحرج: ۸ ص: ۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب ، ط: سعيد .

(۴) وشرط كون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان كان صيدا او كتابيا ذميا اوحربيا الخ . لاتحل ذبيحة تارك تسمية عمدا ، شامی ج:۶ص:۲۹۶،۲۹۹،كتاب الذبائح ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۸۵ كتاب الذبائح ط:رشيديه ، ۲۸۶ . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۸ .ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

# بیوی

☆......اگر بیوی مالدار اور صاحب نصاب ہے، یا اسکی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ اس پر قربانی واجب ہوتی ہے، تو بیوی پر ضروری ہوگا کہ اپنی طرف سے ایک حصہ قربانی کرے، شوہر پر بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، (۱) ہاں اگر بیوی کی اجازت سے بیوی کے لئے بھی ایک حصہ قربانی کرے گا تو بیوی کی طرف سے قربانی ہوجائے گی، اور اگر شوہر نہیں کرے گا تو بیوی کے لئے ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆......شوہر کی قربانی بیوی کی طرف سے یا بیوی کی قربانی شوہر کی طرف سے کافی نہیں ہوگی ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۳)

# بے ہوش کر کے ذبح کرنا

بے ہوش کر کے ذبح کرنا یعنی ذبح سے پہلے پستول سے دماغ میں نشانہ لگا کر پھر ذبح کرنا یہ طریقہ سنت اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے، اس میں جانور کے حرام ہوجانے کا ظن غالب ہے، نیز یہ کہ اگر اس ضرب اور چوٹ کی وجہ سے جانور کی ہلاکت یقینی ہوجائے تو پھر اس کے گلے پر چھری پھیرنا بے کار ہوگا اور جانور حرام ہوجائے گا۔ (۴)

---

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر لاالذكور فتجب على الانثى، قوله اليسار بان ملك مائتى درهم اوعرضا يساويها غيرمسكنه ......يحتاجه الى ان يذبح الاضحية، ردالمحتار ج:٦ ص:٣١٢. هنديه ج:٥ ص:٢٩٢. البحر ج:٨ ص:١٧٣، ط: سعيد.

(۲) وليس على الرجل ان يضحى عن اولاده الكبار وامرأته إلا باذنه، عالمگيری ج:٥ ص: ٢٩٣. الباب الاول. البحر ج:٨ ص:١٧٨. شامى ج:٦ ص:٣١٥. بدائع ج:٥ ص:٦٧. فصل اما كيفية الوجوب.

(۳) تجب على حرمسلم موسرمقيم عن نفسه ......شاة اوسبع بدنة فجريوم النحر، البحر ج: ٨ ص:١٧٣. شامى ج:٦ ص:٣١٢. هنديه ج:٥ ص:٢٩٢. كتاب الاضحية، الباب الاول.

(۴) وكره كل تعذيب بلافائدة مثل (قطع الرأس والسلخ، قبل ان تبرد) اى تسكن عن =

www.besturdubooks.net

## (پ)

## پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی

گھر میں پالے ہوئے جانور کے بارے میں یہ نیت کی کہ قربانی کے ایام میں اس جانور کی قربانی کرے گا تو اس نیت سے اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی، ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے (یعنی جس کی ملکیت میں پہلے ہی سے جانور ہو تو اس کی قربانی کی نیت کر لینے سے اس کی قربانی لازم نہیں ہوتی۔(۱)

## پانی پلایا جائے

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا مستحب ہے۔(۲)

## (ت)

## تاریخ قربانی

کسی حلال جانور کو اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کرنا اس وقت سے شروع ہوا ہے جب سے آدم علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے اور دنیا

---

= الاضطراب، الدرالمختارکتاب الذبائح ،شامی ج:٦ص:٢٩٦. (ذبح شأة) مريضة (فتحركت أوخرج الدم حلت وإلا لاإن لم تدرحياته ) عند الذبح ،وإن علم حياته (حلت) مطلقا(ون لم تتحركولم يخرج الدم)الدرالمختار، كتاب الذبائح،شامی ج:٦ص:٣٠٨. (قوله ان بقيت حية الخ ) قال الفقيه ابوبكرالاعمش :وهذا انما يستقيم ان لوكانت تعيش قبل قطع العروق بأكثرمما يعيش المذبوح حتى تحل بقطع العروق ليكون الموت مضافاإليه ،وإلا فلاتحل لأنه يحصل الموت مضافا الى الفعل السابق الخ شامی ج:٦ص:٢٩٦.ط: سعيد.

(١) (قوله شراها لها ) فلوكانت في ملكه فنوى أن يضحى بها أواشتراها ولم ينوالاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلک لايجب لأن النية لم تقارن الشراء فلاتعتبر،شامی ج:٦ ص:٣٢١، كتاب الاضحية ،سعيد.

(٢) فتاوى رحيميه ج:١٠ ص:٦٨،دارالاشاعت .

www.besturdubooks.net

آباد ہوئی، سب سے پہلے قربانی حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل وقابیل نے دی'' **اذ قربا قربانا** ''یعنی جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی۔

اور ہابیل نے ایک مینڈھے کی قربانی پیش کی اور قابیل نے اپنے کھیت کی پیداوار سے کچھ غلہ وغیرہ صدقہ کر کے قربانی پیش کی، حسب دستور آسمان سے آگ نازل ہوئی ہابیل کے مینڈھے کو کھالیا اور قابیل کی قربانی کو چھوڑ دیا۔(۱)

قربانی قبول ہونے یا نہ ہونے کی پہچان پہلے انبیاء کے زمانہ میں یہ تھی کہ جس کی قربانی کو اللہ تعالی قبول فرماتے تو آسمان سے ایک آگ آتی اور اس کو جلا دیتی تھی۔(۲)

## تشریق کی وجہ تسمیہ

☆......''تشریق'' لفظ سے ایام تشریق کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قربانی کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے تھے، اور انہیں دھوپ میں سکھاتے تھے، جو گوشت دھوپ میں سکھایا جاتا ہے اسے ''تشریق اللحم'' کہتے ہیں، اس مناسبت سے ایام

(۱) قال الله تعالى واتل عليهم نبأ ابني آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم يتقبل من الآخر الخ سورة المائدة آيت؛۲۷. عن ابن مسعود انه كان لايولد لادم مولود الاولد معه جارية ...... حتى ولد له ابنان يقال لهما هابيل وقابيل وكان قابيل صاحب زرع وكان هابيل صاحب ضرع وكان قابيل اكبرهما......فلما قربا قرب هابيل جذعة سمينة وقرب قابيل حزمة سنبل فوجد فيها سنبلة عظيمة ففركها واكلها فنزلت النارفاكلت قربان هابيل وتركت قربان قابيل ......تفسيرابن كثيرج:۲ص:۴۸.سورة المائدة،آيت:۲۷. ،الجزء السادس المكتبة التجارية مصطفى احمد البازط:۱۴۱۲ھ.

(۲) قال الامام القاضي ثناء الله فاني فتي تحت قوله تعالى حتى ياتيا بقربان تاكله النارالقربان في الاصل كل مايتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صاراسما للذبيحة التي كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبني اسرائيل فكانوا اذاقربوا قربانا اوغنموا غنيمة جاء ت ناربيضاء من السماء لادخان لها لهادوى وحفيف فيأكل ويحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها ، التفسيرالمظهرى ج:۲ص:۱۸۸، آل عمران آيت:۱۸۳ مطبوعه ندوة المصنفين الكائنة فى بلدة دهلى ..تفسيرروح البيان ج:۲ص:۴۵۸،مائده آيت:۲۷، داراحياء التراث العربى .

www.besturdubooks.net

تشریق کہلائے۔(۱)

☆......بعض علماء کہتے ہیں کہ عید کی نماز اور قربانی کے دن کو تشریق کہا جاتا ہے اس لئے کہ عید کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب سورج چمک رہا ہوتا ہے اور نمازی کو بھی اسی لئے مشرق کہتے ہیں کہ وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتا ہے اسی لئے یوم عید کو تشریق کہا جاتا ہے۔(۲)

## تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے

تشریق کے دنوں میں روزہ مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اور مہمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جس نے دعوت دی ہو اس کے گھر جا کر روزہ رکھے۔(۳)

## تقسیم سے پہلے گوشت دینا

اگر مشترکہ حصوں میں سے آپس کی رضامندی سے تقسیم سے پہلے کسی شخص کو کچھ گوشت وغیرہ دیدیا، تو مسئلہ یہ ہے کہ اگر شرکاء میں سے کسی نے قربانی کی نذر نہ کی تھی تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں تقسیم واجب نہیں، اور اگر قربانی کے جانور میں کسی کا

---

(۱) قال فی البحرفبیان للواقع من افعال الناس من انهم یشرقون اللحم فی ایام مخصوصة ......بان التشریق فی اللغة کما یطلق علی القاء لحوم الاضاحی بالمشرقة یطلق علی رفع الصوت بالتکبیر......البحرج:۲ص:۱۶۴،باب العیدین،ط:سعید.شامی ج:۲ص: ۱۷۷. مطلب فی تکبیرالتشریق ،ط:سعید.فتح القدیر ج:۲ص:۴۸،ط:رشیدیه .

(۲) قال فی الفتح فان التشریق فی ایام التشریق یجب ان یحمل علی التکبیراوالذبح اوتشریق اللحم باظهاره للشمس بعد تقطیعه لیتقدد وعلی کلیهما یدخل یوم النحرفیها.فتح القدیرج:۲ص:۴۸،فصل فی تکبیرات التشریق .ط:رشیدیه .

(۳) اما الصیام فی الایام المکروهة فمنها صوم یومی العید وایام التشریق ......عندنا یکره الصوم فی هذه الایام ،والمستحب هوالافطار،بدائع ج:۲ص:۷۸کتاب الصوم،ط:سعید. البحرالرائق ج:۲ص:۲۵۷،۲۵۸،ط:سعید. شامی ج:۲ص:۳۷۵،ط:سعید.

www.besturdubooks.net

نذر اور منت کا حصہ تھا اور مالدار کو گوشت دیا تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں گوشت کو تقسیم کر کے نذر کرنے والے کا حصہ فقراء کو صدقہ کرنا واجب ہے، خلاصہ یہ کہ قربانی ہو جائے گی البتہ نذر کرنیوالے پر اپنے اس گوشت کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے جو کسی مالدار کو دے دیا گیا ہو۔(۱)

# تکبیرات تشریق

☆...... اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لاالہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد.(۲)

☆......نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔(۳)

(۳)مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ پڑھیں۔(۴)

☆......سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق ادا کرنی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا، تو تکبیرات تشریق ساقط ہو

---

(۱) امداد الفتاوی ج:۳ص:۵۴۹.ط:ادارۃ المعارف.

(۲) اما عدده وماهيته فهوان يقول مرة الله اكبرالله اكبرلااله الا الله والله اكبرالله اكبروللّٰه الحمد. عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲ .ط:رشیدیه .البحرج:۲ص:۱۶۵ .ط:سعید.

(۳) واما صفته فانه واجب ،عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲ط:رشیدیه.البحرج:۲ص:۱۶۵. بدائع ج:۱ص:۱۹۵ .ط:سعید. اما وقته فاوله عقب صلواة الفجرمن يوم عرفة واخره في قول ابی یوسف ومحمد رحمهما الله عقيب صلوة العصرمن اخرايام التشريق هكذا فی التبيين والفتوى والعمل فی عامة الأمصاروكافة الاعصارعلى قولهما كذا فی الزاهدی، عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲ .البحرج:۲ص:۱۶۵ .بدائع ج:۱ص:۱۹۵ .فصل اما محل أدائه ، ط:سعید، شامی ج:۲ص:۱۷۸ .ط:سعید.

(۴) (وقالابوجوبه فوركل فرض مطلقا) ولومنفردا أومسافرا أوامرأة ؛ لأنه تبع للمكتوبة (إلى) عصراليوم الخامس (آخرايام التشريق وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى على عامة الأمصار وكافة الاعصار،الدرالمختارشامی ج:۲ص:۱۷۹،۱۸۰ . لكن المرأة تخافت .الدرالمختار شامی ج:۲ص:۱۸۰ .ط:سعید.

www.besturdubooks.net

جائیں گی۔(۱)

☆......اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوگئی اور اسی سال ایام تشریق کے دوران ادا کی گئی، تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔(۲)

☆......تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے، اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ سے تکبیر کہنا لازم ہے۔(۳)

☆......باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد وعورت دونوں پر تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔(۴)

## تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں۔(۵)

## تکبیر تشریق کی ابتداء

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے لاڈلے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ

---

(۱) وينبغي ان يكبرمتصلا بالسلام حتى لوتكلم اواحدث متعمدا سقط كذا في التهذيب، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۲، ط:رشیدیه . البحرج: ۲ ص: ۱۶۵ .بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۶، فصل اما محل ادائه .ط:سعید.

(۲) ومن نسي صلواة من ايام التشريق فذكرها في ايام التشريق من تلك السنة قضاها و كبر كذا في الخلاصة ،عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۲، ط:رشیدیه.البحرج: ۲ ص: ۱۶۶، ط: سعید. بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۸ ،فصل في بيان حكم التكبير.ط:سعید.

(۳) ووجوبه (على امام مقيم ) بمصر(و) على مقتد (مسافراوقروى اوامرأة) بالتبعية،الرد مع الدر ج: ۲ ص: ۱۷۹ .ط:سعید.البحرج: ۲ ص: ۱۶۶ .بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۷ .ويجب على مقيم اقتدى بمسافرلأنه صارتبعا لامامه ، شامي ج: ۲ ص: ۱۸۰ .البحرج: ۲ ص: ۱۶۶ . بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۸. هنديه ج: ۱ ص: ۱۵۲.

(۴) (وقالا بوجوبه فوركل فرض مطلقا) ولومنفردا اومسافرا اوامرأة لانه تبع للمكتوبة ، الرد مع الدرج: ۲ ص: ۱۸۰ .ط:سعید.بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۷ ،ط:سعید.هندیه ج: ۱ ص: ۱۵۲ .

(۵) (ويجب تكبيرالتشريق ) في الاصح للامربه (مرة ) وان زاد عليها يكون فضلا ،رد المحتارعلى الدرج: ۲ ص: ۱۷۷ .ط:سعید. هندیه ج: ۱ ص: ۱۵۲ ،ط: رشیدیه. البحرج: ۲ ص: ۱۶۴ .ط: سعید.

www.besturdubooks.net

السلام کو اللہ کے حکم سے ذبح کر رہے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے ان کا فدیہ لے کر پہنچے اور انہیں خطرہ ہوا کہ کہیں جلدی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح نہ کر ڈالیں، چنانچہ اس وقت ان کی زبان پر یہ کلمات آئے، **اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو بول پڑے **لاالہ الااللّٰہ و اللّٰہ أکبر** اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فدیہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فریا **اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد** .(۱)

## تکبیر تشریق کی قضا

اگر فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضا نہیں ہے توبہ کرنا لازم ہوگا تا کہ گناہ معاف ہو جائے۔(۲)

## تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے

جسطرح بھی ''بسم اللہ اللہ أکبر'' کہہ کر جانور کو ذبح کیا جائے وہ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اگر چہ کھڑے ہوئے جانور پر چھری پھیر دی جائے، اور اگر ذبح کرنے والا نماز اور روزہ کا پابند نہ ہو مگر مسلمان ہے، اورس کے ذبح کرنے سے ذبح کرنے والی رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے۔(۳)

---

(۱) قال في البحر وقد ذكر الفقهاء انه ماثور عن الخليل عليه السلام واصله ان جبريل عليه السلام لما جاء بالفداء خاف العجلة على ابراهيم فقال الله اكبر الله اكبر فلماراه ابراهيم عليه السلام قال لا اله الا الله والله اكبر فلما علم اسماعيل الفداء قال اسماعيل الله اكبر ولله الحمد كذا في غاية البيان ، البحر الرائق ج:۲ ص:۱۶۵ ،باب العيدين .ط:سعيد.

(۲) قال في البحر:واما محل ادائه فدبر الصلاة وفورها من غير ان يتخلل مايقطع حرمة الصلاة حتى لوضحك ......اوتكلم عامدا اوساهيا اوخرج من المسجد لايكبر لان التكبير من خصائص الصلاة حيث لايؤتى به الا عقيب الصلاة فيراعى لاتيانه حرمتها وهذه العوارض تقطع حرمتها .البحر الرائق ج:۲ ص:۱۶۵ . بدائع ج:۱ ص:۱۹۶ ،فصل اما محل ادائه ط:سعيد.

(۳) والذبح قطع الاوداج ...... وحل ذبيحة مسلم وكتابى ...... وذكر الحلواني ان المستحب =

www.besturdubooks.net

## تکبیر کی آواز

تکبیر تشریق متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے، بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں اور آہستہ پڑھتے ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے۔(۱)

## تمام حصہ داروں کے لئے "بسم اللہ" کہنا

قربانی کے ایک جانور میں جتنے افراد شریک ہوں گے تمام افراد کیلئے جانور کو ذبح کرتے وقت " **بسم الله** " کہنا ضروری نہیں، صرف ذبح کرنے والے اور اس کے ساتھ چھری پر یا ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر وزن رکھنے والوں پر " **بسم الله** " کہنا ضروری ہے، جانور میں حصہ لینے والے یا جانور کے ہاتھ پاؤں پکڑنے والوں پر " **بسم الله** " کہنا ضروری نہیں۔(۲)

## تہائی صدقہ کر دینا مستحب ہے

ایک تہائی گوشت صدقہ کر دینا مستحب ہے، لیکن عیال دار اور قبیلہ دار شخص کیلئے بہتر یہی ہے کہ صدقہ نہ کرے، اپنے اہل وعیال کیلئے تمام گوشت رہنے دے۔(۳)

---

= ان يقول :بسم الله الله اكبر ثلاثا، البحر ج:۸ص:۱۶۷ و ۱۶۹ .هنديه ج:۵ص:۲۸۵و ۲۸۸.

(۱) لكن المرأة تخافت ،الدرمع الرد ج:۲ص:۱۷۹. عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲. اس سے معلوم ہوا کہ مرد حضرات کیلئے بلند آواز سے کہنا ضروری ہے۔ احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیعؒ ط:ادارۃ المعارف۔ص:۳۴۔

(۲) رجل اراد ان يضحى فوضع صاحب الشاة يده على السكين مع يد القصاب حتى تعاونا على الذبح قال الشيخ الامام يجب على كل واحد منهما التسمية حتى لوترك احدهما التسمية لايجوز،هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب السابع.

(۳) الافضل ان يتصدق بثلث الاضحية ،فتاوى سراجيه ،ص:۳۱۵، باب مايفعل بالاضحية بعد الذبح . والافضل ان يتصدق بالثلث ، بدائع ج:۵ص:۸۱، ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۳۰۰.شامى ج:۶ص:۳۲۸. والتصدق افضل الاان يكون الرجل ذاعيال وغيرموسع الحال فان الافضل له حينئذ ان يدعه لعياله يوسع به عليهم . بدائع الصنائع ج:۵ص:۸۱، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد. اماالتصدق باللحم.شامى ج:۶ص:۳۲۸.هنديه ج:۵ص:۳۳۰،الباب الخامس

www.besturdubooks.net

# تھن

☆......اگر بھیڑ، بکری اور دنبی کے ایک تھن سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں، کیونکہ یہ عیب دار جانور ہے، اور عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی درست نہیں ہوتی۔(۱)

☆......اگر بھینس، گائے، اونٹنی وغیرہ کے دو تھنوں سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۲)

☆......جس جانور کا تھن کٹا ہوا ہو یا اس طرح زخمی ہو کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو اس کی قربانی بھی درست نہیں۔(۳)

☆......اونٹنی، گائے، بھینس کے اندر ایک تھن خشک ہو جانے پر تو قربانی جائز ہوتی ہے، لیکن دو تھن خشک ہو جائیں یا کٹ جائیں تو قربانی جائز نہیں۔(۴)

☆......جس جانور کے تھن خشک ہو گئے ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔(۵)

☆......جس جانور کا تھن نہیں، اس کی قربانی درست نہیں۔(۶)

---

(۱، ۲، ۴) وقال العلامة ابن عابدين رحمة الله تحت قوله (قوله وهي التي عولجت الخ ) و في التتارخانية والشطور لاتجزء وهي من الشاة ماقطع اللبن عن احدى ضرعيها ومن الابل و البقر ماقطع من ضرعيها لان لكل واحد منهما اربع اضرع ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٤، ٣٢٥. هنديه ج:٥ص:٢٩٩، الباب الخامس.

(٣) ولاتجوز الحذاء وهي المقطوعة ضرعها ، شامي ج:٦ ص:٣٢٤. هنديه ج:٥ص:٢٩٨

(٥) ولاتجوز الجداء وهي التي ييبس ضرعها ، هنديه ج:٥ص:٢٩٨، الباب الخامس. شامي ج:٦ ص: ٣٢٤، ط:سعيد. البحر ج:٨ص:١٧٦، ط:سعيد.

(٦) ولاتجوز الحذاء وهي المقطوعة ضرعها، هنديه ج:٥ص:٢٩٨. شامي ج:٦ ص: ٣٢٤. ط:سعيد. البحر ج:٨ص:١٧٦، كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

(ج)

# جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا

☆...... جان کے بدلہ جان ہوجائے ، جانور کی جان چلی جائے اور انسان کی جان بچ جائے ، یعنی اللہ تعالی جانور کی جان قبول فرما کر بندے کی جان نہ لیں ، یہ خیال بے اصل ہے، شریعت کی کسی دلیل سے یا ثابت نہیں ہے، البتہ اس خیال سے جانور ذبح کرنا کہ اللہ کے واسطے جان کی قربانی دی جائے ، اور یہ خیال کیا جائے کہ جس طرح مالی صدقہ اللہ تعالی کی رحمت کو متوجہ کرتا ہے اسی طرح یہ قربانی بھی اللہ تعالی کی رحمت کو متوجہ کرے گی اور اللہ تعالی اپنی رحمت سے مریض کو شفا عطا فرما دے گا، تو یہ جائز ہے۔(۱)

☆......بعض لوگ صدقہ میں جان کا بدلہ جان ضروری سمجھتے ہیں ،اور بکرے وغیرہ کو تمام رات مریض کے پاس رکھ کر، اور بعض لوگ مریض کا ہاتھ لگوا کر خیرات کرتے ہیں یا مریض کے پاس بکرے کو ذبح کرتے ہیں ، اور اس کے بعد خیرات کرتے ہیں،اور یہ سمجھتے ہیں کہ مریض کے بکرے پر ہاتھ لگانے سے تمام بلائیں گویا اس کی طرف منتقل ہوجاتی ہیں ، پھر خیرات کرنے سے وہ بھی چلی جاتی ہیں،اور جان کے بدلہ جان دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی وغیرہ وغیرہ، یہ عقیدہ اور اعتقاد شریعت کے خلاف ہے اس قسم کا اعتقاد رکھنا درست نہیں ۔(۲)

---

(۱، ۲) ولوتركت التضحية ومضت ايامها تصدق بها حية ، وفي الشامية :(قوله تصدق بها حية )لوقوع الياس عن التقرب بالإراقة ، وان تصدق بقيمتها اجزاء ه ؛لإن الواجب هنا التصدق بعينها وهذا مثله فيما هوالمقصود.الدرالمختارمع الرد كتاب الاضحية ج:٦ص: ۳۲۰، ط:سعيد. كفايت المفتي ج:۸ص:۲۵۲، كتاب الاضحية والذبيحة . ط:دار الاشاعت

www.besturdubooks.net

# جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا

قربانی کا جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا جائز ہے، البتہ بعد میں قیمت ادا کرنا ضروری ہے۔(۱)

# جانور خریدا اور آدمی مر گیا

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خرید کر رکھا اور قربانی کے ایام میں اس آدمی کا انتقال ہو گیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو جائے گا، اور تمام ورثاء شریعت کے قانون کے مطابق حقدار ہوں گے۔ اب وارثوں کو اختیار ہے چاہیں تو مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کریں یا اس کو وراثت میں تقسیم کریں۔(۲)

واضح رہے کہ اس جانور کو مشترکہ طور پر ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنے کی صورت میں تمام وارثوں کا بالغ ہونا شرط ہے، نابالغ وارثوں کی اجازت معتبر نہیں ہوگی۔

# جانور خرید کر قربانی نہ کر سکا

کسی پر قربانی واجب تھی، لیکن قربانی کے تینوں دن گذر گئے، اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردے، اور اگر قربانی کا جانور خرید لیا اور کسی وجہ سے قربانی نہ کر سکا تو زندہ جانور صدقہ کر دیا جائے، اور اگر مسئلہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بقرہ عید کے بعد اس جانور کو ذبح کر ڈالا تو غرباء پر اس کا گوشت تقسیم

---

(۱) احسن الفتاوی ج:۷ص:۵۱۳، کتاب الاضحیة والعقیقة ط:سعید.

(۲) ولومات الموسرفی ایام النحرقبل أن یضحی سقطت عنه الأضحیة ، هندیه ج:۵ ص: ۲۹۳، کتاب الاضحیة ،الباب الاول .البحرج:۸ص:۱۷۵ .وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة ، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ، الدرمع الرد ، کتاب الاضحیة ، ج:۶ص:۳۲۶ . بدائع ج:۵ ص: ۷۲ .هندیه ج:۵ ص:۳۰۵،الباب الثامن. وجه الاستحسان ان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوزان یتصدق عنه ویحج عنه ، بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط:سعید.شامی ج:۶ص: ۳۲۶. ط: سعید.

www.besturdubooks.net

کردیا جائے، مالداروں کو نہ دیا جائے۔(۱)

اور اگر جانور ضائع ہوگیا اور قربانی نہ کرسکا، اور خریدنے والا اگر امیر ہے تو اس کے ذمہ اس کی قیمت کا صدقہ کردینا واجب ہے۔(۲)

## جانور کو تکلیف کم سے کم ہو

ذبح کے وقت اس بات کا پورا اہتمام کیا جائے کہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو، اس لئے یہ حکم دیا کہ چھری کو تیز کرے، اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے، اور حلقوم وغیرہ پورا کاٹے تاکہ جان آسانی سے نکل جائے، اور جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۳)

---

(۱) اذا وجب شاة بعينا أواشتراها ليضحي بها فمضت ايام النحرقبل أن يذبحها تصدق بها حية ، ولايأكل من لحمها لأنه انتقل الواجب من اراقة الدم إلى التصدق ، وان لم يوجب ولم يشتروهوموسروقد مضت ايامها تصدق بقيمة شاه تجزى للاضحية ، شامى ج:٦ ص: ۳۲۱. هنديه ج:۵ص:۲۹۴، ۲۹۶.الباب الرابع،ط:رشيديه. بدائع ج:۵ص:٦٧،فصل واما كيفية الوجوب .فتاوى سراجيه ص:۳۱۵ . الدرمع الردج:٦ص:۳۲۰ .ط:سعيد.
ذكرفى البدائع :ان الصحيح ان الشاة المشتراة للاضحية اذا لم يضح بها حتى مضى الوقت يتصدق الموسربعينها حية كالفقيربلاخلاف بين اصحابنا ،شامى ج:٦ص:۳۲۱.بدائع ج:۵ص؛٦٨ ،فصل اما كيفية الوجوب ، ط:سعيد.

(۲) (و) تصدق (بقيتمها غنى شراها اولا) لتعلقها بذمته بشرائها اولا ، الدرمع الردج:٦ ص:۳۲۱، ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۹۴،الباب الاول ،ط:رشيديه. البحرج: ۸ ص: ۱۷٦ . ط:سعيد.

(۳) وندب حد شفرته لقوله عليه السلام ان الله كتب الاحسان على كل شيئ فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ،رواه مسلم والمذبح المرئ والحلقوم والودجان . البحرج:۸ص:۱۷۰،كتاب الذبائح ،ط: سعيد. شامى ج:٦ص:۲۹۴، ۲۹٦،ط:سعيد. ومنها الترفيق فى قطع الاوداج ...... ويكره ان يحد للشفرة بين يديها ، هنديه ج: ۵ ص:۲۸۷. والحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه فى الذكاة مكروه . هنديه ج:۵ص:۲۸۸،كتاب الذبائح ،الباب الاول .

www.besturdubooks.net

# جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

اگر جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی ، بعد میں قربانی کرنے کی نیت کی تو اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی۔(۱)

# جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے، تاکہ اس سے محبت ہو اور محبوب جانور کو قربان کرنے سے ثواب زیادہ ملے گا۔(۲)

# جانور کی قربانی عبادت ہے

جانور کی قربانی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عبادت اور تقرب الٰہی کا ذریعہ قرار دی گئی، اور قربانی کی قبولیت کا خاص ایک طریقہ تھا کہ آسمانی آگ آکر اس کو جلا دیتی تھی۔(۳)

---

(۱) أواشتراها ولم ينوالاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلك لايجب لان النية لم تقارن الشراء فلاتعتبر،شامي ج:٦ ص: ٣٢١. كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۲) فيستحب ان يربط الاضحية قبل ايام النحربايام لمافيه من الاستعداد من القربة واظهارالرغبة فيها فيكون له فيه اجروثواب ،بدائع ج:٥ص:٧٨ ، ط:سعيد.فصل واما بيان مايستحب قبل التضحية .هنديه ج:٥ ص:٣٠٠.الباب السادس،ط:رشيديه.

(۳) قال الامام ثناء الله فاني فتي تحت قوله تعالى حتى ياتينا بقربان تاكله النارالقربان في الاصل كل مايتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صاراسما للذبيحة التي كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبني اسرائيل فكانوا اذا قربوا قربانا اوغنموا غنيمة جاء ت ناربيضاء من السماء لادخان لها لها دوى وحفيف فيأكل ويحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها ، التفسيرالمظهرى ج:٢ص:١٨٨ .آل عمران آيت :١٨٣ . تفسيرروح البيان ج:٢ ص: ٣٥٨. سورة المائدة، آيت:٢٧ . ط:داراحياء التراث العربي ،ط: ١٤٢١ھ .

www.besturdubooks.net

# جانور گم ہو گیا

اگر صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور جانور گم ہو گیا، اور اس نے قربانی کے لئے دسرا جانور خریدا، قربانی کرنے سے پہلے گم شدہ جانور بھی مل گیا، اب اس کے پاس کل دو جانور ہو گئے، تو اس صورت میں دونوں جانوروں میں سے کسی ایک جانور کی قربانی کرنا واجب ہے، دونوں کی نہیں، البتہ دونوں جانوروں کی قربانی کر دینا مستحب ہے۔(۱)

لیکن اگر کسی فقیر نے ایسا کیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ فقیر پر قربانی واجب نہیں تھی، قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب ہوگئی، جب دو جانور اس نیت سے خریدے تو دونوں کی قربانی لازم ہوگی۔(۲)

# جانور میں تبدیلی

اگر ایک جانور قربانی کی نیت سے خریدا گیا، اور اس کے بدلہ میں دوسرا جانور دینا چاہیں تو دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر نہ دیں، اور دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر خریدا تو پہلے اور دوسرے جانور کی قیمت میں جتنا فرق ہے اس کو صدقہ کر دیں۔(۳)

---

(۱) ولوضلت فشرت اخرى فظهرت فعلى الغنى احداهما اى على التفصيل المارمن أنه لوضحى بالاولى اجزأه ولايلزمه شيئ ولوقيمتها اقل وان ضحى بالثانية قيمتها اقل تصدق بالزائد ردالمحتارج:٦ص:٣٢٦. على الفقير كلاهما ،الدرمع الردج:٦ص:٣٢٦.

(۲) الفقيراذا اشترى شاة للاضحية فسرقت فاشترى مكانها ثم وجد الاولى فعليه ان يضحى بهما ،البحرج:٨ص:١٧٥ ،ط:سعيد. بدائع ج:٥ص:٦٦ ،فصل اما كيفية الوجوب ،هنديه ج:٥ص:٢٩٤ ،الباب الثانى. شامى ج:٦ص:٣٢٦،ط:سعيد.

(۳) رجل اشترى شاة للاضحية واوجبها بلسانه ثم اشترى اخرى جازله بيع الاولى فى قول ابى حنيفة ومحمد وان كانت الثانية شرا من الاولى فذبح الثانية فانه يتصدق بفضل مابين =

www.besturdubooks.net

# جانور نایاب ہوجائیں

اگر کسی ملک یا کسی علاقے میں جنگ، شورش، کرفیو، قتل وقتال، فساد یا طوفان یا سیلاب وغیرہ کی وجہ سے قربانی کے جانور نایاب ہوجائیں، اور تلاش کے باوجود تین دن میں جانور نہ ملیں تو اس صورت میں قربانی کے جانور کی یا بڑے جانور کے ساتویں حصے کی قیمت خیرات کردے۔(۱)

# جانوروں کی عمریں

☆......قربانی کے لئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں۔

بکرا: ایک سال کا ہو۔(۲)

گائے، بیل، بھینس: دوسال کی۔(۳)

اونٹ: پانچ سال کا ہونا ضروری ہے، اگر مذکورہ جانوروں کی عمریں متعینہ عمر سے کم ہیں تو ان کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔(۴)

---

= القيمتين لانه لما اوجب الاولى بلسانه فقد جعل مقدارمالية الاولى لله تعالى فلايكون له ان يستفضل لنفسه شيئا ولهذا يلزمه التصدق بالفضل ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴.الباب الثانى فى وجوب الاضحية بالنذروماهوفى معناه . البحرج:۸ص:۱۷۵،ط:سعيد.

(۱) قوله وتصدق بقيمتها غنى شراها اولا وتعقبه الشيخ شاهين بان وجوب التصدق بالقيمة مقيد بمااذا لم يشتر، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۱،ط:سعيد.كفايت المفتى ج:۸ص:۲۱۲. كتاب الاضحية والذبيحة .ط:دارالاشاعت

(۲) وحول من الشاة ،الدرمع الردج:۶ص:۳۲۲.هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس. بدائع ج:۵ص:۷۰،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعيد. والثنى من الضأن والمعزابن سنة ،البحرج:۸ص:۱۷۷.ط:سعيد.

(۳) ومن البقرابن سنتين البحرج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ص:۷۰.وحولين من البقرو الجاموس ،الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۲۲.

(۴) وهوابن خمس من الابل الدرمع الردج:۶ص:۳۲۲.بدائع ج:۵ص؛۷۰. ومن الابل ابن خمس سنين.البحرج:۸ص:۱۷۷.هنديه ج:۵ص:۲۹۷.وفى البدائع تقديرهذه الاسنان بماذكرلمنع النقصان لاالزيادة فلوضحى بسن اقل لايجوز، ردالمحتار ج:۶ ص: ۳۲۲. بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما محل اقامة الواجب .هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس.

www.besturdubooks.net

اگر بھیڑ اور دنبہ چھ مہینے سے زیادہ اور ایک سال سے کم ہو مگر اتنا موٹا، تازہ فربہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، اور سال بھر کے بھیڑ اور دنبوں میں اگر چھوڑ دیا جائے تو سال بھر سے کم کا نہ معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے، اور اگر چھ مہینے سے کم کا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، خواہ وہ کتنا ہی موٹا تازہ ہو، اور یہ حکم ایک سال سے کم عمر کا صرف بھیڑ اور دنبہ کے بارے میں ہے۔(۱)

☆......اگر بکرے کی عمر سال پورا ہونے میں ایک آدھ روز کم ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

☆...... جب کسی جانور کی عمر پوری ہونے کا یقین غالب ہو جائے تو اس کی قربانی کرنا درست ہے ورنہ نہیں ،اور اگر کوئی جانور دیکھنے میں پوری عمر کا معلوم ہوتا ہے، مگر یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اس کی عمر ابھی پوری نہیں ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہے، (البتہ اس سے دنبہ اور بھیڑ مستثنیٰ ہے)۔(۳)

☆......کوئی جانور دیکھنے میں کم عمر کا معلوم ہوتا ہے مگر یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی عمر پوری ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۴)

---

(۱) وقالوا هذا اذا كان الجذع عظيما بحيث لوخلط بالثنيات لايشتبه على الناظرين، البحر ج:۸ص:۱۷۷. فتح القدير ج:۸ص:۴۳۵. كتاب الاضحية ط:رشيديه. والجذع من الضأن ماتمت له ستة اشهرعند الفقهاء ،البحرج:۸ص:۱۷۷.ط:سعيد. فلوصغيرالجثة لايجوزالا ان يتم له سنة ويطعن في الثانية رد المحتار ج:۶ص:۳۲۲.ط:سعيد.

(۲) وفي البدائع :تقديرهذه الأسنان بماذكرلمنع النقصان لاالزيادة فلوضحى بسن اقل لايجوز،وباكبريجوزوهوافضل ،شامي ج:۶ص:۳۲۲. هنديه ج:۵ص:۲۹۷.بدائع ج:۵ ص: ۷۹.فصل اما محل اقامة الواجب .

(۳) وصح الثنى فصاعدا من الثلاثة والثنى هوابن خمس من الإبل وحولين من البقروالجاموس وحول من الشاة ، الدرمع الردج:۶ص:۳۲۲. (قوله ان كان الخ ) فلوصغيرالجثة لايجوزإلا ان يتم له سنة ويطعن فى الثانية ......وفى البدائع تقديرهذه الاسنان بماذكرلمنع النقصان لاالزيادة ،فلوضحى بسن اقل لايجوز، وبأكبريجوزوهوافضل ، شامي ج:۶ص:۳۲۲. عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس.

(۴) فلوصغيرالجثة لايجوزالاان يتم له سنة ويطعن فى الثانية،ردالمحتارج:۶ص:۳۲۲.سعيد.

www.besturdubooks.net

# جانوروں کی کمی نہیں ہوگی

قربانی کرنے سے جانوروں کی کمی نہ ہوگی، پورے عالم میں قدرت کا نظام یہ ہے کہ جب دنیا میں کسی چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے تو اللہ رب العالمین اس چیز کی پیداوار بھی زیادہ بڑھا دیتے ہیں اور جب ضرورت کم ہو جاتی ہے تو پیداوار بھی گھٹ جاتی ہے، جیسا کہ کنویں سے جتنا زیادہ پانی نکالا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ پانی ملتا ہے۔(۱)

# جائیداد مشترک ہے

☆......مثلاً اگر کسی شخص کے چار لڑکے ہیں، باپ کے ہمراہ کماتے ہیں، اور خوب کماتے ہیں گھر میں بھی سب کچھ ہے، حویلیاں، جائیداد زمین، مال وزر، بیویاں بچے وغیرہ اور سب مشترک رہتے ہیں، ایک جگہ کھانا پینا اور دیگر اخراجات ہیں باپ نے بیٹوں کو حسب مرضی خرچ کرنے کا اختیار دے رکھا ہے تو اس صورت میں اگر سب نصاب کے مالک ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، ایک باپ کی طرف سے اور چار لڑکوں کی طرف سے، اور اگر بیویاں بھی نصاب کے مالک ہیں تو ان پر بھی ایک ایک حصہ قربانی الگ الگ واجب ہگی۔

☆......مثلاً اگر چار بھائی مشترک ہیں اور سب نصاب کے مالک ہیں، باپ کے مرنے کے بعد ترکہ کو تقسیم کر کے الگ نہیں ہوئے، مشترک ہی کماتے اور خرچ کرتے ہیں تو ان چاروں بھائیوں پر بھی نصاب کے مالک ہونے کی وجہ سیا لگ الگ ایک ایک حصہ قربانی واجب ہوگی سب کی طرف سے ایک حصہ قربانی درست نہیں ہوگی۔(۱)

(۱) احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ ص:۲۹،۳۰.ط:ادارۃ المعارف.

(۲) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار(واليساربان ملك مائتي درهم أوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس أومتاع تحتاجه ) الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر، الدرمع الرد، كتاب الاضحية، ج:٦ص:٣١٢. هنديه ج:٥ص:٢٩٢، كتاب الاضحية ،الباب الاول =

www.besturdubooks.net

# جرسی گائے کی قربانی

## (تعارف)

جرسی گائے کی پیدائش فطری طریقہ یعنی نر و مادہ کے اختلاط اور صحبت سے نہیں ہوتی بلکہ گائے پر جب شہوت کا غلبہ ہوتا ہے اور اسے نر کی ضرورت پیش آتی ہے جسے ماہر لوگ سمجھ لیتے ہیں اس وقت انجکشن کے ذریعہ ولایتی بیل کا نطفہ اس کے رحم میں پہنچا دیا جاتا ہے اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسے ''جرسی گائے'' کہا جاتا ہے، عام گایوں کی طرح اس کے پشت پر کوہان کی طرح ابھار نہیں ہوتا۔

چونکہ ولایتی بیل کا نطفہ انجکشن کے ذریعہ گائے کے رحم میں پہنچایا جاتا ہے اور اس سے بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو اسے گائے کا بچہ کہا جائے گا اور اس کا کھانا حلال ہوگا اور قربانی کرنے سے قربانی بھی جائز ہوگی البتہ قربانی ایک عظیم عبادت ہے اس میں ایسا جانور ذبح کرنا بہتر ہے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو، جب غیر مشتبہ جانور آسانی سے دستیاب ہوسکتے ہیں تو اس قسم کے مشتبہ جانور کو ذبح نہ کرنے میں احتیاط ہے، اپنی عبادت کو مجبوری کے بغیر مشتبہ بنانا مناسب نہیں۔(۱)

---

= فی تفسیرها ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴، کتاب الاضحیة ،ط:سعید. بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۴،فصل اما فی شرائط الوجوب،ط:سعید.تکملة فتح القدیرج:۸ص:۴۲۵، کتاب الاضحیة ، ط:رشیدیه .

(۱) فإن کان متولدا من الوحشی والانسی فالعبرة للأم حتی لوکانت البقرة وحشیة و الثور أهلیا لم تجز، وقیل إذا نزاظبی علی شاة أهلیة فان ولدت شاة تجوزالتضحیة وان ولدت ظبیا لاتجوز،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس.فتاوی رحیمیه ج:۱۰ص:۵۵،کتاب الاضحیة. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۹ ،فصل امامحل اقامة الواجب ،ط:سعید.شامی ج:۶ ص:۳۲۲، کتاب الاضحیة ، ط: سعید. البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷. کتاب الاضحیة . ط: سعید.

www.besturdubooks.net

# جلدی بیماری

اگر کسی جانور کو جلدی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں۔(۱)

# جھول

قربانی کے جانور کی جھول صدقہ کردینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کردی تو اس کی قیمت صدقہ کردینا واجب ہے۔(۲)

# (ح)

# حاجی

☆ ......اگر حاجی مسافر ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں اگر مسافر حاجی اپنی خوشی سے قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۳)

☆ ......اگر حاجی مقیم ہے اور اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر زائد رقم موجود ہے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۴)

(۱) ويضحى ...... (والجرباء السمينة) فلومهزولة لم يجز، لأن الجرب في اللحم نقص، الدرالمختارمع الرد ج:٦ ص:٣٢٣،ط:سعيد. فان كانت سمينة ولم يتلف جلدها جاز؛لانه لايخل بالمقصود ،البحرالرائق ج:٨ص:١٧٦،كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها كذا في السراجية ،عالمگيرى ج:٥ص:٣٠٠، الباب السادس ط:رشيديه .شامى ج:٦ص:٣٢٩.بدائع الصنائع ج:٥ص:٧٨.فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية .

(۳) ولاتجب الاضحية على الحاج ، وأراد بالحاج المسافر،بدائع ج:٥ص:٦٣، فصل اما شرائط الوجوب.شامى ج:٦ ص:٣١٥،ط:سعيد.

(۴) ومنها الاقامة ،بدائع ج:٥ص:٦٣، فصل اما شرائط الوجوب، ط:سعيد.البحرالرائق ج:٨ص:١٧٣.ط:سعيد.تكملة فتح القديرج:٨ص:٤٢٥.شامى ج:٦ص:٣١٢. ط: سعيد. عالمگيرى ج:٥ص:٢٩٢،كتاب الاضحية ،الباب الاول في تفسيرها ،ط: رشيديه.

www.besturdubooks.net

☆......حج قران اور حج تمتع کرنے کی صورت میں دم شکر کے طور پر ایک حصہ قربانی کرنا یا ایک دنبہ، یا بھیڑ یا بکری حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوتا ہے یہ اس قربانی کے علاوہ ہے جو ہر سال اپنے وطن میں کی جاتی ہے، دونوں الگ الگ ہیں اس لئے دونوں کو ایک سمجھنا صحیح نہیں۔(۱)

☆......اگر اہل مکہ (مکہ والے) صاحب نصاب ہیں تو حج کرنے کی صورت میں بھی ان پر قربانی لازم ہے۔(۲)

## حجامت

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ بقرعید کی نماز کے بعد قربانی کر کے حجامت بنوائے، قربانی نہ کرنے والے کیلئے مستحب نہیں۔ البتہ قربانی کرنے والوں کیساتھ مشابہت اختیار کرنے کی صورت میں ثواب سے محروم نہیں ہوگا۔(۳)

## حرام چیزیں

حلال جانور کے بھی سات اجزاء حرام ہیں وہ کھانا جائز نہیں ہے، اور وہ یہ ہیں۔

☆......دم مسفوح یعنی بہنے والا خون

---

(۱) قال اصحابنا انه دم نسک وجب شکرا لماوفق للجمع بین النسکین بسفرواحد .بدائع ج:۲ص:۱۷۴ ،فصل واما بیان مایجب علی المتمتع والقارن ،ط:سعید.

(۲) فاما أهل مکة فتجب علیهم الاضحیة وان حجوا ، بدائع ج:۵ص:۶۳، فصل اماشرائط الوجوب ،ط:سعید. شامی ج:۶ص:۳۱۵ ، کتاب الاضحیة .

(۳) عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشرواراد بعضکم ان یضحی فلایمس من شعره وبشره شیئا ، وفی روایة من رای هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذ من شعره ولامن اظفاره ، ترمذی ج:۱ص:۲۷۸،ط:سعید. قال الامام الملا علی قاری تحت هذا الحدیث فظاهر کلام شراح الحدیث من الحنفیة انه یستحب عند ابی حنیفة ......قال التوربشتی ذهب بعضهم الی ان النهی عنهما للشبه بحجاج بیت الله الحرام المحرمین ، مرقاة المفاتیح ،ج:۳ص:۳۰۶،کتاب الاضحیة . ط:امدادیه .

www.besturdubooks.net

☆......پیشاب کی جگہ (نر و مادہ کی)

☆......خصیے (فوطے)

☆......پاخانے کی جگہ

☆......غدود (سخت گوشت)

☆......مثانہ (پیشاب کی تھیلی)　　(۷) پتّہ (۱)

کنز اور طحطاوی میں حرام مغز کو بھی حرام لکھا، اور وہ دودھ کی طرح سفید ڈوری ہے جو پیٹھ کی ہڈی کے اندر کمر سے لیکر گردن تک ہوتی ہے اس کو حرام مغز کہتے ہیں۔(۲)

# حرام زادہ کا ذبیحہ

اگر حرام زادہ مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۳)

# حاملہ جانور

☆......جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہے اس کی قربانی صحیح ہے، البتہ جان بوجھ کر ولادت کے قریب جانور کو ذبح کرنا مکروہ ہے، ذبح کے بعد جو بچہ پیٹ سے نکلے، اس کو ذبح کرلیا جائے اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر وہ مردہ نکلے تو اس کا کھانا درست

(۱) (كره تحريما من الشاة سبع الحياء الخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر) (قوله من الشاة ) ذكرالشاة اتفاقي لان الحكم لايختلف في غيرها من الماكولات (قوله الحياء ) هوالفرج من ذوات الخف والظلف والسباع (قوله والغدة ) بضم الغين المعجمة كل عقدة في الجسد اطاف بها شحم وكل قطعة صلبة بين العصب ولاتكون في البطن (قوله والدم المسفوح ) اما الباقي في العروق بعد الذبح فانه لايكره ،ردالمحتارمع تنويرالابصار ج:۶ ص: ۷۴۹،مسائل شتى ،ط:سعيد.

(۲) وزيد نخاع الصلب ،طحطاوى على الدرالمختار ج:۴ ص: ۳۶۰.مسائل شتى .

(۳) وشرط كون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان كان صيدا ،درمع الرد ج:۶ ص: ۲۹۶. البحر ج:۸ ص:۱۶۸،ط:سعيد. هنديه ج:۵ ص:۲۸۵.كتاب الذبائح ،الباب الاول ،ط:رشيديه .بدائع ج:۵ ص: ۴۵.فصل اما شرائط ركن الزكاة .

www.besturdubooks.net

نہیں، اور اگر ذبح سے پہلے مرگیا تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔(۱)

☆...... اور اگر ذبح شدہ ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے بچے کو ذبح نہیں کیا یہاں تک کہ قربانی کے دن گذر گئے تو اس زندہ بچے کو صدقہ کردیا جائے، اور اگر قربانی کے دن گذرنے کے بعد ذبح کرکے کھالیا تو اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر بچہ کو پال لیا اور بڑے ہونے کے بعد قربانی کردی تو اس کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی، اور اس کا پورا گوشت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اگر اس آدمی پر قربانی واجب ہے تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۲)

## حصے

☆...... بڑے جانور: گائے، بیل، بھینس اور اونٹ، اور اونٹنی میں سات حصے ہیں لہذا کسی بھی بڑے جانور میں سات افراد شریک ہوکر سات حصے قربانی کرسکتے ہیں البتہ یہ شرط ہے کہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اور سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کرنے کی ہو، گوشت کھانے یا لوگوں کو دکھانے کی نیت نہ ہو، اور اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔

اور ساتویں حصے سے کم ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک جانور میں سات سے زائد

---

(۱) شاة أوبقرة اشرفت على الولادة ،قالوا يكره ذبحها لأن فيه تضييع الولد ، وهذا قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى ؛لأن عنده الجنين لايتذكى بذكاة الام ، عالمگيرى ج:۵ ص: ۲۸۷، كتاب الذبائح ،الباب الاول ،ط:رشيديه. ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها، فان خرج من بطنها حيا فالعامة انه يفعل به مايفعل بالام ، شامى ج:۶ ص: ۳۲۲، ط: سعيد. هنديه ج:۵ص: ۳۰۱، الباب السادس.

(۲) ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها (قوله قبل الذبح ) فان خرج من بطنها حيا فالعامة أنه يفعل به مايفعل بالأم،فان لم يذبحه حتى مضت ايام النحريتصدق به حيا، فان ضاع أوذبحه وأكله يتصدق بقيمته ، فان بقي عنده وذبحه لعام القابل اضحية لايجوز، وعليه أخرى لعامه الذى ضحي ويتصدق به مذبوحا مع قيمة مانقص بالذبح ،الفتوى على هذا. شامى ج:۶ص:۳۲۲،سعيد.هنديه ج:۵ص:۳۰۲.الباب السادس.

www.besturdubooks.net

افراد شریک ہو جائیں مثلا ایک بڑے جانور میں آٹھ افراد شامل ہو جائیں تو ہر شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا اور کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی یا تو کسی شریک نے ایک حصہ سے کم آدھا یا تہائی وغیرہ لیا ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔(۱)

## (خ)

# خارشی جانور

خارش والے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہو گیا ہو یا خارش کھال سے گذر کر گوشت تک پہنچ گئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۲)

---

(۱)عن جابررضی اللہ عنہ قال نحرنا مع رسول اللہ ﷺ البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة ......ولایجوزعن ثمانية لعدم النقل فيه وكذا اذا كان نصيب احدهم اقل من سبع بدنة لايجوز عن الكل لان بعضه اذا خرج عن كونه قربة خرج كله، البحرج:۸ص:۱۷۴،ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل امامحل اقامة الواجب ،ط:سعيد.وكذا قصد اللحم من المسلم ينافيهاواذا لم يقع البعض قربة خرج الكل من ان يكون قربة لان الاراقة لاتتجزأ ، البحر ج:۸ص:۱۷۸،ط:سعيد.واذاكان الشركاء في البدنة او البقرة ثمانية لم يجزهم لان نصيب احدهم اقل من السبع ،هنديه ج:۵ص:۳۰۵،الباب الثامن ،بدائع ج:۵ص:۷۱، ط:سعيد. و ان كان شريک الستة نصرانيا اومريدا اللحم لم يجزعن واحد منهم لان الاراقة لاتتجزأ "هداية" لما مراى ان بعضها لم يقع قربة ،شامی ج:۶ص:۳۲۶. البحر ج: ۸ ص:۱۷۸. فتح القديرج:۸ص:۴۳۵،ط:رشيديه.هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب الثامن ط:رشيديه. و منهاان لايشارک المضحی فيمايحتمل الشركة من لايريد القربة راسا فان شارک لم يجز عن الاضحية ،بدائع ج:۵ ص: ۷۱.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعيد.

(۲) ويضحی ...... (والجرباء السمينة )فلومهزولة لم يجزلأن الجرب فی اللحم نقص ، الدرمع الردج:۶ص:۳۲۳. ويجوزان يضحی بالجرباء ان كانت سمينة جاز؛لان الجرب فی الجلد ولانقصان فی اللحم،فتح القديرج:۸ص:۴۳۴.شامی ج: ۶ص:۳۲۳.ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۶،ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۷۶،اما الذی يرجع الی محل التضحية .

www.besturdubooks.net

# خصی جانور

خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں چاہے خصیتین کاٹ کر نکال دیے جائیں یا دبا کر، دونوں کی قربانی صحیح ہے، عضو کا کم ہو جانا اور کچل کر بے کار کر دینا یکساں ہے، مگر یہ عیب گوشت کی عمدگی کے لئے قصداً کیا جاتا ہے اس لئے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔(۱)

آنحضرت ﷺ نے خصی جانور کی قربانی فرمائی ہے، اس لئے یہ عیب نہیں، نیز یہ کہ اس سے گوشت اچھا ہوتا ہے، بدبو ختم ہو جاتی ہے، اور گوشت اچھی طرح پکتا ہے اور کھانے میں لذیذ ہوتا ہے، اور جانور موٹا تازہ ہوتا ہے، لوگوں کو کاٹتا نہیں۔(۲)

# خصی کرنا

جانور کو موٹا تازہ اور فربہ بنانے یا کسی منفعت کی نیت سے خصی کرنا جائز ہے، ہاں اگر خصی کرنے کا مقصد کوئی منفعت نہیں بلکہ لہو لعب کے لئے ہو تو حرام ہے۔(۳)

---

(۱) والخصی افضل من الفحل لانه اطیب لحما ،هندیه ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ط: رشیدیه .کذا روی عن ابی حنیفةؒ فانه سئل عن التضحیة بالخصی فقال مازاد فی لحمه انفع مما ذهب من خصیته، بدائع ج:۵ص:۸۰،اما الذی یرجع الی الاضحیة ،ط: سعید. البحر ج:۸ ص: ۱۷۶ ،ط:سعید.ویضحی بالجماء والخصی ،الدرالمختارمع الردج:۶ص:۳۲۳. ط:سعید.

(۲) قال فی البحر :وقد صح انه علیه السلام ضحی بکبشین املحین موجوأین الاملح الذی فیه ملحة ......والموجوء المخصی من الوجء وهوان یضرب عروق الخصیة بشیئ ، البحرج:۸ص:۱۷۶ .بدائع ج:۵ص:۸۰،ط:سعید.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۴،ط:رشیدیه.

(۳) وجاز(خصاء البهائم ) حتی الهرة وأما خصاء الآدمی فحرام ، قیل :والفرس وقیدوه بالمنفعة وإلا فحرام . وفی الشامیة :(قوله وقیدوه ) أی جوازخصاء البهائم بالمنفعة وهی ارادة سمنها اومنعها عن العض ، بخلاف بنی آدم فإنه یراد به المعاصی فیحرم ، شامی ،کتاب الحظروالاباحة ، فصل فی البیع ،ج:۶ص:۳۸۸.هندیه ،کتاب الکراهیة ،الباب التاسع عشر، ج:۵ ص: ۳۵۷.ط:رشیدیه .البحرالرائق ج:۸ص:۲۰۴، کتاب الکراهیة، ط: سعید.تکمله فتح القدیرج:۸ ص:۴۹۷، مسائل متفرقة ط:رشیدیه .

www.besturdubooks.net

# خنثی

☆......خنثی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عیب ہے۔(۱)

☆......اگر کوئی جانور شکل وصورت میں بکرے جیسا ہے لیکن پیدائشی طور پر بکرا یا بکری نہیں بلکہ خنثی ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

# (چ)

# چربی

قربانی کے جانور کی چربی بیچنا جائز نہیں، اگر قربانی کرنے والے یا اس کے وکیل نے جانور کی چربی فروخت کی ہے تو حاصل شدہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں میں صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۳)

اجتماعی قربانی میں کافی چربی جمع ہو جاتی ہے تو اس کا مصرف یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کی اجازت سے فروخت کر کے قیمت کی رقم مدرسہ کے غریب طلباء کے فنڈ میں جمع کر دی جائے یا کسی مستحق کو بطور ملکیت دے دی جائے۔

# چرم قربانی کا حکم

چرم قربانی فروخت کرنے سے پہلے تو خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور مالداروں کو بھی ہدیہ کے طور دے سکتا ہے، اور فقراء ومساکین پر صدقہ بھی کر سکتا ہے، لیکن اگر

(۱، ۲) لاتجوزالتضحية بالشاة الخنثى ،هنديه ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ،ط:رشيديه. لان لحمها لاينضج تناثرشعرالاضحية في غيروقته ،هنديه ج:۵ص:۲۹۹ .شامى ج:٦ ص: ۳۲۵،ط:سعيد.

(۳) ولايحل بيع شحمها واطرافها ......فإن باع شيئا من ذلک بماذكرنانفذ عندابی حنيفة و محمد رحمهما الله تعالى وعند ابى يوسف رحمه الله تعالى لاينفذ ، ويتصدق بثمنه ، هنديه ج: ۵ ص:۳۰۱،الباب السادس.بدائع الصنائع ج:۵ص:۸۱. فصل امابيان مايستحب قبل التضحية وعندهااما التصدق باللحم .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۸ .كتاب الاضحية ،ط: سعيد.

www.besturdubooks.net

روپیہ پیسوں کے عوض فروخت کردیا تو خواہ کسی نیت سے فروخت کیا ہو، اس کا صدقہ کردینا واجب ہوجاتا ہے، اوراس کامصرف صرف فقراء ومساکین ہیں مالداروں کو دینایاملازمین ومدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائزنہیں۔(۱)

# چوری کے جانور

☆......قربانی کے لئے جوجانورخریدابعد میں معلوم ہوا کہ وہ چوری کا ہے، اس صورت میں اگروہ جانور چوری کرنے والے سے خریدا ہےتو قربانی جائزنہیں ہوگی، دوسراجانورخریدکرقربانی کرنالازم ہوگا۔(۲)

☆......اگرجانورذبح ہونے کے بعد اصل مالک اجازت دیدےتو گوشت کھانا جائزہوگاورنہ نہیں۔(۳)

# چھری

جانورکوذبح کرنے کیلئے جوچھری استعمال کی جائے وہ تیز ہونی چاہیےتا کہ جانور

---

(۱) قال فی البحر: ويتصدق بجلدها اويعمل منه نحوغربال اوجراب لانه جزء منها وكان له التصدق والانتفاع به الاترى ان له ان ياكل لحمها ولاباس بان يشترى به ماينتفع بعينه مع بقاءه استحسانا ولوباعها بالدراهم ليتصدق بها جازلانه قربة كالتصدق بالجلد واللحم وقوله عليه السلام من باع جلد اضحيته فلااضحية له يفيد كراهية البيع واما البيع فجائزلوجود الملک والقدرة على التسليم ،البحرج:۸ص:۱۷۸ .شامی ج:۶ص:۳۲۸. جوهرة النيرة ج:۲ص:۲۴۵ .ط:ميرمحمد.هنديه ج:۵ص:۳۰۱. بدائع ج:۵ص:۸۱. فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد.فتح القديرج:۸ص:۴۳۷،ط:رشيديه.

(۲) لأن التضحية قربة ولاقربة فى الذبح بملک الغيربغيراذنه ، على هذا يخرج ماإذا اغتصب شاة انسان فضحى بها عن نفسه أنه لاتجزيه لعدم الملک ولاعن صاحبها لعدم الاذن ، بدائع ج:۵ص:۷۶.اما الذى يرجع الى محل التضحية ،ط:سعيد.كفايت المفتى ج:۸ص:۱۹۷، دارالاشاعت.

(۳) ولواشترى شاة فضحى بها ثم استحقها رجل فان اجازالبيع جازوان استرد الشاة لم يجز هنديه ،ج:۵ص:۳۰۳،الباب السابع ط:رشيديه.البحرج:۸ص:۱۷۹،ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

کو کم سے کم تکلیف ہو اور جانوروں کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۱)

# چھری چلانے میں شریک

جو لوگ چھری چلانے والے کے ساتھ چھری چلانے میں شریک ہوں ان پر "**بسم الله الله أكبر**" کہنا واجب ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا، اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا البتہ ہاتھ، پیر، منہ پکڑنے والا شریک نہیں محض معاون ہے۔(۲)

# چھوٹے جانور

چھوٹے جانور سے مراد، بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، اور بھیڑ ہیں۔(۳)

# چھوٹے گاؤں

☆ ...... چھوٹے گاؤں میں جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں ہوتیں، وہاں کے لوگ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں کیونکہ حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جہاں عید کی نماز ہوتی ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا منع ہے، اور جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی جیسے چھوٹا گاؤں وغیرہ

---

(۱) قال في البحر:(وندب حد شفرته ) لقوله عليه السلام ان الله كتب الاحسان على كل شئ فإذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ،رواه مسلم وغيره ، ويكره ان يضجعها ثم يحد الشفرة لقوله عليه السلام لمن اضجع الشاة وهويحد شفرته لقد اردت ان تميتها موتتين هلاحددتها قبل ان تضجعها ،بدائع ج:۵ص:۶۰و۸۰،اما الذى يرجع الى آلة التضحية .ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ط: رشيديه. البحرج:۸ص:۱۷۰ .شامي ج:۶ص:۲۹۶،ط:سعيد.

(۲) وفيها أراد التضحية فوضع يده مع يد القصاب في الذبح واعانه على الذبح سمى كل وجوبا فلوتركها أحدهما أوظن أن تسمية أحدهما تكفى حرمت ،الدرمع الرد ج:۶ص: ۳۳۴. هنديه ، ج:۵ص:۲۸۶،و۳۰۴،الباب السابع ط:رشيديه.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم ...... ويدخل فى كل جنس نوعه و الذكروالأنثى منه والخصى والفحل لانطلاق اسم الجنس على ذلك والمعزنوع من الغنم ،هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس. شامي ج:۶ص:۳۲۲. البحرج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:۶۹،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

تو وہاں فجر کے بعد سے قربانی کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔(۱)

## (د)

# داغ دئے ہوئے جانور کی قربانی

داغ دئے ہوئے جانور کی قربانی بلا کراہت جائز ہے، کیونکہ داغ صحت کے لئے دیا جاتا ہے، اس سے گوشت پر کوئی اثر نہیں آتا۔(۲)

## دانت

☆......جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، اس کی قربانی درست نہیں، اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

☆......اگر بکرا بکری کی عمر ایک سال، اور گائے، بھینس کی عمر دو سال، اور اونٹ، اونٹنی کی عمر پانچ سال پوری ہو چکی ہے تو ان کی قربانی صحیح ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں بلکہ مدت پوری ہونی شرط ہے، لہذا مدت پوری ہونے کی صورت میں دانت نہ بھی نکلیں قربانی صحیح ہو جائے گی۔(۴)

---

(۱) قال فی الاجناس :اول وقت الاضحیة لاهل السواد طلوع الفجر الثانی من یوم النحر و فی حق اهل المصرعند فراغ الامام من صلاة العید یوم النحر،المحیط البرهانی ج:۸ ص: ۴۶۱، ط:ادارة القرآن.شامی ج:۶ ص:۳۱۸. البحرج:۸ص:۱۷۵.بدائع ج:۵ ص: ۷۳. هندیه ج:۵ص؛۲۹۵.الباب الثالث ،ط:رشیدیه.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۱.ط:رشیدیه.قال فی البدائع :وروی عنه علیه السلام انه قال فی حدیث البراء بن عازب ؓ من کان منکم ذبح قبل الصلاة فانما هی غدوة اطعمه الله انما الذبح بعد الصلوة فقد رتب النبی ﷺ الذبح علی الصلاة ولیس لاهل القری صلاة العید فلایثبت الترتیب فی حقهم ، بدائع ج:۵ ص: ۷۳،اما الذی یرجع الی وقت التضحیة ،ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۵،ط:سعید.

(۲) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۵۰، کتاب الاضحیة ،دارالاشاعت .

(۳) ولابالهتماء التی لااسنان لها ، شامی ج:۶ص:۳۲۴. هندیه ج:۵ص۲۹۸،الباب الخامس. بدائع ج:۵ ص:۷۵،اما الذی یرجع الی محل التضحیة ،ط:سعید. البحر ج:۸ ص:۱۷۶.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۴.ویکفی بقاء الاکثر،شامی ج:۶ ص:۳۲۴ بدائع ج:۵ ص: ۷۵.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۴، ط:رشیدیه.

(۴) ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهر والثنی منه ابن سنة والجذع من البقر =

www.besturdubooks.net

☆......جس جانور کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے سارے دانت گر گئے لیکن گھاس اور چارہ کھانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی تو اس کی قربانی ہو جائے گی، لیکن اگر وہ اچھی طرح گھاس وغیرہ نہیں کھا سکتا تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی جیسا کہ نمبر: ا میں گذرا۔(۱)

# دعاء

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ آیت پڑھنا بہتر ہے۔(۲)

**انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والأرض حنیفا ومأأنا من المشرکین ، ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰه رب العلمین ؛ پارہ نمبر : آیت**

اور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے۔

**اللھم منک ولک** 'پھر''**بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**'' کہہ کر ذبح کرے

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے

**اللھم تقبله منی کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراهیم علیهما الصلاة والسلام .**

اور اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو ''**منی**'' کی جگہ ''**من فلان**'' کہے

---

= ابن سنة والثنی ابن سنتین والجذع من الابل ابن اربع سنین والثنی منها ابن خمس ،بدائع ج:۵ص:۷۰،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعید. هندیه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس ، ط: رشیدیه.والمعزابن سنة ومن البقرابن سنتین ومن الابل ابن خمس سنة .البحر ج:۸ ص: ۱۷۷ .فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۵،ط:رشیدیه.شامی ج:۶ ص:۳۲۲.

(۱) واما الهتماء وهی التی لااسنان لها فان کانت ترعی وتعتلف جازت وإلا فلا،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۸. بدائع ج:۵ص:۷۵.اما الذی یرجع الی محل التضحیة .شامی ج:۶ ص: ۳۲۴. فتح القدیر ج:۸ص:۴۳۴، البحر ج:۸ص:۱۷۶،ط:سعید.

(۲) ومنها ان یکون الذابح مستقبل القبلة والذبیحة موجهة الی القبلة ،بدائع ج:۵ص:۶۰، قبیل فصل اما بیان مایحرم اکله . هندیه ج:۵ص:۲۸۸،ط:رشیدیه. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰، ط:سعید. ویستحب ان یجرد التسمیة عن الدعاء فلایخلط معها دعاء وانما یدعو قبل التسمیة اوبعدها ویکره حالة التسمیة ،بدائع ج:۵ص:۸۰، اماالذی یرجع الی من علیه التضحیة،فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة.

www.besturdubooks.net

اورفلان کی جگہ اس کا نام لے لے۔(۱)

# دعا پڑھنا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کوذبح کرتے وقت ''مذکورہ دعا'' پڑھنا ضروری نہیں بہتر ہے، لہذا اگر اس دعا کے بغیر ''بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر'' کہکر ذبح کیا ہے تو قربانی صحیح ہوجائے گی اور گوشت کھانا جائز ہوگا۔(۲)

# دم

☆......جس جانور کی پیدائش ہی سے دم نہیں اس کی قربانی جائز نہیں۔یادم تو ہے مگردم کا تہائی حصہ یا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہوتو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) عن جابربن عبدالله قال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجههما قال إنی وجهت وجهی للذی فطرالسموات والارض علی ملة ابراهیم حنیفا ومااناا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لاشریک له وبذلک امرت وانا من المسلین ،اللهم منک ولک عن محمد ﷺ وامته بسم الله والله اکبرثم ذبح ، رواه ابوداؤد ج:۲ص:۳۰.باب مایستحب من الضحایامکتبه حقانیه . مشکوة ص:۱۲۹، باب فی الاضحیة ،ط:قدیمی . بدائع ج:۵ص:۸۰.اما الذی یرجع الی الاضحیة ،ط: سعید. عن عائشةؓ ان سول الله ﷺ امر بکبش اقرن لیطأ فی سواد ویبرک فی سواد وینظرفی سواد فاتی به لیضحی به قال یاعائشة هلمی المدیة ثم قال اشحذیها بحجرففعلت ثم اخذها واخذ الکبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به، مشکوة ص:۱۲۷، قدیمی کتبخانه.بدائع ج:۵ ص: ۸۰، ط: سعید. بسم الله اللهم منک ولک بسم الله والله اکبر،بدائع ج:۵ ص:۸۰،ط:سعید. البحرالرائق ج:۸ ص:۱۶۹ .

(۲) والمستحب ان یقول بسم الله اللهاکبر،المحیط البرهانی ج:۸ص:۴۵۱،ط:ادارة القرآن. لواقتصرعلی قوله الله اکبر قاصدا به التسمیة یکفی ،ردالمحتارج:۶ص:۳۰۱، ط: سعید.

(۳)(ومقطوع اکثرالأذن أوالذنب أوالعین ) فی البدائع :لوذهب بعض الأذن أوالألیة أوالذنب أوالعین، ذکرفی الجامع الصغیر:إن کان کثیرا یمنع وإن یسیرالایمنع.

واختلف أصحابنا فی الفاصل بین القلیل والکثیر، فعن أبی حنیفة اربع روایات :روی محمد عنه فی الأصل والجامع الصغیرأن المانع ذهاب اکثرمن الثلث. وعنه أنه الثلث ، وعنه أنه الربع، وعنه ان یکون الذاهب أقل من الباقی أومثله اﻫ بالمعنی والأولی هی ظاهرالروایة =

www.besturdubooks.net

☆......ایک قول کے مطابق اگر دم نصف سے کم کٹی ہو یعنی آدھے سے زیادہ باقی رہی ہو، اس کی قربانی درست ہے، لہذا جہاں کامل دم والے یا ایک تہائی حصہ سے کم دم کٹے جانور نہ ملیں تو وہاں مجبوری کی بنا پر ایسے جانور کی قربانی جائز ہوگی۔(۱)

(نوٹ) افریقہ میں بھیڑ کی دم کاٹ دی جاتی ہے، ان کا خیال ہے کہ اس سے جانور بیماری سے محفوظ رہتا ہے، ثابت دم والے جانور نہیں ملتے ہیں تو وہاں پر اگر تلاش کے باوجود دم والے جانور نہ ملیں تو اس سے قربانی کرنے کی گنجائش ہوگی۔

## دم بریدہ جانور کی قربانی

ایک تہائی حصہ سے زیادہ دم بریدہ جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

## دنبے کی دم کا اعتبار نہیں

دنبے کی چکتی کے نیچے ایک چھوٹی سی دم رہتی ہے، یہ دم اگر ٹوٹ جائے یا پوری دم کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے کیونکہ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں۔(۳)

= وصححها في الخانية حيث قال :والصحيح أنه الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثير و عليه الفتوى الخ ،شامي ج:٦ص:٣٢٣،٣٢٤.هنديه ج:٥ص:٢٩٧،٢٩٨،٢٩٩. البحرج:٨ ص: ١٧٦و١٧٧. فتح القديرج:٨ص:٤٣٣،ط:رشيديه.بدائع ج:٥ص:٧٥، اما الذى يرجع الى محل التضحية ،ط:سعيد.

(١) أيضا

(٢) ولوذهب بعض هذه الاعضاء دون بعض من الاذن والالية والذنب ......واختلف اصحابنا بين القليل والكثيروالصحيح ان الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثيروعليه الفتوى كذا فى قاضيخان ، هنديه ج:٥ص:٢٩٨.الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب . شامي ج:٦ص:٣٢٣، كتاب الاضحية ،ط:سعيد. البحرالرائق ج:٨ص:١٧٧، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.تكمله فتح القديرج:٨ص:٤٣٣.كتاب الاضحية ،ط:رشيديه .بدائع الصنائع ج:٥ص:٧٥،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعيد.

(٣) (قوله ولاالتى لاالية لها خلقة ) الشاة إذا لم يكن لها أذن ولاذنب خلقه ،قال محمد: لايكون هذا ولوكان لايجوز، وذكرفي الأصل عن أبي حنيفة أنه يجوز' خانية" ثم قال :وإن كان لها ألية صغيرة مثل الذنب خلقة جاز، أما على قول أبي حنيفة فظاهرلأن عنده لولم يكن لها أذن أصلا ولاالية جازالخ شامي ج:٦ص:٣٢٥، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.بدائع ج:٥ =

www.besturdubooks.net

## دودھ نکالنا

☆......قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس سے دودھ نکالنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا اور دودھ نکال لیا تو دودھ یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

## دوسرے جانور کی قیمت کم ہو

''جانور میں تبدیلی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... دوسرے کی طرف سے واجب قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر کسی علاقے میں اپنے متعلقین کی طرف سے قربانی کرنے کی عادت اور رواج ہے تو اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر بھی واجب قربانی درست ہو جائے گی۔

اور اگر اپنے متعلقین کی طرف سے واجب قربانی کرنے کا رواج نہیں ہے تو اس صورت میں اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر قربانی کرنے سے

---

= ص:۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۲، کتاب الاضحية، ط: سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فی بيان محل اقامة الواجب، رشيديه.

(۱) ويكره بيع لبنهاولواكتسب مالا من لبنها يتصدق بمثل ذلك ،البحرج:۸ص:۱۷۹. فان كانت التضحية قريبة ينضح ضرعها بالماء الباردبدائع ج:۵ص:۷۸.ولوحلب اللبن من الاضحية قبل الذبح اوجزصوفها يتصدق به ولاينتفع به ،هنديه ج:۵ص:۳۰۱. شامی ج:۶ص:۳۲۹. بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد.

(۲) ومنها انه تجزی فيها النيابة فيجوزللانسان ان يضحی بنفسه وبغيره باذنه لانها قربة تتعلق بالمال فتجزئ فيها النيابة كاداء الزكاة وصدقة الفطرسواء كان الاذن نصاودلالة، بدائع ج:۵ص:۶۷ ،فصل اما كيفية الوجوب.البحرج:۸ص:۱۷۸ .هنديه ج:۵ص:۳۰۲، ط:رشيديه .شامی ج:۶ص:۳۱۵، ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

☆......دوسرے کی طرف سے نفل قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں۔(۲)

☆......زندہ اور مردہ دونوں کے لئے قربانی کرنا جائز ہے، کیونکہ نفلی قربانی کا مالک ذبح کرنے والا ہے، دوسروں کو صرف ثواب ملتا ہے۔(۳)

## دیارِ غیر میں قربانی کرنا

''رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔

## (ذ)

## ذبح اپنے ہاتھ سے کرے

اپنی قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے، اگر خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو کسی اور سے ذبح کرالے، لیکن ذبح کے وقت جانور کے سامنے کھڑے رہنا بہتر

---

(۱) ولوضحی عن اولادہ الکبار وزوجتہ لایجوزالاباذنھم ،قال فی الذخیرۃ ولعلہ ذھب الی ان العادۃ اذاجرت من الاب فی کل سنۃ صارکالاذن منھم .شامی ج:۶ ص:۳۱۵.

(۲) من ضحی عن المیت یصنع کمایصنع فی اضحیۃ نفسہ من التصدق والاکل و الاجر للمیت والملک للذابح ،شامی ج:۶ ص:۳۲۶. قال فی البدائع ان الموت لایمنع التقرب عن المیت ...... فدل ان المیت یجوزان یتقرب عنہ ، بدائع ج:۵ ص:۷۲،ط:سعید. شامی ج:۶ ص: ۳۲۶

(۳)قال فی البدائع لان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انہ یجوزان یتصدق عنہ ویحج عنہ ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶. وقد صح ان رسول اللہ ﷺ ضحی بکبشین احدھما عن نفسہ والآخرعمن لم یذبح من امتہ وان کان منھم من قد مات قبل ان یذبح ، رد المحتار ج:۶ ص:۳۲۶،ط:سعید.بدائع ج:۵ ص:۷۲،فصل اماشرائط جوازاقامۃ الواجب ،ط: سعید. من ضحی عن المیت یصنع کما یصنع فی اضحیۃ نفسہ من التصدق والاکل والاجر للمیت والملک للذابح ،شامی ج:۶ ص:۳۲۶،ط:سعید.

www.besturdubooks.net

ہے، اور " **بسم الله الله أكبر** " کہنے کی تلقین کرے، تا کہ ذبح کرنے والا غلطی نہ کرے۔(۱)

## ذبح اختیاری

ذبح اختیاری یہ ہے کہ جانور کو دھار دار چیز سے ذبح کیا جائے یا اونٹ کو نحر کیا جائے۔(۲)

## ذبح اضطراری

ذبح اضطراری یہ ہے کہ کسی دھار دار یا باریک نوکدار چیز سے " **بسم الله الله اکبر** " کہہ کر جانور کے جسم میں جس جگہ ممکن ہو ضرب لگا کر خون بہا دیا جائے، اور یہ اضطراری ذبح اس وقت معتبر ہوتا ہے جب کہ جانور پر قابو پانا اور ذبح یا نحر کرنا ممکن نہ ہو مثلاً جانور کسی جگہ پر مٹی یا بوجھ میں دبا ہوا ہے، نکالتے نکالتے مرنے کا اندیشہ ہے یا کھائی خندق یا کنویں میں گر گیا ہے زندہ نکالنا ممکن نہ ہو تو ان حالات میں اضطراری ذبح کا اعتبار ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) والافضل ان يذبح اضحيته بيده ان كان يحسن الذبح لان الاولى فى القربات ان يتولى بنفسه وان كان لايحسنه فالافضل ان يستعين بغيره ولكن ينبغي ان يشهدها بنفسه ،هنديه ج:۵ص:۳۰۰،الباب الخامس،بدائع ج:۵ص:۷۹،اما الذى يرجع الى من عليه التضحية . البحرج:۸ص:۱۷۹ . شامى ج:۶ص:۳۲۸،ط:سعيد.

(۲) وان تكون آلة الذبح حادة من الحديد ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۰. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰ .بدائع ج:۵ص:۸۰.وحب بالحاء نحرالابل فى سفل العنق وكره ذبحها والحكم فى غنم وبقرعكسه فندب ذبحها ،الدرمع الردج:۶ص:۳۰۳. البحرج:۸ ص:۱۷۱، ط: سعيد. بدائع ج:۵ص:۲۰، قبيل فصل امابيان مايحرم اكله، فتح القديرج۸ص:۴۱۶، ط: رشيديه.

(۳) وكفى جرح نعم كبقروغنم توحش فيجرح كصيد اوتعذرذبحه كأن ترد فى بئراوند اوصال حتى لوقتله المصول عليه مريدا ذكاته حل ،الدرمع الردج:۶ص:۳۰۳. هنديه ج:۵ ص:۲۸۵، كتاب الذبائح ،ط:رشيديه. بدائع ج:۵ص:۴۳، فصل اما بيان شرط حل الاكل فى الحيوان المأكول ،ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۰،۱۷۱.

www.besturdubooks.net

# ذبح پر اجرت لینا

☆......قربانی کے جانور کو ذبح کرنے پر اجرت لینا جائز ہے، البتہ پہلے سے اجرت متعین کرنا ضروری ہے، مثلاً فی جانور کے ذبح کرنے پر اتنی اجرت ہے تو ذبح کرنے کے بعد اتنی اجرت ملے گی۔(۱)

☆......قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کی اجرت میں قربانی کے جانور کا گوشت اور کھال وغیرہ دینا جائز نہیں بلکہ الگ سے رقم اس کی اجرت میں دینا ضروری ہے۔(۲)

# ذبح کا آلہ

☆......ہر تیز دھار دار چیز جس سے رگیں کٹ کر خون جاری ہو جائے اس سے ذبح کرنا جائز ہے البتہ اس ناخن اور دانت سے ذبح کرنا حرام ہے جو اپنی جگہ پر لگا ہوا ہو، اگر اکھڑے ہوئے دانت اور ناخن سے ذبح کیا جائے تو گوشت حلال ہوگا لیکن مکروہ ہے (حبشی اور جنگلی لوگ ناخن اور دانت سے کاٹ کر بھی ذبح کرتے تھے اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے، نیز یہ کہ دانت ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے ذبح کرنے سے جانور ناپاک ہو جائیگا)۔(۳)

---

(۱) ویجوزالاستیجارعلی الزکاۃ (ای الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلک یقدر علیه ،عالمگیری ج:۴ص:۴۵۴،کتاب الاجارۃ .

(۲) ولایعطی اجرالجزارمنها لانه کبیع لان کلامنهما معاوضه لانه انما یعطی الجزار بمقابلة جزره والبیع مکروه فکذا مافی معناه ولقول النبی ﷺ تصدق بجلالها وخطامها ولاتعط اجر الجزارمنهاشیئا،ردالمحتارج:۶ص:۳۲۸.البحرج:۸ص:۱۷۸.بدائع ج:۵ص:۸۱،فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة ،ط:سعید. فتح القدیرج:۸ص:۴۳۷.هندیه ج:۵ ص:۳۰۱،الباب السادس،ط:رشیدیه.

(۳) وحل الذبح بکل مافری الاوداج وانهرالدم أی اساله ،الدرمع الرد ج:۶ص:۲۹۵.

......إلا سنا وظفراً قائمین ولوکانا منزوعین حل عندنا مع الکراهة لما فیه من الضرربالحیوان کذبحه بشفرة کلیلة ،ردالمحتارج:۶ص:۲۹۶،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۴۲،فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان .البحرج:۸ ص:۱۷۰. فتح القدیرج:۸ص:۴۱۵،ط: رشیدیه.

www.besturdubooks.net

☆......سونا، چاندی، پیتل اگر تیز دھار دار ہو، ان سے ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے، ایسے ہی پتھر اور ٹھیکری جو باریک ہے، اور تیز لکڑی سے ذبح کرنے سے بھی جانور حلال ہوتا ہے۔(۱)

☆......بانس پوست اور جو چیز تیز ہو اس سے بھی ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے۔(۲)

## ذبح کا مسنون طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہی وسفیدی مائل رنگ کے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، اپنے دست مبارک سے ان کو ذبح کیا، اور ذبح کرتے وقت "**بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر**" پڑھا، میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ ﷺ اپنا پاؤں ان کے پہلو میں رکھے ہوئے تھے، اور زبان مبارک سے "**بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر**" کہتے جاتے تھے۔صحیح بخاری ومسلم۔(۳)

## ذبح کا مقام

ذبح کا مقام حلق اور لبہ کے درمیان ہے، اور گردن کو پورا کاٹ کر الگ نہ کیا جائے بلکہ حرام مغز تک بھی نہ کاٹا جائے بلکہ حلقوم اور مری یعنی سانس کی نالی اور اس کے اطراف کی خون کی رگیں جن کو اوداج کہا جاتا ہے وہ کاٹے، اس طرح نجس خون بھی پورا نکل جاتا ہے اور جانور کو تکلیف بھی کم ہوتی ہے، اس طریقے کے خلاف جتنے بھی طریقے ہیں ان میں خون بھی پورا نہیں نکلتا، اور جانور کو بلا ضرورت شدید

---

(۱،۲) وحل الذبح بکل ماافری الاوداج وانہر الدم ولو بناراوبلیطة أی قشر قصب اومروة ھی حجرابیض کالسکین یذبح بھا ، بدائع ج:۵ص:۴۲،فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان،ط:سعید. البحر ج:۸ص:۱۷۰. الدر مع الرد ج:۶ ص:۲۹۵،کتاب الذبائح،ط: سعید

(۳) عن انس رض قال ضحی النبی ﷺ بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہ وسمی وکبر و وضع رجلہ علی صفاحھما ،بخاری ج:۲ص:۸۳۵، باب التکبیر عند الذبح ،ط:قدیمی .

www.besturdubooks.net

تکلیف بھی ہوتی ہے۔(۱)

## ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں، ہاں ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کی طرف سے ذبح کرنے کا خیال دل میں رکھے، اور اگر تمام شرکاء کے نام پکارنے کا مقصد ذبح کرنے والے کے علم میں لانا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

## ذبح کرنے کا مقصد

قربانی کے جانور ذبح کرنے کا مقصد خاص اللہ تعالی کی رضامندی اور تعظیم ہو، اور عبادت کے خیال سے ذبح کرے، گوشت کھانے کے مقصد سے یا لوگوں کو دکھانے کی غرض سے نہ کرے۔(۳)

---

(۱) الذكاة مابين اللبة واللحيين، ردالمحتار ج:۶ ص:۲۹۴، ط:سعيد. هنديه ج:۵ ص: ۲۸۵، كتاب الذبائح، ط:رشيديه. البحر ج:۸ ص:۱۶۹. بدائع ج:۵ ص:۴۱، فصل اما بيان شرط الاكل فى الحيوان. فتح القدير ج:۸ ص:۴۱۲. والعروق التى تقطع فى الذكاة اربعة الحلقوم وهومجرى النفس والمرئ وهومجرى الطعام والودجان و هما عرقان فى جانبى الرقبة يجرى فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة، هنديه ج: ۵ ص: ۲۸۷، ط: رشيديه. البحر ج:۸ ص:۱۷۰. ردالمحتار ج:۶ ص:۲۹۵. بدائع ج:۵ ص:۴۱، ط:سعيد. فتح القدير ج:۸ ص:۴۱۲. والحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه فى الذكاة مكروه، هنديه ج:۵ ص:۲۸۸، ط:رشيديه. ردالمحتار ج:۶ ص:۲۹۶.

(۲) فلاتتعين الاضحية الا بالنية، وقال النبى ﷺ انما الاعمال بالنيات وإنما لكل امرى مانوى ويكفيه أن ينوى بقلبه، ولايشترط أن يقول بلسانه مانوى بقلبه؛ لأن النية عمل القلب والذكرباللسان دليل عليها. بدائع الصنائع، كتاب التضحية ج:۵ ص:۷۱. ط:سعيد.

(۳) منها نية الاضحية لاتجزى الاضحية بدونها لان الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النية، يكفيه ان ينوى بقلبه، بدائع ج:۵ ص:۷۱، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب، ط:سعيد. هنديه ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن.

www.besturdubooks.net

# ذبح کرنے کی جگہ

☆......ذبح کرنے کی جگہ تھوڑی کے نیچے جو ایک ہڈی باہر نکلی ہوئی ہے اس کے نیچے اور جہاں سے سینہ شروع ہوا ہے اس کے اوپر ہے، اور جامع الصغیر میں ہے کہ تمام حلق ذبح کی جگہ ہے، خواہ اوپر خواہ نیچے خواہ درمیان میں ہو۔(۱)

☆......اگر تھوڑی کے اوپر ذبح ہوگیا تو ذبح کیا ہوا جانور حرام نہیں ہوگا۔(۲)

# ذبح کرنے والا مسلمان ہو

اگر جانور ذبح کرنے والا مسلمان ہے تو جانور کو پکڑنے والا خواہ مشرک ہو یا مسلمان کچھ حرج نہیں اور پکڑنے والے پر" **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کہنا واجب نہیں، اور پکڑنے والا مشرک اگر" **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کہے تو کوئی فائدہ نہیں۔

ہاں اگر مشرک ذبح میں شریک ہوگا تو جانور حلال نہیں ہوگا اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا اور قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے کسی کافر اور مشرک کو ذبح میں شریک نہ کریں اور کوئی غیر مسلم ذبح کرنے والے (مسلم) کے ہاتھ پر زور نہ دے اور اسے چھری چلانے میں اپنے ہاتھ کا سہارا نہ دے ضرورت ہو تو صرف جانور کو پکڑے۔(۳)

# ذبح کرنے والے کا رخ

ذبح کرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہونا سنت ہے، اسکو بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے۔(۴)

---

(۱،۲) وذکاۃ الاختیار ذبح بین الحلق واللبۃ بالفتح المنخرمن الصدر،شامی ج:۶ ص: ۲۹۴. و فی الجامع الصغیرولابأس بالذبح فی الحلق کلہ اسفلہ واوسطہ واعلاہ ،الھندیۃ ج:۵ ص: ۲۸۵ ط:رشیدیہ .شامی ج:۶ ص:۲۹۴ .البحرج:۸ص:۱۷۰ .بدائع ج:۵ ص: ۴۱. فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان.

(۳) وشرط کون الذابح مسلما...... شامی ج:۶ص:۲۹۶ .ھندیہ ج:۵ ص: ۲۸۵، ط: رشیدیہ. البحرج: ۸ ص:۱۶۸ بدائع ج:۵ص:۴۵. فتح القدیرج:۸ص:۴۰۷، رشیدیہ .

(۴) ومنھا ان یکون الذابح مستقبل القبلۃ ،بدائع ج:۵ص:۶۰ .قبیل فصل اما بیان مایحرم اکلہ =

www.besturdubooks.net

# ذبح کرنے والے کی امامت

قربانی یا غیر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے والے کی امامت جائز ہے، اجرت پر جانور ذبح کرنے کی وجہ سے امامت میں کراہت پیدا نہیں ہوگی۔(۱)

# ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہوگیا

اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہوگیا، ٹانگ ٹوٹی یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔(۲)

# ذبح کے بعد شرکت

قربانی کے جانور ذبح ہوجانے کے بعد پھر حصہ کا تغیر وتبدل درست نہیں اگر کسی نے ایسا کیا تو شرعا اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

اور ذبح سے پہلے جن لوگوں کی طرف سے نیت کر کے قربانی کی گئی ہے ان کی طرف سے قربانی ہوگئی، ذبح کے بعد جس کو شریک کیا ہے اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

# ذبح کے شرائط

☆...... ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو۔(۴)

---

= من اجزاء الحيوان .ط:سعيد. وكذلك ان ذبحها متوجهة لغيرالقبلة حلت ولكن يكره ذلك لان النية في الذبح استقبال القبلة، مبسوط ج:۱۲ ص:۳، دارالكتب العلمية ،بيروت ، لبنان.هنديه ج:۵ ص:۲۸۸ ،الباب الاول ط:رشيديه .البحرالرائق ج: ۸ ص: ۱۷۰ ،ط: سعيد.

(۱) ويجوزالاستيجارعلى الزكاة ( اى الذبح ) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلك يقدر عليه ،هنديه ج:۴ص:۴۵۴ ،كتاب الاجارة .ط:رشيديه .

(۲) ولوقدم اضحية ليذبحها فاضطربت في المكان الذى يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها اجزاء ه ،الهنديه ج:۵ ص:۲۹۹ ، ط:رشيديه ، كوئته .

(۳) عزيزالفتاوى ج: ۱ ص: ۷۱۹، كتاب الاضحية والعقيقة .

(۴) ومنها أن يكون مسلما او كتابيا ،بدائع ج:۵ ص:۴۵ ،اماشرائط ركن الزكاة ،ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

☆......ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔(۱)

☆......شرعی طریقہ کے مطابق حلقوم اور سانس کی نالی، اور خون کی رگیں کاٹ دی جائیں۔(۲)

(نوٹ): یہ اختیاری ذبح کے شرائط ہیں، غیر اختیاری اضطراری ذبح کے شرائط الگ ہیں۔

## ذبح کے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے

قربانی کرنے والے کو" بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے،نیت کی دعا پڑھنا ضروری نہیں صرف دل سے یہ ارادہ کرلے کہ میں قربانی کر رہا ہوں، کافی ہے۔(۳)

## ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے

☆...... مستحب یہ ہے کہ جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر اس کے اوپر اپنا پاؤں رکھکر ذبح کرے۔(۴)

☆......جانور کو قبلہ رخ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح میت کو قبر میں لٹاتے ہیں کہ سر داہنی طرف اور پاؤں بائیں طرف اسی طرح جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ

---

(۱) ثم التسمية في ذكاة الاختيار تشترط عند الذبح ردالمحتار ج:۶ ص:۳۰۲. ط:سعيد.

(۲) والعروق التي تقطع في الزكاة اربعة :الحلقوم وهومجرى النفس والمرئ وهومجرى الطعام والودجان وهما عرقان في جانبي الرقبة يجرى فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة ،هنديه ج:۵ ص:۲۸۷. البحر ج:۸ ص:۱۷۰. شامی ج:۶ ص:۲۹۵ بدائع ج:۵ ص:۴۱، فصل امابيان شرط حل الاكل في الحيوان . فتح القدير ج:۸ ص:۴۱۲. ط:رشيديه .

(۳) ولاتأكلوا ممالم يذكراسم الله عليه ،سورة الانعام آيت:۱۲۱ .ويكفيه أن ينوى بقلبه ولايشترط ان يقول بلسانه مانوى بقلبه ،بدائع ج:۵ ص:۷۱،فصل اما شرائط جوازاقامه الواجب .ط:سعيد.

(۴) امدادالفتاوى ج:۳ص:۵۵۹عن انس رضي الله عنه ان النبي ﷺ ضحى بكبشين اقرنين املحين يذبح ويكبرويسمي ويقع رجله على صفحتها ،ابو داؤد ج:۲ ص:۳۰،مكتبه امداديه ،ملتان .بدائع ج:۵ ص:۸۰، اما الذى يرجع الى الاضحية ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

لٹایا جائے، اگر اس طرح لٹانے میں کوئی عذر یا دشواری ہے تو جیسے آسانی ہو ویسا کرلیں۔

## ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا

قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو قربانی کرنے کی نیت کرنے کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی، دوسری قربانی کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

## ذبح میں تکلیف دینا

ذبح کرتے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف دینا جائز نہیں ہے، اس پر سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ذبح کرنے کے بارے میں ہدایت دی کہ چھری کو تیز کرلیا جائے، اور جلدی سے ذبح کردیا جائے، جب چار رگیں کٹ جائیں تو پھر آگے تک چھری چلانا بھی منع ہے تا کہ جانور کو بلاوجہ تکلیف نہ دی جائے۔(۲)

## رات کو ذبح کرنا

دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ تک جس طرح دن میں قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح رات کو بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔

موجودہ زمانے میں ہر جگہ تقریبا بجلی ہے، روشنی اتنی زیادہ ہے کہ کسی رگ کٹنے میں کوئی شبہ نہیں رہ سکتا۔(۳)

---

(۱) ذبح المشتراة لها بلانية الاضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء ،الهنديه ج:۵ ص:۲۹۴. مكتبه رشيديه .

(۲) وكره كل تعذيب بلافائدة ، الدرمع الرد ج:۶ص:۲۹۶، ط:سعيد.وجاء في الحديث : وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ، ابوداود ج:۲ص:۳۳، امداديه ،ملتان .

(۳) ووقتها ثلاثة ايام اولها افضلها ويجوزالذبح في لياليها الاانه يكره لاحتمال الغلط في الظلمة وايام النحرثلاثة ، البحرج:۸ص:۱۷۶،ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۹۵،ط:رشيديه. بدائع ج:۵ ص:۶۵ ،فصل اما وقت الوجوب ،ط:سعيد.شامي ج:۶ص:۳۱۲.

www.besturdubooks.net

## رسولی والے جانور

رسولی والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۱)

## (ر)

## رسی

قربانی کے جانور کی رسی صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اور اگر رسی خود استعمال کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اور اگر کسی کو ہدیہ میں دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔(۲)

## رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا

جس آدمی پر قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی کے لئے رقم کسی اور ملک میں بھیج دے، اور کسی کو قربانی کرنے کیلئے کہدے، تو اس طرح رقم بھیج کر دوسرے ممالک میں قربانی کرنا درست ہے، شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ اتنی بات ضروری ہے کہ قربانی دونوں ممالک کے مشترکہ ایام میں ہو، یعنی جس دن قربانی کی جائے گی وہ دن دونوں ممالک میں قربانی کا مشترکہ دن ہو، ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی۔

مثلاً سعودی عرب میں پاکستان کے حساب سے ایک دن پہلے قربانی شروع ہوتی

---

(۱) کل عیب یزیل المنفعة علی الکمال اوالجمال علی الکمال یمنع الاضحیة ومالایکون بهذه الصفة لایمنع ،فتاوی هندیه ج:۵ص: ۲۹۹ .ط:رشیدیه .شامی ج:۶ ص:۳۲۳.فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص: ۴۹، ط: دارالاشاعت .

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰.بدائع ج:۵ ص: ۸۱. ویتصدق بجلدها اویعمل منه نحوغربال وجراب ،شامی ج:۶ص:۳۲۸.البحرج:۸ ص: ۱۷۸ .فتاوی هندیه ج:۵ص: ۳۰۱،ط:رشیدیه .ویتصدق بثمنه لان القربة ذهبت عنه فیتصدق به ،بدائع ج:۵ص: ۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة.شامی ج:۶ ص: ۳۲۹.

www.besturdubooks.net

ہے، اور پاکستان میں سعودی عرب سے ایک دن بعد، تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی پاکستان میں پہلے اور دوسرے دن کرنا صحیح ہوگا تیسرے دن نہیں کیونکہ پاکستان کا تیسرا دن سعودی عرب کے حساب سے قربانی کا دن نہیں اسی طرح اگر پاکستان میں رہنے والے آدمی کی قربانی سعودی عرب میں کی جارہی ہے سعودی عرب کے پہلے دن میں پاکستان کے آدمی کی قربانی کرنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ دن پاکستان کے حساب سے پاکستان میں رہنے والوں کے لئے قربانی کا دن نہیں ہے، لہذا دوسرے اور تیسرے دن میں کیا جائے۔(۱)

## رگیں چار کٹ جائیں

ذبح کرتے وقت جانور کے گلے کو یہاں تک کاٹے کہ چار رگیں کٹ جائیں جو نرخرے کے داہنے اور بائیں ہوتی ہیں، اگر ان میں سے تین ہی کٹ گئیں تب بھی ذبح درست ہے، اور اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو جانور مردار اور اس کا کھانا حرام ہے، اور اگر بھول جائے تو کھانا درست ہے۔(۲)

---

(۱) قال فی البدائع :لان الذبح هوالقربة فیعتبرمکان فعلها مکان المفعول عنه ، وان کان الرجل فی مصرواهله فی مصرآخرفکتب الیهم ان یضحوا عنه روی عن ابی یوسف انه یعتبر مکان الذبیحة فقال ینبغی لهم ان لایضحوا عنه حتی یصلی الامام الذی فیه اهله وان ضحوا عنه قبل ان یصلی لم یجزه وهوقول محمد، بدائع ج:۵ص:۷۴، ط:سعید. هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۶. البحرج:۸ص:۱۷۵. (فتجب التضحیة ...... (فجر) نصب علی الظرفیة (یوم النحر إلی آخرأیامه ) (قوله نصب علی الظرفیة ) أی لقوله تجب ، وهذا بیان لأول وقتها مطلقا للمصری والقروی ، الدرمع الرد ج:۶ص:۳۱۳،۳۱۶.

(۲) والعروق التی تقطع فی الذکاة اربعة :الحلقوم وهومجری النفس والمری وهومجری الطعام والودجان وهما عرقان فی جانبی الرقبة یجری فیهما الدم فان قطع کل الاربعة حلت الذبیحة وان قطع اکثرها فکذلک عند ابی حنیفة وهوالصحیح لما ان للاکثرحکم الکل ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،کتاب الذبائح، ط:رشیدیه. فتح القدیرج:۸ ص:۴۱۲،ط: رشیدیه.البحر ج:۸ص:۱۷۰. شامی ج:۶ص:۲۹۴. بدائع ج:۵ص:۴۱. فصل اما بیان شرط حل الاکل .

www.besturdubooks.net

# (ز)

## زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ

زنا ناجائز اور حرام ہے اس سے توبہ استغفار کرنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا البتہ زانیہ کے شوہر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے خواہ وہ شخص اس برے فعل سے بیوی کو منع کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، دونوں صورتوں میں اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے (۱)، البتہ بیوی کو اس برے فعل سے منع نہ کرنے کی صورت میں سخت گنہگار ہوگا، اور باز نہ آنے پر اس کو طلاق نہ دینے کی صورت میں دیوث ہوگا۔

## زبان

جس جانور کی زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ گھاس وغیرہ نہ کھا سکے تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

## زخم

اگر جانور کو مارنے سے اسکے بدن پر زخم ہوگیا ہو تو اس کی قربانی درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی قربانی نہ کرے۔ (۳)

---

(۱) وشرط كون الذابح مسلما...... شامي ج:٦ص:٢٩٦. هنديه ج:٥ص:٢٨٥. البحر ج:٨ ص: ١٦٨. بدائع ج:٥ص:٤٥،ط:سعيد. فتح القدير ج:٨ص:٤٠٧. ط:رشيديه.

(۲) وفي اليتيمة كتبت الى أبي الحسن على المرغيناني ولو كانت الشاة مقطوعة اللسان هل تجوز التضحية بها فقال نعم ان كان لايخل بالاعتلاف وان كان يخل به لاتجوز التضحية بها ، فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٨. شامي ج:٦ص:٣٢٥.

(۳) قطع الذنب من الية الشاة قطعة لايؤكل المبان ، وأهل الجاهلية كانوا ياكلونه فقال ﷺ مابين من الحي فهو ميتة ،عالمگيرى ج:٥ص:٢٩١ ،الباب الثالث فى المتفرقات .

www.besturdubooks.net

# زندہ بچہ نکلا

☆......اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کردیا جائے اور اگر مردہ نکلے تو اس کو استعمال میں لانا جائز نہیں۔

اور اگر اس کو قربانی کے ایام میں ذبح نہیں کیا تو قربانی کے ایام گذرنے کے بعد صدقہ کردیا جائے، اور گر آئندہ سال اس بچے کی قربانی کی تو واجب قربانی ادا نہیں ہوگی اور ذبح کئے ہوئے جانور کے بچے کو صدقہ کردینا ضروری ہے، اگر ذبح کرنے کی وجہ سے قیمت میں کمی آتی ہے تو اتنی قیمت کے برابر رقم بھی صدقہ کردینا ضروری ہے اور، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی۔(۱)

☆......اگر قربانی ہونے سے قبل ہی جانور نے بچہ جنم دیا تو اس بچہ کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

# زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے

زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹنا جائز اور حرام ہے، لہذا ذبح کے بعد جانور جب تک ٹھنڈا نہ ہوجائے تب تک اس کا کوئی عضو الگ نہ کیا جائے ورنہ وہ عضو کھانا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱،۲) فان خرج من بطنها حيا ، فالعامة أنه يفعل به مايفعل بالأم ، فإن لم يذبحه حتى مضت ايام النحريتصدق به حيا فان ضاع أوذبحه وأكله يتصدق بقيمته ، فإن بقي عنده وذبحه للعام القابل اضحية لايجوز، وعليه اخرى لعامه الذى ضحى . ويتصدق به مذبوحا مع قيمة ما نقص بالذبح والفتوى على هذا ،شامى ج:٦ص:٣٢٢.هنديه ج:٥ص:٣٠١.الباب السادس فى بيان ما يستحب فى الاضحية ، بدائع ج:٥ص:٧٨. فصل امابيان مايستحب قبل التضحية .

(۳) ومن المشائخ من يذكرلهذا الفصل اصلا ويقول كل عيب يزيل المنفعة على الكمال او الجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع ،فتاوى هنديه ج: ٥ ص: ٢٩٩.ط:رشيديه . شامى ج:٦ص:٣٢٣.ويستحب ان يتربص بعد الذبح بقدر ما يبرد و يسكن من جميع اعضائه وتزول الحياة من جميع جسده ويكره ان يضحى و يسلخ قبل ان يبرده.هنديه ج:٥ص:٢٨٧، ٣٠٠.بدائع ج:٥ص:٨٠،اما الذى يرجع الى آلة التضحية، البحرج:٨ ص: ١٧٠. شامى ج: ٦ ص: ٢٩٦.

www.besturdubooks.net

# زوال کے بعد ذبح کرے

اگر دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوگئی تو نماز کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے (۱) اور اگر کسی وجہ سے دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز نہیں ہوئی تو زوال کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے۔(۲)

## (س)

# سر الگ کرنا

جانور ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا سر الگ کرنا مکروہ ہے مگر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہے۔(۳)

# سودخور کے ساتھ شریک ہونا

جان بوجھ کر سودخور کے ساتھ قربانی میں شرکت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حرام رقم سے شرکت کرنے کی صورت میں کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔

ہاں اگر ایسا آدمی کسی سے حلال رقم لیکر قربانی میں حصہ ڈالے گا تو اس کو اجتماعی

---

(۱) والوقت المستحب للتضحية فی حق اهل السواد بعد طلوع الشمس وفی حق اهل المصربعد الخطبة ،فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۵. بدائع :ج۵ص:۷۳،اما الذی يرجع الی وقت التضحية، البحر ج:۸ ص: ۱۷۵ . شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۲) واذا ترک الصلوة يوم النحربعذراوبغيرعذرلاتجوزالاضحية حتی تزول الشمس ، فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۵. ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۷۳ البحرج:۸ص:۱۷۶.شامی ج:۶ ص: ۳۱۸

(۳) ويستحب الاکتفاء بقطع الاوداج ولايباين الراس ولوفعل يکره ،فتاوی هنديه ج:۵ ص: ۲۸۷.ط:رشيديه . شامی ج:۶ص:۲۹۶.البحرج:۸ص:۱۷۰.فتح القديرج:۸ص:۴۱۵. ط:رشيديه. کره النخع وهوان يبلغ بالسکين النخاع و توکل الذبيحة وقيل ان يکسرعنقه قبل ان يسکن من الاضطراب وکل ذلک مکروه لانه تعذيب الحيوان بلاضرورة ،فتاوی هنديه ج:۵ص: ۲۸۸.ط:رشيديه. البحرج:۸ ص:۱۷۰،ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۱)

## سور کے دودھ سے پرورش ہوئی

اگر کسی جانور کے بچہ کی پرورش سور کے دودھ سے ہوئی، وہ بچہ حلال ہے، اسکی قربانی درست ہے، لیکن قربانی کرنے سے پہلے چند روز تک دوسرا چارہ دینا چاہئے۔(۲)

## سویاں پکانا

عید کے دن سویاں پکانا جائز ہے البتہ اس کو لازم سمجھنا جائز نہیں۔

## سینگ

☆......جس جانور کے پیدائش سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے مگر ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے(۳)، البتہ اگر سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه ،ردالمحتار ج:۵ص:۹۹، ط:سعيد.و ج:۲ص:۳۸۵. هنديه ج:۵ص:۳۴۹. ......(وان كان شريك الستة نصرانيا أومريدا اللحم لم يجزعن واحد ) منهم لأن الاراقة لاتتجزأ ،الدرمع الرد ج:۲ص:۳۲۶. وكذاإذاكان أحدهم عبدا أومدبرا ويريد الاضحية ؛لأن نيته باطلة ،لأنه ليس من أهل هذه القربة فكان نصيبه لحما فيمتنع الجواز أصلا بدائع ج:۵ ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۲) الجدى اذا كان يربى بلبن الاتان والخنزيران اعتلف اياما فلابأس لانه بمنزلة الجلالة ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۰ .ط:رشيديه . باب مايوكل من الحيوان ومالايوكل .شامي ج:۶ ص:۳۰۶.

(۳) ويجوزبالجماء التى لاقرن لها وكذا مكسورة القرن كذا فى الكافى ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷ .شامي ج:۶ ص:۳۲۳.

(۴) وان بلغ الكسرالمشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين كذا فى البدائع ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط: رشيديه .شامي ج:۶ص:۳۲۳. البحرج:۸ص:۱۷۶ .بدائع ج:۵ص:۷۶،اما الذى يرجع الى محل التضحية فتح القدير ج: ۸ ص:۴۳۴،ط:رشيديه.

www.besturdubooks.net

☆......اگر سینگ کے اوپر کا خول اتر گیا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

☆......اگر سینگ اکھڑ گئے ہوں اور چوٹ کا اثر دماغ تک پہنچ گیا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

(ش)

## شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا

اگر کسی نے شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کی ثواب اور واجب ادا کرنے کی نیت سے نہیں، تو اس صورت میں قربانی صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

## شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی

اگر شرکاء میں سے کسی ایک شریک نے جانور ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی، اور وکیل بھی مقرر نہیں کیا، اور دوسرے نے خود جانور کو ذبح کر دیا، اور کچھ شرکاء کو خبر بھی

(۱) (قوله ويضحى بالجماء ) هي التي لاقرن لها خلقة وكذا العظماء التي ذهب بعض قرنها بالكسر أوغيره ، فان بلغ الكسر إلى المخ لم يجز،شامي ج:٦ ص:٣٢٣. فتاوى هنديه ج:٥ ص:٢٩٧، ط:رشيديه . البحرج:٨ص:١٧٦. بدائع ج:٥ص:٧٦، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. فتح القدير ج: ٨ص: ٤٣٤،رشيديه.

(۲) وان بلغ الكسرالمشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين ،فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٧.ط:رشيديه ، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب .شامي ج:٦ ص:٣٢٣.

(۳) اما الذى يرجع إلى من عليه التضحية فمنها نية الاضحية لاتجزى الاضحية بدونها ؛لأن الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النية ، قال النبي ﷺ لاعمل لمن لانية له ، بدائع ج:٥ص: ٧١،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

نہیں تو اس سے کسی کی بھی نہیں ہوگی۔(۱)

## شرکت سے علیحدہ ہوجانا

☆......قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب تھی ،اور وہ پھر ذبح سے پہلے شرکت سے علیحدہ ہوگیا اور دوسرا آدمی اس کی جگہ شریک ہوگیا تو قربانی ہوجائے گی۔(۲)

☆......قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب نہ تھی وہ اگر ذبح کرنے سے پہلے علیحدہ ہوجائے تو اس پر قربانی واجب رہ جائے گی(۳)،اور اس جانور کے دوسرے شرکاء کی قربانی بھی درست نہ ہوگی۔(۴)

## شرکت کا افضل طریقہ

☆...... بڑے جانور میں شریک ہونے والے جانور خریدنے سے پہلے شریک ہوجائیں اور پھر جانور خریدیں یہ سب سے زیادہ افضل طریقہ ہے۔(۵)

☆...... جانور خریدنے والا اس نیت سے جانور خریدے کہ ایک حصہ یا دو حصے میں اپنی قربانی کیلئے رکھوں گا اور باقی حصوں میں دوسروں کو شریک کرلوں گا، یہ بھی

---

(۱) ولوذبح الباقون بغیراذن الورثة لایجزیهم لانه لم یقع بعضها قربة لعدم الاذن منهم فلم یقع الکل قربة ضرورة عدم التجزی ،هندیه ج:۵ص:۳۰۵.ط:رشیدیه . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸.

(۲) والتقدیربالسبع یمنع الزیادة ولایمنع النقصان کذا فی الخلاصة ،عالمگیری ، کتاب الاضحیة ،الباب الثامن ج:۵ص:۳۰۴. کفایت المفتی ج:۸ ص:۱۹۲، دارالاشاعت. ولو اشتری بقرة یرید أن یضحی بها ، ثم اشرک فیها ستة یکره ویجزیه لأنه بمنزلة سبع شیاه حکما إلا أن یرید حین اشتراها أن یشرکهم فیها فلایکره ،هندیه ج:۵ص:۳۰۴.بدائع ج:۲ ص:۴۷،ط:سعید.

(۳) وفقیرشراها لها لوجوبها علیه بذلک حتی یمتنع علیه بیعها ،تنویرالابصارمع الدر المختارشامی ، کتاب الاضحیة ، ج:۲ص:۳۲۱ط:سعید.

(۴) لأن بعضها لم یقع قربة ، الدرمع الرد، کتاب الاضحیة ،ج:۲ص:۳۲۶.

(۵) ولواشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرک فیها ستة......وان فعل ذلک قبل ان یشتری کان احسن ،هندیه ج:۵ص:۳۰۴.شامی ج:۲ص:۳۱۷.

www.besturdubooks.net

جائز ہے (۱)، لیکن اگر اس نے جانور کو خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہیں کی تھی، اور بعد میں دوسروں کو شریک کرلیا تو اس کے جواز میں اختلاف ہے، لیکن راجح جواز ہے۔ (۲)

## شرکت کا جانور

شرکت میں دئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں دوسرے کی ملکیت بھی ہے۔ (۳)

## شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا

کسی شخص نے کہا کہ میرا قربانی کے جانور میں حصہ شامل کر لینا اور پیسہ نہیں دیا، اور اس نے حصہ شامل کرلیا، جب قربانی ہوچکی تو اس لینے والے نے انکار کر دیا کہ میں حصہ نہیں لیتا تو اس انکار کا اعتبار نہیں ہے اور اس پر ضروری ہوگا کہ اس حصے کی قیمت ادا کرے۔ (۴)

## شرکت کے پیسوں کی تقسیم

اگر بڑے جانور میں متعدد افراد شامل ہیں تو ہر فرد کو اپنے اپنے حصے کے مطابق

(۱) ولواشترى بقرة يريد ان يضحي بها ثم اشرك فيها ...... الا ان يريد حين اشتراها ان يشركهم فيها فلايكره ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۲. فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۲) ولواشترى بقرة يريد ان يضحي بها ثم اشرك فيها ستة يكره ويجزيهم؛ لأنه بمنزلة سبع شياه حكما ،هنديه ج:۵ص:۳۰۴.ط:رشيديه،كوئته . بدائع ج:۵ص:۷۲،سعيد.شامى ج:۶ص:۳۱۷.

(۳) ويظهران العارية كالوديعة لكونها مضمونة بالدين وكذا المشتركة ،الدرمع الرد ج:۶ ص: ۳۳۱. يعنى انها امانة لظهوران نصيب شريكه امانة فى يده فلاتجزى كالوديعة ولايخفى ان المراد شاة واحدة مشتركة بخلاف شاتين بين رجلين ضحيا بهما فانه يجوز،ردالمحتارج:۶ ص: ۳۳۱،ط: سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۷، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.هنديه ج:۵ص:۳۰۳.

(۴) فتاوى محموديه ج:۴ص:۲۹۷.

www.besturdubooks.net

پیسہ دیدینا چاہئے تاہم اگر کوئی شریک خوشی سے دوسرے کی طرف سے کوئی پیسہ زیادہ دیدے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔(۱)

# شریک کرنا

☆……کسی جانور کی خریداری کے وقت کسی کو شریک کرنے کی نیت کی ہے یا نہیں کی دونوں صورتوں میں اگر خریدار مالدار ہے تو دوسرے لوگوں کو شریک کرسکتا ہے۔(۲)

☆……اور اگر خریدار مالدار نہیں بلکہ فقیر ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت تھی تو دوسرے آدمی کو شریک کرسکتا ہے، اور اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت نہیں تھی تو خریدنے کے بعد کسی اور آدمی کو شریک نہیں کرسکتا۔(۳)

# شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں

بیوی کی طرف سے قربانی کرنا شوہر پر لازم نہیں، البتہ شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی قربانی کرسکتا ہے۔(۴)

---

(۱) وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل فی قول ابی حنیفة وأبی یوسف وان فعل بغیرامرهم اوبغیرامربعضهم لایجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا.شامی ج:۶ص: ۳۱۵. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۸ .ط:سعید.

(۲) فی الهندیه :ولواشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرك فیها ستة یکره ویجزیهم لانه بمنزلة سبع شیاه حکما الا ان یرید حین اشتراها أن یشرکهم فیها فلایکره وان فعل ذلک قبل أن یشتریها کان أحسن وهذا اذا کان موسرا، هندیه ،الباب الثامن ، ج:۵ ص: ۳۰۴.ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۱۷،ط:سعید.

(۳) فی الهندیه :وان کان فقیرامعسرا فقد أوجب بالشراء فلایجوزأن یشرك فیهاوکذا لو اشرك فیها ستة بعد ماأوجبها لنفسه لم یسعه لانه اوجبها کلها لله تعالی وأن اشرك جاز ویضمن ستة اسباعها، ج:۵ص:۳۰۴، ط:رشیدیه.الباب الثامن فیمایتعلق بالشرکة شامی.ج:۶ص: ۳۱۷

(۴) فی الهندیه : ولوذبح ببدنة عن نفسه وعرسه وأولاده لیس هذا فی ظاهرالروایة فقال الحسن بن زیاد فی کتاب الاضحیة ان کان اولاده صغارا جازعنه وعنهم جمیعا فی قول ابی حنیفة =

www.besturdubooks.net

## شیعہ کا ذبیحہ

شیعہ مسلمان بھی نہیں اور کتابی بھی نہیں اس لئے ان کے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال نہیں (۱)، واضح رہے کہ شیعہ اثنا عشری، تحریف قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابۂ کرام کے علاوہ باقی صحابۂ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہیں تفصیل کیلئے ماہ نامہ بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے اس میں مفصل اور مدلل بحث اور فتاوی موجود ہیں۔(۲)

اسی طرح آغا خانی اور بوہری وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

## شیعہ کی شرکت

شیعہ کافر ہیں، اگر کسی جانور میں اس کا حصہ رکھ لیا گیا تو کسی کی قربانی بھی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

## (ص)

## صاحبِ نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مرگیا

☆......کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا

---

= وابی یوسف وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل فی قول ابی حنیفة وابی یوسفؒ و ان فعل بغیرامرهم اوبغیرامربعضهم لاتجوزعنه ، ولاعنهم فی قولهم جمیعاج: ۵ص:۳۰۲، الباب السابع فی التضحیة عن الغیر، ط:رشیدیه . وفیه ایضا ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکباروامرأته إلا باذنه ،هندیه ج:۵ص:۲۹۳ ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۱۵، ط: سعید.

(۱) ومنها ان یکون مسلمااو کتابیا فلاتؤکل ذبیحة اهل الشرک والمرتد لانه لایقرعلی الدین الذی انتقل الیه ، هندیه ج:۵ص:۲۸۵ .شامی ج:۶ص:۲۹۶ .البحرالرائق ج:۸ ص: ۱۶۸ . بدائع الصنائع ج:۵ص:۴۵، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان .فتح القدیرج:۸ ص: ۴۰۷. ط:رشیدیه.

(۲) ماہنامہ بینات جلد نمبر: ۵۰ جمادی الاولی، خصوصی شیعہ نمبر، ۱۴۰۸ھ. ۱۹۸۸ء.

(۳) تفصیل کیلئے بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے. ماہنامہ بینات خصوصی اشاعت. احسن الفتاوی ج:۷ص:۵۰۹.

www.besturdubooks.net

وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ مرگیا تو اس سے قربانی ساقط ہوگئی، قربانی کے لئے وصیت کرنا اور وارثوں کے لئے اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر کوئی صاحب نصاب قربانی کے ایام میں انتقال کرگیا اور اس نے اس سال کی قربانی نہیں کی، تو اس سے قربانی کا وجوب ساقط ہوجائے گا۔(۲)

## صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نذر مانی تو اس کو قربانی کے ایام میں دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک قربانی تو منت کی وجہ سے لازم ہوگی، اور دوسری قربانی صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے لازم ہوگی۔(۳)

## صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے

صاحب نصاب آدمی پر قربانی واجب ہے، اور قربانی واجب ہونے کی دلیل سنن ابن ماجہ میں مروی ہے "**عن ابی هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال: من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا. ابن ماجه ابواب الاضاحی** ج:۱ص:۲۲۶ قدیمی کتب خانہ۔

یعنی جس کو وسعت ہے اور وہ قربانی نہ کرے تو ہمارے مصلی (عیدگاہ) کے قریب نہ آئے۔

ظاہر ہے کہ صاحب نصاب وسعت والا ہے، پس اگر ایک گھر میں دو شخص

---

(۱،۲) فی الهنديه : ولومات الموسرفی أيام النحرقبل أن يضحی سقطت عنه الاضحية ج:۵ ص:۲۹۳. الباب الاول ، ط:رشيديه .البحرج:۸ص:۱۷۴ .شامی ج:۶ص:۳۱۶.

(۳) وفی الشامية:واعلم أنه قال فی البدائع :ولونذرأن يضحی شاة وذلك فی ايام النحر موسرفعليه أن يضحی شاتين عندنا شاة بالنذروشاة بايجاب الشرع ابتداء إلا اذاعنی به الاخبارعن الواجب عليه فلايلزمه إلا واحدة ج:۶ص:۳۲۰، ۳۳۲.ط: سعيد.البحرج: ۸ ص:۱۷۵ .هنديه ج:۵ص:۲۹۳.

www.besturdubooks.net

صاحب نصاب ہیں تو دونوں پر قربانی واجب ہوگی، اور چار ہوں تو چاروں پر اور ایک ہو تو ایک پر۔(۱)

## صاحب نصاب غریب ہوگیا

کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ غریب ہوگیا، تو اس سے قربانی ساقط ہوجائے گی۔(۲)

## صحت یابی کے لئے قربانی کرنا

مریض کی صحت کی نیت سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے کوئی جانور ذبح کرنا جائز ہے البتہ زندہ جانور کا صدقہ کردینا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

## صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے

جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے، اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے، لیکن پھر بھی اگر قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۴)

---

(۱) البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۶۴ .فصل اما شرائط الوجوب .ط:سعید.

(۲) فلوكان غنيا في أول الايام ، فقيرا في آخرها لاتجب عليه ، الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۱۵ ،۳۱۹.عالمگیری ج:۵ص:۲۹۲ .ولوافتقرفی ایام النحرسقطت عنه وکذا لومات ولو بعدها لم تسقط ،البحرج:۸ص:۱۷۴ .

(۳) ولوتركت الضحية ومضت أيامها تصدق بها حية وفي الشامية (قوله تصدق بها حية ) لوقوع الياس عن التقرب، بالاراقة، وان تصدق بقيمتها اجزاءه ؛لأن الواجب التصدق بعينها وهذا مثله فيما هوالمقصود. الدرمع الردج:۶ ص:۳۲۰ . کفایت المفتی ج:۸ص: ۲۵۲ .

(۴) في البحر:ولم تجب الابملک النصاب فدل ان وجوبها بالقدرة الميسرة ؛لأن اشتراط النصاب لاينافي وجوبها بالممكنة كما في صدقة الفطر، ج:۸ص:۱۷۴ . ط:ایچ ایم سعید. و في تنوير الابصار:وشرائطها الاسلام والاقامة واليسارالذى يتعلق به صدقة الفطر،شامی =

www.besturdubooks.net

# صدقہ کردینے سے قربانی ادا نہ ہوگی

جس مرد یا عورت پر قربانی واجب ہے، اس پر ضروری ہے کہ قربانی کے تین دنوں میں سے کسی دن جانور ذبح کرکے قربانی کرے، قیمت صدقہ کرنے سے یا کسی دوسرے نیک کام میں لگادینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔صدقہ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کا گناہ ہوگا۔(۱)

## (ض)

# ضرورت اصلیہ

ضرورت اصلیہ سے مراد وہ ضرورت ہے جو جان یا آبرو سے متعلق ہو، یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان یا عزت وآبرو جانے کا اندیشہ ہو، مثلا کھانا پینا، پہننے، کپڑے، رہنے کا مکان، اہل صنعت وحرفت کیلئے اس کے پیشہ کے اوزار ضرورت اصلیہ میں داخل ہیں البتہ بڑی بڑی دیگیں، بڑے بڑے فرش، شامیانے، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ، ٹیلی ویژن وی سی آر وغیرہ ضرورت اصلیہ میں داخل نہیں ہیں، اگر ان چیزوں کی قیمتیں نصاب تک پہنچ جائیں گی تو ایسے آدمی پر قربانی واجب ہوگی۔(۲)

واضح رہے کہ ٹیلی ویژن اور وی سی آر آلات معصیت ہیں، رکھنا اور دیکھنا جائز

= ج:۲ ص: ۳۱۲.ط:ایچ ایم سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۲.ط:رشیدیه.

(۱) ومنها ان لایقوم غیرها مقامها حتی لوتصدق بعین الشاة أوقیمتها فی الوقت لایجزیه عن الاضحیة لان الواجب تعلق بالاراقة ،والأصل ان الوجوب اذا تعلق بفعل معین انه لایقوم غیره مقامه کما فی الصلاة والصوم وغیرهما ،بدائع ج:۵ص:۲۲، فصل اما کیفیة الوجوب.شامی ج:۲ص:۳۲۰.

(۲) قال المحقق قوله وفسره ابن ملک ای فسرالمشغول بالحاجة الاصلیة حیث قال وهی مایدفع الهلاك عن الانسان تحقیقا کالنفقة ودورالسکنی وآلات الحرب والثیاب المحتاج الیهالدفع الحراوالبرداوتقدیراکآلات الحرفة واثاث المنزل ودواب الرکوب وکتب العلم لاهلها،شامی ج:۲ص:۲۲۲.البحرج:۲ص:۲۰۲،ط:سعید.هندیه ج:۱ص:۱۷۳،ط:رشیدیه

www.besturdubooks.net

نہیں ہے۔(۱)

## (ط)

# طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا

طالب علم کے لئے نفلی قربانی سے دینی کتابیں خریدنا بہتر ہے۔(۲)

## (ع)

# عرفہ

عرفہ کا دن ایک ہے یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔(۳)

# عضو تناسل

مذبوحہ جانور کا عضو تناسل کھانا مکروہ تحریمی ہے، اور غیر مذبوحہ کا حرام ہے۔(۴)

---

(۱) وفی السراج ودلت المسألة ان الملاهی کلها حرام ویدخل علیهم بلا اذنهم لانکار المنکرقال ابن مسعود صوت اللهووالغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء النبات قلت وفی البزازیة استماع صوت الملاهی کضرب قصب ونحوه حرام لقوله علیه السلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفر،شامی ج:۶ ص:۳۴۸، ۳۴۹ .

(۲) عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الامن ثلثة الا من صدقة جاریة اوعلم ینتفع به اوولد صالح یدعوله ، مشکوة ص:۳۲،کتاب العلم ، ط:قدیمی کتب خانه .

(۳) وفی البدائع :الا انه لم یدخل فیهالیلة العاشرة من ذی الحجة لانه استتبعها النهار الماضی وهویوم عرفة بدلیل ان من أدرکها فقد ادرك الحج کما لوادرك النهاروهویوم عرفة . ج:۵ص:۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. ط:سعید.

(۴) فی الدرالمختار:وکره تحریما وقیل تنزیها والاول اوجه من الشاة سبع ،الحیاء و الخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکرللاثرالوارد فی کراهة ذلك. شامی ج:۶ ص:۷۴۹،مسائل شتی .ط:سعید.

www.besturdubooks.net

# عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت

☆...... بڑے جانور میں عقیقہ کی نیت سے متعدد افراد شریک ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ تمام شرکاء کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو۔(۱)

☆...... بڑے جانور میں بعض شرکاء قربانی کی نیت سے اور بعض عقیقہ کی نیت سے شریک ہو سکتے ہیں۔(۲)

☆......عقیقہ کی نیت سے قربانی کے بڑے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

# عمر اور دانت

قربانی کے لئے جانور خریدتے وقت عام طور پر جانور کے دانت دیکھنے کا رواج ہے اگر کیرا ہے تو نہیں لیتے اور اگر کیرا نہیں ہے تو لیتے ہیں، حالانکہ شریعت میں عمر کا اعتبار ہے دانت کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ اس کی تفصیل "جانوروں کی عمریں" عنوان کے تحت گذر چکی ہے۔(۴)

البتہ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ کی رائے یہ ہے کہ قربانی کیلئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں، چونکہ اکثر حالات میں جانوروں کی صحیح عمر معلوم نہیں

---

(۱) فی الهنديه : وكذلک ان أراد بعضهم العقيقة عن ولد وولد له ج:۵ص:۳۰۴، ط: رشيديه. كذافى الشامية ج:۶ص:۳۲۶.ط:سعيد.البحرج:۸ص:۱۷۸. بدائع ج:۵ص:۷۲.

(۲) فی الهنديه : ولوأرادوا القربة الاضحية أوغيرها من القرب أجزاهم سواء كانت القربة واجبة اوتطوعا اووجب على البعض دون البعض،ج:۵ص:۳۰۴. فيه ايضا :وكذلک ان أراد بعضهم العقيقة عن ولد الخ ج:۵ص:۳۰۴

(۳) حواله بالا.شامى ج:۶ص:۳۲۶.البحرج:۸ص:۱۷۸.بدائع ج:۵ص:۷۲

(۴) فی الهنديه :ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ستة اشهروالثنى ابن سنة الخ ج:۵ ص: ۲۹۷،ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

www.besturdubooks.net

ہوتی، اس لئے ان کے دانتوں کو عمر معلوم کرنے کا اور اسپر عمل کرنے کا احتیاطا حکم دیا گیا ہے۔ دانتوں کی علامت ایسی ہے کہ اس میں کم عمر کا جانور نہیں آ سکتا ہے، ہاں زیادہ عمر کے جانور کا آ جانا ممکن ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں، پس اگر کسی شخص کے گھر کا بکرا ایکم ذی الحجہ کو پیدا ہوا اور اسی کے گھر میں پرورش پاتا رہا تو آئندہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو وہ ایک سال نو دن کا ہوگا، اب اگر اس کے پکے دانت نہ نکلے ہوں تب بھی وہ اس کی قربانی کر سکتا ہے کیونکہ اس کی عمر یقیناً ایک سال کی پوری ہو کر آٹھ نو دن زائد ہو چکی ہے، لیکن اس سے یہ حکم نہیں دیا جا سکتا کہ بے دانت ہر بکرا قربانی کیا جا سکتا ہے خواہ اس کی عمر ایک سال ہونے کا یقین ہو یا نہ ہو۔

بس میرے خیال میں یہ بات صحیح ہے ''مسنۃ'' کے معنی دانت والے اور سال بھر والے دونوں ہو سکتے ہیں، لیکن سال بھر کا ہونا کسی بکرے کا، جس کی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو یا مشتبہ ہو، دو دانتوں کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا اس لئے عام حکم یہی دینا مناسب تھا اور وہی دیا گیا ہے، کفایت المفتی۔ج:۸ص:۲۱۷،ط: دارالاشاعت.

## عورت پر قربانی واجب ہے

اگر عاقل بالغ مقیم عورت صاحب نصاب ہے، یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ ان کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو ایسی عورت پر قربانی واجب ہے۔(۱)

## عورت کا ذبیحہ

مسلمان عورتوں کا ذبح کیا ہوا جانور بلاشبہ حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز

(۱) (وأما شرائط الوجوب) منها اليسار وهو مايتعلق به وجوب صدقة الفطر دون مايتعلق به وجوب الزكاة، هنديه، كتاب الاضحية، ج:۵ص:۲۹۲،ط:رشيديه.شامي ج:۶ص:۳۱۲، ط: سعيد. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۴،ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

ہے،(۱) البتہ چونکہ عورتیں اس کام کو کم جانتی ہیں، اور دل کمزور ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہ چلنے کا احتمال ہے، اس لئے بلاضرورت ذبح کا کام عورتوں کے سپرد کرنا مناسب نہیں ۔(۲)

## عیب دار جانور

عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں (۳)، لیکن اگر ذبح کے وقت تڑپنے، کودنے سے عیب دار ہو گیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔(۴)

## عیب دار ہو گیا

☆...... اگر کسی مالدار صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہو گیا تو صاحب نصاب آدمی پر ضروری ہو گا کہ عیب دار جانور کی جگہ پر کسی بے عیب جانور کی قربانی کرے۔(۵)

☆...... اگر کسی فقیر آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہو گیا تو فقیر آدمی وہی عیب دار جانور قربانی کرے کافی ہے، فقیر کے لئے اس

(۱) في الهنديه :والمرأة المسلمة والكتابية في الذبح كالرجل ،ج:۵ص:۲۸۶.البحرج: ۸ ص:۱۶۸ .فتح القدير ج:۸ص:۲۰۷.ط:رشيديه.

(۲) فيه ايضا: والحاصل أن كل مافيه زيادة ألم لايحتاج اليه في الزكاة مكروه ،كذا في الكافي هنديه ،ج:۵ص:۲۸۸.

(۳) في الهنديه :وأما صفته فهوان يكون سليما من العيوب الفاحشة كذا في البدائع الخ ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۵ ط:سعيد.شامي ج:۶ص:۳۲۳.

(۴) ولوقدم أضحية ليذبحها فاضطربت في المكان الذى يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها أجزاه الخ هنديه ج:۵ص:۲۹۹. ط:رشيديه .البحرج:۸ص:۱۷۷. بدائع ج:۵ ص:۷۶. فتح القدير ج:۸ص:۴۳۵.

(۵) ولواشتراها سليمة ثم تعيبت بعيب مانع كما مرفعليه اقامة غيرها مقامها ان كان غنيا و ان كان فقيراجزأه ذلك وكذا لوكانت معيبة وقت الشراء لعدم وجوبها عليه بخلاف الغني . شامي ج:۶ص:۲۰۷ .هنديه ج:۵ص:۲۹۹ .البحرج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:۷۶. فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

www.besturdubooks.net

کی جگہ دوسرا جانور لیکر قربانی کرنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے قربانی کے لئے بے عیب جانور خریدا تھا مگر بعد میں کوئی ایسا عیب ونقص پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہ ہوتو اگر قربانی منت ونذر کی ہوتو اس کی جگہ بے عیب جانور کی قربانی ضروری ہے، خواہ وہ شخص امیر ہو یا غریب، اور اگر قربانی نذر ومنت کی نہ ہوتو غریب کے لئے اس عیب دار جانور کی قربانی کردینا کافی ہے اور امیر پر اس کی جگہ دوسرے بے عیب جانور کی قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۲)

☆......اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہوگیا، مثلا ٹانگ ٹوٹی، یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔(۳)

## عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا

شہروں میں جہاں عید کی نماز ہوتی ہے، وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا درست نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی دوبارہ کرنی لازم ہوگی، البتہ گاؤں جہاں پر عید کی نماز نہیں ہوتی ذبح کرسکتے ہیں۔(۴)

---

(۱) أیضا

(۲) ولواشتری رجل اضحیة وھی سمینة فعجفت عندہ حتی صارت بحیث لواشتراھا علی ھذہ الحالة لم تجزئه إن کان موسرا ، وان کان معسرا اجزأته إذ لاأضحیة فی ذمته ، فان اشتراھا للأضحیة فقد تعینت الشاۃ للأضحیة حتی لوکان الفقیرأوجب علی نفسه اضحیة لاتجوزھذہ ،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۹ .بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. البحرج:۸ص:۱۷۷ .

(۳) ولوقدم أضحیة لیذبحھا فاضطربت فی المکان الذی یذبحھا فیه فانکسرت رجلھا ثم ذبحھا مقامھا أجزأہ ، ج:۵ص:۲۹۹ .ط:رشیدیه.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۵ .ط: رشیدیه. بدائع ج:۵ ص: ۷۶.البحرج:۸ص:۱۷۷ ، ط:سعید.

(۴) قال رحمه اللہ :ولایذبح قبل الصلوۃ ویذبح غیرہ یعنی لایجوز لاھل المصران یذبحوا الاضحیة قبل ان یصلوا صلوۃ العید ویجوزلاھل القری والبادیة ان یذبحوا بعد صلاۃ الفجر قبل ان یصلی الامام صلاۃ العید والاصل فی ذلک قوله ﷺ من ذبح قبل صلاۃ الامام فلیعد ذبیحته ومن ذبح بعد صلاۃ الامام فقد تم نسکه ، وأصاب سنة المسلین ،قال صاحب النھایة :=

www.besturdubooks.net

## عید کی نماز مقدم ہے

نبی کریم ﷺ نے عید کی نماز کو مقدم کیا اور قربانی کو اس کے بعد کرنے کا حکم جاری فرمایا خواہ وہ مکہ میں ہو یا مدینہ میں یا دنیا کے کسی مقام میں۔(۱)

## عید کے دن سال پورا ہوا

جو بکرا گذشتہ سال عید کے روز پیدا ہوا ہے اس کی قربانی امسال عید کے دوسرے دن کرنا جائز ہے، کیونکہ سال پورا ہو چکا ہے۔(۲)

## عیسائی کا ذبیحہ

''یہود کا ذبیحہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

# (غ)

## غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا

کسی غریب نے جس پر قربانی واجب نہیں تھی، محض اپنی خوشی سے قربانی کر دی، اور اس کے بعد قربانی کے ایام میں ہی وہ صاحب نصاب امیر بن گیا تو اب اس

---

= هذا يشيرالى ماذكرفي المبسوط حيث قال لايجزيه لعدم الشرط لالعدم الوقت قال عليه السلام أول نسكنا في هذا اليوم الصلوة ثم الاضحية الخ البحرج:۸ص:۱۷۵، ط: سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۳،فصل اماشرائط جوازاقامة الواجب. فتح القديرج:۸ص:۴۳۰. هنديه ج:۵ص:۲۹۵.شامي ج:۶ص:۳۱۸.

(۱) فقال رسول الله ﷺ من كان ذبح قبل ان يصلي اونصلي فليذبح مكانها اخرى وفي رواية قال ﷺ يوم النحرثم خطب ثم ذبح فقال من كان ذبح قبل ان يصلي فليذبح اخرى مكانها ومن لم يذبح فليذبح باسم الله متفق عليه، مشكوة ج:۱ص:۱۲۹.ط:قديمي كتبخانه.

(۲) ذكرالفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهروالثنى منه ابن سنة ...... وذكرالقاضي في شرحه مختصرالطحاوى ...... في الثنى من الشاة والمعزما تم له حول وطعن في السنة الثانية ، بدائع ج:۵ص:۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب.هنديه ج:۵ص:۲۹۷.الباب الخامس،ط:رشيديه.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷،ط:سعيد.شامي ج:۶ص:۳۲۲.ط:سعيد

www.besturdubooks.net

پر دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۱)

## غریب قربانی کے ایام میں امیر ہو گیا

اگر کسی غریب آدمی کو ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے کہیں سے مال دستیاب ہو گیا اور وہ صاحب نصاب ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔(۲)

## غریب نے جانور خریدا

اگر غریب آدمی نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہوگی۔(۳)

## غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا

☆......اگر کوئی شخص غریب ہے، اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا ہے، تو اس جانور کی قربانی اس پر واجب ہو جائے گی (۴)، لیکن اگر اس کا یہ جانور مر گیا یا گم ہو گیا تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا، اس پر دوسری قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۵)

---

(۱) وعلى هذا يخرج ما إذا لم يكن أهلا للوجوب فى أول الوقت ثم صار أهلا فى آخره بأن كان كافرا أو عبدا أو فقيرا أو مسافرا فى اول الوقت ثم صار أهلا فى آخره فانه يجب عليه ...... ولو ضحى فى أول الوقت هو فقير فعليه أن يعيد الاضحية وهو الصحيح، هنديه. ج:۵ ص: ۲۹۳. البحر ج:۸ ص: ۱۷۴. بدائع ج:۵ ص: ۶۵.

(۲) ولا يشترط أن يكون غنيا فى جميع الوقت حتى لو كان فقيرا فى اول الوقت ثم أيسر فى آخره تجب عليه ،هنديه ج:۵ ص: ۲۹۲، ط: رشيديه. بدائع ج:۵ ص: ۶۴. فصل اما شرائط الوجوب، ط: سعيد.

(۳) وفقير شراها لها لوجوبها عليه حتى يمتنع عليه بيعها ، الدر مع الرد ج:۶ ص: ۳۲۱. وفى الشامية: لأن شراءه يجرى مجرى الايجاب وهو النذر بالتضحية عرفا ،ج:۶ ص: ۳۲۱.

(۴) أيضا

(۵) والفقير لو سرق شاته ولم يشتر اخرى ليس عليه اخرى والغنى يجب عليه اخرى =

www.besturdubooks.net

اوراگرغریب آدمی نے پہلا جانورگم ہونے کے بعد دوسرا جانورخرید لیا پھر پہلابھی مل گیاتو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرناواجب ہوگا، کیونکہ غریب آدمی قربانی کی نیت سے جتنے جانورخریدتا جائے گا سب کی قربانی واجب ہوتی جائے گی۔(۱)

## غصب شدہ جانور کی قربانی

اگرکسی نے کسی کے جانورکوغصب کرکے قربان کرڈالاتو قربانی اداہوجائیگی البتہ غاصب پرضروری ہوگا کہ مالک کوجانورکی قیمت اداکردے۔(۲)

## غلاظت کھانے والا جانور

جوجانورناپاکی،غلاظت کھاتا ہےاس کے باندھنے (پابندرکھنے) سے پہلےاس کی قربانی جائزنہیں ہے،البتہ اگرچندروز کے لئے باندھ کرچارہ وغیرہ کھلایاجائے کھلا اورآزادپھرنے نہ دیں تاکہ گندگی اورغلاظت میں منہ نہ ڈالےتو اس کی قربانی درست ہے،اگراونٹ ہےتو چالیس روز،گائے بھینس بیل وغیرہ کوبیس روزاوربکرابکری کودس روزبندرکھ کرچارہ کھلایاجائے۔(۳)

= لان الوجوب على الفقيربالشراء والشراء يتناول حقه المعين فوجب التضحية به، فسقط والواجب بهلاک المعين ، خلاصة الفتاوى ج:۴ص:۳۱۸ .البحرج:۸ص:۱۷۵ .ط:سعيد

(۱) واذا اشترى الغنى اضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى فى ايام النحركان له ان يضحى بايتهما شاء ولوكان معسرا فاشترى شاة واوجبها ثم وجد الاولى قالوا عليه ان يضحى بهما ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴،ط:رشيديه . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۵ . بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۶ .فصل اما كيفية الوجوب ،ط:سعيد.

(۲) فى المنتقى لوغصب اضحية غيره فذبحها عن نفسه وضمن القيمة لصاحبها اجزأه ماصنع لانه ملكها بسابق الغصب، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۳.ط:رشيديه .البحر ج:۸ ص:۱۷۹ .بدائع ج:۵ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .

(۳) ولاتجوزالجلالة وهى التى تاكل العذرة ولاتاكل غيرها فان كانت الجلالة ابلا تمسک اربعين يوما حتى يطيب لحمها والبقريمسک عشرين يوما والغنم عشرة ايام ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۸،ط:رشيديه . البحرج:۸ص:۱۷۶ .ط:سعيد.شامى ج:۶ص:۳۲۵.بدائع ج: ۵ ص: ۴۵ ،فصل اما بيان شرط حل الاكل ،ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

# غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا

''کافر کو گوشت دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

# غیر مسلم کا ذبیحہ

ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا مسلمان یا کتابی ہونا شرط ہے(۱) غیر مسلم اور غیر کتابی کا ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں۔(۲)

# (ف)

# فائدہ اٹھانا مکروہ ہے

قربانی کے جانور سے فائدہ اٹھانا مکروہ ہے، اور صحیح قول کے مطابق مالدار اور غریب اس حکم میں برابر ہیں۔(۳)

# فساد ہو گیا

اگر کسی شہر میں فساد ہو گیا، اور نماز پڑھنا مشکل ہو گیا، اور لوگوں نے صبح صادق طلوع ہونے کے بعد ہی قربانی کر لی تو درست ہے۔(۴)

---

(۱) وحل ذبيحة مسلم وكتابي لقوله تعالى "وطعام الذين اوتوالكتاب حل لكم" والمراد به ذبائحهم لان مطلق الطعام غيرالمزكى يحل من اى كافرولافرق فى الكتابى بين ان يكون ذميا او حربيا ،البحرج:۸ص:۱۶۸ .هنديه ج:۵ص:۲۸۵ .بدائع ج:۵ص:۴۵ .شامى ج:۶ ص:۲۹۶ .

(۲) لامجوسي ووثني ومرتد ومحرم وتارك التسمية عمدا يعني لاتحل ذبيحة هولاء ، شامي ج:۶ص:۲۹۸ .البحرج:۸ص:۱۶۸ ،ط:سعيد. كتاب الذبائح .هنديه ج:۵ص: ۲۸۵ .بدائع ج:۵ص:۴۵ .فصل اما بيان شرط حل الاكل فى الحيوان ،ط:سعيد.

(۳) ولواشترى شاة للاضحية يكره ان يحلبها اويجزصوفها فينتفع به لانه عينها للقربة فلايحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها ،هنديه ج:۵ص:۳۰۰ .ط:رشيديه . والصحيح ان الموسروالمعسرفى حلبها وجزصوفها سواء ،فتاوى هنديه ج: ۵ ص:۳۰۱ . شامى ج:۶ ص:۳۲۹ .البحرج:۸ص:۱۷۸ .بدائع ج:۵ص:۷۸ .ط:سعيد.

(۴) وفي الواقعات لوان بلدة وقعت فيها فترة ولم يبق فيها وال ليصلى بهم صلاة العيد، فضحوا بعد طلوع الفجرجاز و هوالمختارلان البلدة صارت فى حق هذا الحكم كالسواد =

www.besturdubooks.net

# فقیر آخری وقت میں مالدار ہو گیا

اگر کسی فقیر نے اول وقت میں اپنی خوشی سے قربانی کی پھر آخری وقت میں مالدار ہو گیا۔ تو اس پر دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔ (۱)

# فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا

اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس سے بھی قربانی ضروری اور واجب ہو جاتی ہے۔ (۲)

# (ق)

# قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے

ہر سال صاحب استطاعت مسلمانوں پر جانور کی قربانی کرنا جو واجب ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے، اس لئے جانور ذبح کرنے کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کر دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار پر عمل نہیں ہوگا۔ (۳)

---

= وعليه الفتوى ،هنديه ج: ۵ ص:۲۹۵ .ط:رشيديه .البحرج:۸ص:۱۷۶ .بدائع ج:۵ ص:۷۴ .فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط:سعيد.

(۱) ولوضحى في أول الوقت وهوفقيرثم أيسرفى آخرالوقت فعليه ان يعيد الاضحية عندنا ، بدائع ج:۵ص:۶۵ ،فصل اما كيفية الوجوب .عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۳، كيفية الوجوب . البحرج:۸ص:۱۷۴ ، كتاب الاضحية . شامي ج:۶ص:۳۱۹، كتاب الاضحية .ط:سعيد.

(۲) فلوقال كلامانفسيا لله على ان اضحى بهذه الشاة فاشترى شاة بنية الاضحية وان المشترى غنيا لاتصيرواجبة ...... وان كان فقيرا فى ظاهرالرواية تصيرواجبة بنفس الشراء ، هنديه ج:۵ص:۲۹۴ .ط:رشيديه.شامي ج:۶ص:۳۲۰ .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۵ .ط: سعيد.

(۳) وعن زيد بن ارقم قال قال رسول الله ﷺ يارسول الله ماهذه الاضاحى قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا يارسول الله قال بكل شعرة حسنة رواه احمد وابن ماجه ، مشكوة ص:۱۲۹ .قديمي كتبخانه .اى طريقته التى امرنا باتباعها قال تعالى ان اتبع =

www.besturdubooks.net

# قربانی اور صدقہ میں فرق ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کا اصل مقصد جان کا نذرانہ پیش کرنا ہے، چنانچہ اس سے انسان میں جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور یہی بات قربانی کی روح ہے، تو یہ روح صدقہ سے حاصل نہیں ہوسکتی، کیونکہ قربانی کی روح تو جان دینا ہے اور صدقہ کی روح مال دینا ہے۔

پھر قربانی کا صدقہ سے مختلف ہونا اس طرح بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا کوئی دن متعین نہیں مگر قربانی کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے، اور اس کا نام بھی یوم النحر اور عید الاضحیٰ یعنی قربانی کا دن رکھا گیا ہے۔(۱)

# قربانی ایک اہم عبادت

قربانی ایک اہم عبادت اور اسلام کے شعائر میں سے ہے، جاہلیت کے زمانہ میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے، اسی طرح آج تک دوسرے مذاہب میں بھی قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے، بتوں کے نام پر، یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔(۲)

= ملة ابراهيم حنيفا فهي من الشرائع القديمة التى قررتها شريعتنا، مرقاة المفاتيح ج:۳ ص: ۳۱۴. باب الاضحية. الفصل الثالث ط: امداديه . واما الذى يجب على الغنى دون الفقير فما يجب من غير نذر ولا شراء للاضحية بل شكرا لنعمة الحياة واحياء لميراث الخليل عليه الصلاة والسلام حين أمره الله تعالى عز اسمه بذبح الكبش فى هذه الايام فداء عن ولده ومطيه على الصراط ومغفرة للذنوب و تكفيرا للخطايا الخ بدائع ج:۵ ص:۶۲. فتجب التضحية اى اراقة الدم من النعم قال فى الجوهرة والدليل على انها الاراقة لوتصدق بين الحيوان لم يجزو التصدق بلحمها بعد الذبح مستحب وليس بواجب ،شامى ج:۶ ص: ۳۱۳. بدائع ج:۵ ص:۶۶. فصل اما كيفية الوجوب.

(۱) خطبات حكيم الاسلام ج:۲ ص:۴۴۶ ،سنت حضرت خليل ،كتبخانه مجيديه ،ملتان .

(۲) احكام و تاريخ قربانى مصنفه مفتى محمد شفيع صاحبؒ ص: ۳۴. ط: ادارة المعارف.

www.besturdubooks.net

# قربانی تین دن تک ہوتی ہے

قربانی ذی الحجہ کی دس تاریخ سے بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک صحیح ہوتی ہے، تیرھویں تاریخ کو قربانی صحیح نہیں ہوتی۔(۱)

# قربانی دوسری جگہ کرنا

☆......اگر ایک ملک والے دوسرے ملک میں قربانی کریں تو درست ہے،شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں ،مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور خود پسند کرے، اس کی خدمت کر کے محبت کا تعلق پیدا کرے، کیونکہ یہ ایک بڑے ثواب کا ذریعہ بننے والا ہے یہی نہیں بلکہ اولاد کی قربانی کے قائم مقام ہے(۲)، اور مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، اگر خود ذبح نہ کر سکے تو ذبح کے وقت خود حاضر رہے، (۳)اور مستحب یہ ہے کہ اپنی قربانی میں سے کھائے، ہو سکے تو عید کے مبارک دن میں کھانے کی ابتداء اپنی قربانی کے گوشت سے کرے، اور پڑوسی ،عزیز و اقارب نیز غریبوں اور رشتہ داروں کو کھلائے دوسری جگہوں پر قربانی کرانے سے ان تمام برکتوں

(۱) قال مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال :الأضحی یومان بعد یوم الاضحی ، وقال مالک:أنه بلغه عن علی بن ابی طالب رض مثل ذلک ،موطامالک ج:۲ص:۴۹۷، ط:میرمحمد کتبخانه .وفی شرح التنویرشاۃ اوسبع بدنة فجریوم النحرإلی آخرأیامه ، وهی ثلاثة افضلها اولها ، الدرمع الرد، کتاب الاضاحی ج:۶ ص:۳۱۵. بدائع ج:۵ص:۶۵، ۷۴، فصل اما الذی یرجع الی وقت التضحیة،ط: سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة ، ط:رشیدیه . البحرج:۸ص:۱۷۳ ، کتاب الاضحیة، ط:سعید.

(۲) ان الرجل اذا کان فی مصرواهله فی مصرآخرفکتب الیهم لیضحوا عنه فانه یعتبرمکان التضحیة فینبغی ان یضحوا عنه بعد فراغ الامام من صلاته فی المصرالذی یضحی عنه فیه ، هندیه ج :۵ ص: ۲۹۶، الباب الرابع البحرج:۸ص:۱۷۵ .بدائع ج:۵ص:۷۴.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳) والافضل ان یذبح اضحیته بیده ان کان یحسن الذبح لان الاولی فی القربات ان یتولی بنفسه وان کان لایحسنه فالافضل ان یستعین بغیره ولکن ینبغی ان یشهدها بنفسه ، هندیه ج:۵ ص:۳۰۰ .الباب الخامس. بدائع ج:۵ص:۷۹.فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة ط: سعید. البحرج:۸ص:۱۷۹ .ط:سعید.

www.besturdubooks.net

سے محروم ہو جاتا ہے، ہاں اگر کسی عذر یا شرعی مصلحت کی بناپر دوسری جگہ یا دوسرے ملک میں قربانی کرائی جائے تو نہ صرف پورا ثواب ملے گا بلکہ زیادہ ثواب ملنے کی امید ہے، مثلا دوسرے ملک میں رشتہ داروں کا حق ادا کرنے لئے قربانی کا انتظام کرنا یا وہاں کے لوگ زیادہ غریب اور محتاج ہیں ایک ایک نوالے کے محتاج ہیں جیسا کہ موجودہ زمانہ میں افغانستان اور افریقہ کے بعض مما لک ہیں تو وہاں قربانی کرانے کیلئے پیسہ بھیج دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

# قربانی کا جانور فروخت کرنا

قربانی کے لئے جانور خریدنے کے بعد اس کو فروخت کرنا مناسب نہیں ہے، تاہم اگر فروخت کر کے دوسرا کم قیمت کا خریدا ہے تو اس میں جو نفع ہوا ہے وہ نفع صدقہ کر دینا ضروری ہے۔(۲)

# قربانی کا جانور گم ہوگیا

☆......اگر کسی آدمی پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا، پھر وہ جانور گم ہوگیا، تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۳)

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره والافضل ان یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافة لاقاربه واصدقائه ویدخرالثلث ویطعم الغنی والفقیر جمیعا،فتاوی هندیه، ج: ۵ ص:۳۰۰، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .فتح القدیر ج:۸ص: ۴۳۶. ط: رشیدیه.البحر ج:۸ص:۱۷۸ .بدائع ج:۵ص: ۸۱.فصل امابیان مایستحب قبل التضحیة.

(۲) ولوباع الاضحیة جازویشتری بقیمتها اخری ویتصدق بفضل ما بین القیمتین ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۲.الباب السادس فی بیان مایستحب فی الاضحیة ،ط:رشیدیه . البحر ج:۸ص:۱۷۵.

(۳) (قوله فعلی الغنی غیرها لاالفقیر) أی ولوکانت المیتة منذورة بعینها لما فی البدائع ان المنذورة لوهلکت أوضاعت وتسقط التضحیة بسبب النذر، غیرانه ان کان موسرا تلزمه أخری بایجاب الشرع ابتداء لابالنذر،شامی ج:۶ص:۳۲۵، کتاب الاضحیة . البحرالرائق ج: ۸ص:۱۷۵ .کتاب الاضحیة ط:سعید.

www.besturdubooks.net

☆......اگر دوسرے جانور کی قربانی کرنے کے بعد قربانی کے ایام میں پہلا جانور مل گیا تو اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں ہے، البتہ اس کی بھی قربانی کرنا بہتر ہے۔(۱)

☆......اگر یہ آدمی غریب ہے، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدلیا اور وہ گم ہوگیا پھر اس نے دوسرا جانور لیکر قربانی کی اور قربانی کے ایام میں گم شدہ جانور بھی مل گیا تو اس صورت میں گم شدہ جانور کو بھی قربان کرنا لازم ہوگا، کیونکہ غریب آدمی جب کوئی جانور قربانی کی نیت سے خریدتا ہے تو نذر کے حکم میں ہوجاتا ہے، اور نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔(۲)

## قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں

قربانی کا جانور خواہ پہلے سے متعین کرلیا جائے، خواہ قربانی کے ایام میں خریدلیا جائے دونوں صورتیں درست ہیں، لیکن اگر قربانی کے لئے جانور متعین کرنے والا یا قربانی کی نیت سے خریدنے والا صاحب نصاب نہیں، تو اس پر اسی جانور کی قربانی کرنا واجب ہوجاتا ہے، اور اگر وہ صاحب نصاب ہے اور قربانی کے دنوں سے پہلے اس نے جانور خریدا اور اسے بطور نذر قربانی کے لئے متعین کرلیا تو اس پر بھی اسی جانور کی قربانی واجب ہوگی، اور نصاب کی وجہ سے دوسری قربانی واجب ہوگی، اور اگر بطور نذر تعین نہ کیا تو اس کے ذمہ صرف ایک قربانی واجب رہے گی، اور اس جانور کی قربانی سے قربانی کی ذمہ داری ساقط ہوجائے گی۔(۳)

---

(۱) واذا اشتری الغنی اضحیة فضلت فاشتری اخری ثم وجد الاولی فی ایام النحر کان له ان یضحی بایتهماشاء ،البحر ج:۸ص:۱۷۵. فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۴،ط:رشیدیه. فالافضل ان یضحی بهما فان ضحی بالاولی اجزأه ولاتلزمه التضحیة بالاخری .بدائع ج:۵ ص:۶۶. ط: سعید.

(۲) ولوکان معسرا فاشتری شاة واوجبها ثم وجد الاولی قالوا علیه ان یضحی بهما ، هندیه ، ج:۵ ص:۲۹۴،الباب الثانی بدائع ج:۵ص:۶۶ .فصل اما کیفیة الوجوب. البحر ج:۸ ص:۱۷۵ . ط:سعید

(۳) ولونذران یضحی شاة وذلک فی ایام النحروهوموسرفعلیه ان یضحی بشاتین عندنا شاة بالنذروشاة بایجاب الشرع ابتداء الااذا عنی به الاخبارعن الواجب علیه فلایلزمه الا واحدة =

www.besturdubooks.net

# قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا

اللہ تبارک وتعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم خواب میں دیا اس کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالی کا اصل مقصود بیٹے کو ذبح کرانا نہیں تھا، بلکہ باپ بیٹوں کا امتحان ہی لینا مقصود تھا، اس لئے صریح اور واضح الفاظ میں ذبح کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ وہ ذبح کررہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب انہوں نے وہ عمل مکمل کردیا، جس کو خواب میں دیکھا تھا، غیبی آواز نے ان کو امتحان میں کامیابی کی خوش خبری سنادی۔(۱)

# قربانی کا حکم عام ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کارناموں میں سے جو چیزیں کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص تھیں وہ صرف حجاج پر لازم کی گئیں، جو اس مقام پر پہنچ کر انجام دیتے ہیں جیسے منی میں تینوں شیطانوں پر کنکریاں مارنا اور صفا ومروہ کے درمیان دوڑنا اور سعی کے سات چکر لگانا، اور جو عمل اس خاص جگہ سے تعلق نہیں رکھتا ہر جگہ کیا جا سکتا ہے جیسے جانور کی قربانی، اس کو تمام امت کے لئے عام حکم کے ساتھ واجب اور لازم قرار دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ اور تمام صحابہ وتابعین بشمول تمام امت ہر خطے اور ہر ملک اور ہر جگہ اس واجب کی تعمیل کرتے رہے، اور اس کو نہ صرف واجبات اسلامی میں سے ایک واجب قرار دیا گیا بلکہ شعائر اسلام میں داخل سمجھا گیا ہے، **والبدن جعلناها**

---

**= ......وكذا لوكان معسراثم ايسرفي ايام النحرلزمه شاتان ، شامي ج:٦ص:٣٢٠، ٣٣٢. بدائع ج:٥ص:٦٣ .فصل اماشرائط الوجوب ،ط:سعيد.اما الذى يجب على الغنى والفقير فالمنذوربه...... يستوى فيه الغني والفقير ...... (قوله ولوفقير) لان الفقيراذا اشتراها له يلزمه التصدق بعينها بلانذر،شامي ج:٦ص:٣٢٠.ط:سعيد.**

(۱) احکام وتاریخ قربانی، مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحبؒ ص:۱۸۔ادارۃ المعارف، کراچی۔

www.besturdubooks.net

**لکم من شعائر اللّٰہ لکم فیھا خیر. سورہ حج آیت: ۳۶.(۱)**

## قربانی کا سبق

ہر سال قربانی سے یہ سبق دیا جاتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا ضروری ہے ورنہ ایمان کامل نہیں ہوگا اور غلامیت اور عبدیت کا حق ادا نہیں ہوگا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا (۲)

## قربانی کا گوشت بدلے میں دینا

کھانے کے چیز کے علاوہ کسی دوسری چیز کے بدلے میں قربانی کا گوشت دینا یا فروخت کرنا یا قصائی اور ملازم کی اجرت میں دینا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کی مقدار پیسے صدقہ کر دے۔(۳)

## قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا

قربانی کا گوشت پکانے کے بعد نوکر کو کھلانا جائز ہے، کیونکہ گوشت پکانے کے

(۱) احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع ص:۲۳. ط:ادارۃ المعارف.

(۲)احکام و تاریخ قربانی ص:۲۲. ط:ادارۃ المعارف.

(۳) (فروع) فی القنیة :اشتری بلحمها ماکولا فأکله لم یجب علیه التصدق بقیمته استحسانا ، شامی ج:۶ ص:۳۲۸. ط:سعید. ولایحل بیع شحمها واطرافها وراسها وصوفها ووبرها وشعرها و لبنها الذی یحلبه منها بعد ذبحها بشیء لایمکن الانتفاع به ...... ولایعطی اجرالجزاروالذابح منها فان باع شیئا من ذلک بما ذکرنانفذ عند ابی حنیفة ومحمد رحمهما اللہ تعالی، وعند ابی یوسف رحمه اللہ تعالی لاینفذمماذکرناویتصدق بثمنه. واللحم بمنزلة الجلد فی الصحیح حتی لایبیعه بما لاینتفع به الابعد الاستهلاک ولوباعها بالدراهم یتصدق بها جازلانه قربة کالتصدق ،بدائع ج:۵ص:۸۱،فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة. فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱.ط:رشیدیه. شامی ج:۶ص:۳۲۹.فتح القدیرج:۸ ص:۴۳۷.ط:رشیدیه. البحرج:۸ص:۱۷۸.ط:سعید.

www.besturdubooks.net

بعد قربانی کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔(۱)

# قربانی کا وقت

☆......قربانی کا وقت: شہر ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید کی نماز کے بعد سے بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے، جس دن بھی چاہے قربانی کرے قربانی صحیح ہو جائے گی، لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہترین دن بقرہ عید کا پہلا دن ہے، پھر دوسرا دن پھر آخری دن۔(۲)

قربانی کا وقت دیہات میں: (جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں ہے) صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے قربانی کرنا جائز ہے۔(۳)

☆...... جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کرے(۴)، اگر کسی نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی کی ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا اس پر نماز کے بعد دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۵)

---

(۱) واذا ذبحها في وقتها جازله ان يحلب لبنها ...... وينتفع به لان القربة اقيمت بالذبح و الانتفاع بعد اقامة القربة مطلق كالاكل ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۱، ط:رشيديه .شامى ج: ۶ ص: ۳۲۹.ط:سعيد. البحرج:۸ص: ۱۷۹،ط:سعيد. فتح القديرج: ۸ص:۴۳۷.ط: رشيديه.

(۲) وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشرو الحادى عشرو الثانى عشراولها افضلها وآخرها ادونها ويجوزفى نهارها وليلها بعدطلوع الفجرمن يوم النحرالى غروب الشمس من اليوم الثانى عشر.فتح القديرج:۸ص: ۴۳۲،ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اماوقت الوجوب،ط: سعيد. شامى ج:۶ص:۳۱۸.

(۳) والوقت المستحب للتضحية فى حق اهل السواد بعد طلوع الشمس . هنديه ج:۵ ص: ۲۹۵.ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۳.شامى ج:۶ص:۳۱۸.البحرج: ۸ص:۱۷۵. ط: سعيد.

(۴) والوقت المستحب فى حق اهل المصربعد الخطبة ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵. فتح القديرج:۸ص:۴۳۲. بدائع ج:۵ص:۷۳، ط:سعيد. شامى ج:۶ص:۳۱۸.

(۵) ولوذبح والامام فى خلال الصلوة لاتجوزوكذا اذا ضحى قبل ان يقعد قدرالتشهد ، فتاوى هنديه الباب الثالث فى وقت الاضحية ج:۵ص:۲۹۵. ط:رشيديه . بدائع ج:۵ ص: ۷۳، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۵.

www.besturdubooks.net

☆......اگر کوئی شہر یا قصبہ میں رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی بقرعید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے، اگر وہ خود شہر ہی میں موجود ہو، لیکن جب قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دیا تو نماز سے پہلے صبح صادق کے بعد قربانی کرنا جائز ہے، ذبح ہونے کے بعد اس کو منگوا لے اور گوشت کھا لے۔(۱)

☆......بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج غروب ہو گیا تو اب قربانی درست نہیں، اب صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......دسویں سے بارہویں تاریخ تک دن اور رات میں جب بھی چاہے قربانی کر سکتا ہے البتہ دن میں زیادہ بہتر ہے، رات میں منع نہیں ہے۔(۳)

☆......پورے شہر میں کسی مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہو گئی تو اس وقت قربانی کرنا جائز ہے، خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں۔(۴)

☆......اگر کسی وجہ سے عید کی نماز دسویں تاریخ کو نہیں پڑھی گئی تو اس روز زوال کے بعد جانور ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۵)

---

(۱) وحيلة المصرى اذا اراد التعجيل ان يبعث بها الى خارج المصرفى موضع يجوز للمسافران يقصرفيضحى فيه كما طلع الفجرلان وقتها من طلوع الفجر،البحرج:۸ص: ۱۷۵،ط:سعيد. شامى ج:۶ص:۳۱۸.هنديه ج:۵ص:۲۹۷.فتح القديرج:۸ص:۴۳۱. ط: رشيديه.

(۲) وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشروالحادى عشروالثانى عشر...... بعد طلوع الفجرمن يوم النحرالى غروب الشمس من اليوم الثانى عشر......فان اخرفالمستحب ان لاياكل منه و يتصدق بالكل ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵،الباب الثالث، ط:رشيديه .

(۳) وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشروالحادى عشروالثانى عشراولها افضلها وآخرها ادونهاويجوزفى نهارها وليلها بعد طلوع الفجرمن يوم النحرالى غروب الشمس من اليوم الثانى عشر، هنديه ج:۵ص:۲۹۵، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۶۵.فصل اما وقت الوجوب. شامى ج:۶ ص: ۳۱۸. فتح القديرج:۸ص:۴۳۲.ط:رشيديه.

(۴) اذا استخلف الامام من يصلى بالضعفة فى المسجد الجامع وخرج بنفسه الى الجبانة مع الاقوياء فضحى رجل بعد ماانصرف اهل المسجد قبل ان يصلى اهل الجبانة فى الاستحسان تجوز،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵،ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۳.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب،ط:رشيديه. البحرج:۸ص:۱۷۵.

(۵) اذا ترک الصلوة يوم النحربعذراوبغيرعذرلاتجوز الاضحية حتى تزول الشمس، =

www.besturdubooks.net

# قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو

☆ ......قربانی کرتے وقت جو بھی نقص جانور میں پیدا ہو، اس کا اعتبار نہیں، قربانی درست ہے۔(۱)

☆ ......اگر قربانی کے لئے جانور کو لٹایا، اور چھری پھیرنے سے پہلے اس کی آنکھ خود بخود نکل آئی تو اس کی قربانی درست ہے۔عنایہ علی فتح القدیر۔ج:۸ص:۴۳۵.(۲)

# قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں

اگر قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور قربانی کا جانور دوسرے ملک میں تو اس صورت میں جانور اور قربانی کرنے والے دونوں کا اعتبار کیا جائے گا یعنی دونوں کے اعتبار سے عید کے جو مشترکہ دن ہوں گے ان میں قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

مثلاً ایک شخص سعودی عرب میں رہتا ہے وہ اپنی قربانی پاکستان میں کرنا چاہتا ہے، تو جانور پاکستان میں اور قربانی کرنے والا سعودی عرب میں عام طور پر سعودی عرب میں قربانی کا دن ایک دن پہلے ہوتا ہے اور پاکستان میں ایک دن بعد تو ایسی صورت میں

---

= فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحية ، ط:رشيديه .

(۱) ولوقدم اضحية ليذبحها فاضطربت فی المكان الذی يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها علی مكانها اجزأه ، فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشيديه.البحرج:۸ص: ۱۷۷.فتح القدير ج: ۸ص:۴۳۵.بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۶.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب، ط:سعيد.

(۲) وكذلک ان انفلتت عنه البقرة فاصيبت عينها فذهبت والقياس أن لاتجوز......وجه الاستحسان ان هذا مما لايمكن الاحتراز عنه لان الشاة تضطرب فتلحقها العيوب من اضطرابها،هنديه ج:۵ص:۲۹۹، الباب الخامس فی بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه . بدائع ج: ۵ص:۷۶.

(۳) وروی عنهما ايضا ان الرجل اذا كان فی مصرواهله فی مصرآخرفكتب اليهم ليضحوا عنه فانه يعتبرمكان التضحية فينبغی ان يضحوا عنه بعدفراغ الامام من صلاته فی المصرالذی يضحی عنه فيه وعن ابی الحسن انه لايجوزحتی فی المصرين جميعا ،فتاوی هنديه ج:۵ ص:۲۹۶، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان ،ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۴.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

www.besturdubooks.net

قربانی کے مشترکہ ایام پاکستان کا پہلا اور دوسرا دن ہے لہذا پاکستان میں قربانی کی جانور کو پہلے یا دوسرے دن ذبح کیا جائے ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی، مثلاً پاکستان میں نویں ذی الحجہ کو یا بارہویں ذی الحجہ کو ذبح کریں گے تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

## قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہوگیا

☆...... اگر قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کا انتقال ہوگیا تو قربانی ساقط ہوجائے گی، بشرطیکہ آدمی غنی مالدار ہو فقیر نہ ہو(۱)، البتہ اگر ورثاء بالغ ہیں سب خوشی سے میت کی جانب سے قربانی کردیں گے تو بہتر ہوگا۔(۲)

☆...... اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے، اور قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا ہے، تو قربانی ساقط نہیں ہوگی، وارثوں کے لئے اس جانور کو ذبح کردینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولومات الموسرفی ایام النحرقبل أن یضحی سقطت عنه الاضحیة ، هندیه ج:۵ ص:۲۹۳، کتاب الاضحیة. بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب ط:سعید. ولوکان موسرا فی ایام النحرفلم یضح حتی مات قبل مضی ایام النحرسقطت عنه الاضحیة حتی لایجب علیه الایصاء ،هندیه ج:۵ص:۲۹۷ .الباب الرابع ،ط:رشیدیه.

(۱،۲) وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ، البحرج:۸ص:۱۷۸ . الدرمع الردج:۶ص:۳۲۶، ط: سعید. وقال الورثة ای الکبارمنهم نهایه هذا وجه الاستحسان قال فی البدائع ؛ لان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه ، ردالمحتارج:۶ ص: ۳۲۶ ، ط:سعید. بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳)ان الشراء من الفقیرللأضحیة بمنزلة النذر،بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۲ ،فصل اما کیفیة الوجوب ،ط:سعید.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۵ .فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۵، الباب الثامن .

www.besturdubooks.net

# قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے

☆......جس آدمی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہے، اس کیلئے مستحب ہے کہ ماہ ذی الحجہ کے آغاز سے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہ کرلے اپنے جسم کے کسی عضو و جزء سے بال و ناخن صاف نہ کرے، کیونکہ قربانی کرنے والا اپنی جان کے فدیہ میں قربانی کرتا ہے اور قربانی کے جانور کا ہر جزو قربانی کرنے والے کے جسم کے ہر جزو کا بدلہ ہے، جسم کا کوئی جزء نزول رحمت کے وقت غائب ہونے کی صورت میں قربانی کی رحمت سے محروم رہنے کے مترادف ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حکم دیا ہے لیکن چالیس دن سے زائد مدت ہونے کی صورت میں ناخن کاٹنا اور بال صاف کرنا لازم ہوگا۔(۱)

# قربانی کس پر واجب ہے

☆......قربانی ہر اس عاقل بالغ مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے۔

یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں یا ضرورت

(۱) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشرواراد بعضكم ان يضحى فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفي رواية فلاياخذن شعرا ولايقلمن ظفرا وفي رواية من راى ذى الحجة واراد ان يضحى فلاياخذن من شعره ولامن اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائى ، ج:۲ص:۲۰۱، ط: قديمى كتبخانه. مشكوة ص:۱۲۷،ط: قديمى كتبخانه.وظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابى حنيفة والاولى ان يقال المضحى يرى نفسه مستوجبة العقاب وهوالقتل ولم يؤذن فيه ففداه بالاضحية وصاركل جزء منهما فداء كل جزء منه فلذلک نهى عن مس الشعروالبشرلئلا يفقد من ذلک قسط مّا عند تنزل الرحمة و فيضان النورالالهى ليتم له الفضائل ويتنزه عن النقائص ، مرقاة المفاتيح باب الاضحية ، ج: ۳ ص:۳۰۶، ط:امداديه .

www.besturdubooks.net

سے زائد گھریلو سامان ہو جسکی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو یا مال تجارت، شیئرز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔(۱)

☆......قربانی واجب ہونے کیلئے نصاب کے مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گذرنا شرط نہیں ہے، اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں، ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے مالک ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۲)

☆......قربانی کے تین دنوں میں سے آخری دن بھی کسی صورت سے نصاب کے برابر مال یا ضرورت سے زائد سامان کا مالک ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۳)

☆......جس کے پاس رہائش کے مکان کے علاوہ زائد مکان موجود ہے، خواہ تجارت کیلئے ہو یا نہ ہو، ضروری مکان کیلئے پلاٹ کے علاوہ پلاٹ ہیں، ضروری سواری کے علاوہ دوسری گاڑیاں ہیں، تو یہ شخص قربانی کے حق میں صاحب نصاب ہے، اس پر قربانی واجب ہے۔(۴)

☆......تجارتی سامان خواہ کوئی بھی چیز ہو اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی

---

(۱) وشرائطها ای شرائط وجوبها الاسلام والاقامة واليسارالذی يتعلق به وجوب صدقة الفطرولم يذكرالعقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف والمرأة موسرة بالمعجل لوالزوج مليا وبالمؤجل لا، بان ملك مائتی دراهم اوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس اومتاع يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ولوعقاريستغله فقيل تلزم لوقيمته نصابا فمتى فضل نصاب تلزمه ولو العقار وقفا فان وجب له فی ايامها نصاب تلزم وصاحب الثيا ب الاربعة لوساوى الرابع نصابا غنى وثلاثة فلا، ردالمحتار ج:٦ ص:٣١٢، كتاب الاضحية .فتاوى هنديه ج: ٥ ص:٢٩٢، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه . بدائع ج:٥ص:٦٤، فصل اما شرائط الوجوب ، ط:سعيد. البحرج:٨ص:١٧٤.

(۲) ولايشترط ان يكون غنيا فی جميع الوقت حتی لوكان فقيرا فی اول الوقت ثم ايسرفی آخره تجب عليه ، فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٢،الباب الاول.ط:رشيديه . بدائع ج:٥ ص: ٦٤.

(۳) ان الاضحية لها وقت مقدر كالصلوة والصوم والعبرة للوجوب فی آخره من كان غنيا آخره تلزمه ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣١٥، ط:سعيد. بدائع ج:٥ ص:٦٥. ط:سعيد.

(۴) فان كان فيها ثلاثة بيوت وقيمة الثالث مائتا درهم فعليه الاضحية وكذا الفرس الثالث فان له فرسان اوحماران ان احدهما يساوی مائتين فهونصاب ،هنديه ج:٥ص:٢٩٣.=

www.besturdubooks.net

قیمت کے برابر ہیں اسکے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

# قربانی کی حقیقت

اصل میں قربانی کی حقیقت تو یہ تھی کہ بندہ خود اپنی جان کو اللہ تعالی کے حضور میں پیش کرتا مگر اللہ تعالی کی رحمت دیکھئے ان کو یہ گوارا نہ ہوا، اس لئے اللہ تعالی نے یہ حکم دیا کہ تم جانور ذبح کردو، ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے خود اپنے آپ کو قربان کر دیا۔(۲)

# قربانی کی قضاء

☆......اگر قربانی کے دن گذر گئے اور ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہیں کر سکا تو قربانی کی قیمت فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے، لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کر دینے سے قربانی کا واجب ادا نہیں ہوگا، اور وہ آدمی گنہگار ہوگا، کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے، جیسے نماز پڑھنے سے روزہ ،اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی، زکوۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا، ایسا ہی صدقہ خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی۔(۳)

☆......اگر کسی شخص نے قربانیاں اکثر سال نہ کی ہوں، اور اس پر قربانی واجب تھی اب وہ شخص ہر ایک سال کی قربانی کے عوض ایک حصہ قربانی کی قیمت صدقہ کرے۔(۴)

---

=الباب الاول ،کتاب الاضحية.

(۱) يجب ربع العشرفي عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما ، البحر ج:۲ ص: ۲۲۸،ط:سعيد.شامي ج:۲ص:۲۹۸ بدائع ج:۲ص:۲۰.ط:سعيد.

(۲) خطبات حکیم الاسلام ج:۲ ص:۴۴۴. کتبخانه مجیدیه ،ملتان . احکام وتاریخ قربانی ،مفتي محمد شفیعؒ ص:۲۲،ط:ادارة المعارف.

(۳،۴) ومنها انها تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضاء ها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة فان كان قد اوجب التضحية على نفسه شاة بعينها فلم يضحها حتى مضت ايام النحرفيتصدق بعينها سواء كان موسرا اومعسرا وكذا اذا اشترى شاة ليضحى بها فلم يضح حتى مضى الوقت، فتاوى هنديه ج:۱ ص:۲۹۴،كتاب الاضحية ، الباب الاول . ط:رشيديه ،وايضا ج:۵ص:۲۹۶.شامي ج:۶ ص:۳۲۰.بدائع ج:۵ص: ۶۸، فصل اما كيفية الوجوب.

www.besturdubooks.net

## قربانی کی نذر ماننی

اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی ہے، تو نذر کی وجہ سے قربانی واجب ہو جاتی ہے خواہ نذر ماننے والا فقیر ہو یا مالدار، دونوں پر قربانی واجب ہو جائے گی۔(۱)

## قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے

قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کر کے قربانی کرنا ضروری ہے، اس کے بدلہ میں رقم صدقہ کرنا، حج کرانا، کسی غریب کو امداد کر دینا کافی نہیں (۲)، ان چیزوں کے کرنے سے الگ ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا (۳) اور قربانی کے ایام گذر جانے کی صورت میں قربانی کے ایک حصے کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۴)

## قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا

قربانی کرنے سے پہلے بال کاٹ کر اور دودھ دوہکر خود استعمال نہ کرے بلکہ

---

(۱) قال فی البدائع اماالذی یجب علی الغنی والفقیرفالمنذوربه ان قال لله علی ان اضحی شاة ...... فتلزم بالنذرکسائرالقرب والوجوب بالنذریستوی فیه الغنی والفقیر،بدائع ج:۵ ص:۶۱. ردالمحتارج:۶ ص:۳۲۰، ط:سعید.

(۲) منها انها تجب فی وقتها وجوبا موسعا فی جملة الوقت من غیرعین ففی ای وقت ضحی من علیه الواجب کان مؤدیا للواجب سواء کان فی اول الوقت اوفی وسطه اوآخره ، فتاوی هندیه ج:۱ ص:۲۹۳، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب .

(۳) ومنها انه لایقوم غیرها مقامها فی الوقت حتی لوتصدق بعین الشاة اوقیمتها فی الوقت لایجزئه عن الاضحیة ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۳، کتاب الاضحیة الباب الاول فی تفسیرها ورکنها الخ ،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۲ .شامی ج:۶ص:۳۱۲.

(۴) ولوترکت التضحیة ومضت ایامها تصدق بها حیة وان تصدق بقیمتها اجزأه ایضا لان الواجب هنا التصدق بعینها وهذا مثله فیما هوالمقصود، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۰.بدائع ج:۵ص:۶۸. فصل اما کیفیة الوجوب ،ط:سعید.

www.besturdubooks.net

صدقہ کردینا لازم ہے، البتہ قربانی کے بعد کٹے ہوئے بال اور تھن میں سے نکلا ہوا دودھ استعمال کرنا جائز ہے، کیونکہ جانور کے ذبح کرنے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا، ذبح کرنے کے بعد جس طرح اس کا گوشت استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح بال، دودھ اور چمڑا وغیرہ بھی خود استعمال کرنا جائز ہے۔(۱)

## قربانی نہ کرنے پر وعید

**عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا.**

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس گنجائش ہو، اور وہ اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔(۲)

## قربانی کی نیت

قربانی کی نیت دل سے کرنا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں (۳)، البتہ ذبح کرتے وقت " **بسم الله الله اكبر** " کہنا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱) ولوحلب اللبن قبل الذبح أوجزصوفها يتصدق به ، ولاينتفع به كذا في الظهيرية ، وإذا ذبحها في وقتها جازله أن يحلب لبنها ويجزصوفها وينتفع به؛لأن القربة اقيمت بالذبح والانتفاع بعد اقامة القربة مطلق كالأكل كذا في المحيط ،هنديه ج:۵ص:۳۰۱، الباب السادس ، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۸، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.شامي ج:۶ص:۳۲۹، ط:سعيد. تكمله فتح القديرج:۸ص:۴۳۷، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه .

(۲) عن ابی هريرةؓ مرفوعا ،رواه ابن ماجة ص:۲۲۶. باب الاضاحي واجبة هي ام لا، ط: قديمي كتبخانه. كنزالعمال ج:۵ص:۱۰۷ .رقم الحديث : ۱۲۲۶۱ ،ط:مؤسة الرسالة .

(۳) عن محمد في المنتقى اذا اشترى شاة ليضحي بها واضمرنية التضحية عند الشراء تصيراضحية ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴، الباب الثاني ،ط:رشيديه .

(۴) قال البقالي المستحب ان يقوم بسم الله اكبربدون الواو ، فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۲۸۸، كتاب الذبائح،الباب الاول .البحرج:۸ص:۱۶۹ .شامي ج:۶ص:۳۰۱،ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

# قربانی کی نیت سے جانور خریدا

اگر صاحب نصاب آدمی نے کسی جانور کو اس نیت سے خریدا کہ میں اس کو قربانی کے دنوں واجب قربانی میں ذبح کروں گا، تو اس آدمی کے لئے اس جانور کی قربانی واجب نہیں، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کو ذبح کرنا بھی کافی ہوگا البتہ اس جانور کو بلاضرورت بدلنا مکروہ ہے(۱)، اور اگر کسی ضرورت سے تبدیلی کی جائے مثلا وہ جانور ایسا عیب دار ہو جائے کہ اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی ہے تو اس کی تبدیلی لازم ہوگی، ورنہ عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی ساقط نہیں ہوگی۔(۲)

# قربانی کے جانور

☆......قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں:

پہلی قسم: اونٹ نر و مادہ۔ دوسری قسم: بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ نر و مادہ، تیسری قسم: گائے بھینس نر و مادہ۔(۳)

---

(۱) (قوله لوجوبها في الذمة فلاتتعين ) والجواب ان المشتراة للاضحية متعينة للقربة إلى ان يقام غيرها مقامها فلايحل له الانتفاع بها مادامت متعينة ولهذا لايحل له لحمها اذا ذبحها قبل وقتها ، بدائع ، ويأتي قريبا انه يكره ان يبدل بها غيرها فيفيد التعين ايضا ، شامي ج:٦ ص:٣٢٩.وبعدعشرة اسطر...... ويكره ان يبدل بها غيرها أي إذا كان غنيا، شامي ج:٦ ص:٣٢٩. وإذا اشترى شاة يريد الاضحية في ضميره ففي ظاهر الرواية لاتصير اضحية حتي يوجبها بلسانه لكن المذهب والفتوى على ان ينظران كان المشترى غنيا لايصيرواجبا في الروايات كلها لانها واجبة في ذمته فلاتحتاج إلى التعيين الخ طحطاوى على الدرج:٣ص:١٦٢. بدائع ج:٥ص:٦٢، ٦٢،فصل اما كيفية الوجوب، ط:سعيد. البحرج:٨ص:١٧٥،ط:سعيد.

(٢) ولواشترى رجل اضحية وهي سمينة فعجفت عنده حتى صارت بحيث لواشتراها على هذه الحالة لم تجزئه ان كان موسرا ، ولواشترى اضحية وهي صحيحة العينين ثم اعورت عنده وهوموسر...... لاتجزى عنه وعليه مكانها اخرى ، فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٩، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه .البحرج:٨ص:١٧٧،ط:سعيد.

(٣) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم اوالابل اوالبقرويدخل في كل جنس نوعه والذكروالانثى منه والخصي والفحل...... والمعزنوع من الغنم والجاموس نوع من =

www.besturdubooks.net

ان جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں، اور ان کے لئے بھی یہ شرط ہے، کہ یہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور آدمیوں سے مانوس ہوں۔(۱)

☆......گھوڑے، مرغ، ہرن، نیل گائے، وغیرہ کی قربانی درست نہیں، کیونکہ ان جانوروں کی قربانی آنحضرت ﷺ سے قولا وفعلا وتقریرا ثابت نہیں۔(۲)

# قربانی کے جانور میں شریک کرنا

☆......کسی نے قربانی کیلئے بڑا جانور خریدا، اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی مل گیا تو اس کو بھی اس میں شریک کرلیں گے اور اس کے ساتھ مل کر قربانی کریں گے اس کے بعد اس جانور میں کچھ اور لوگ شریک ہوگئے تو یہ درست ہے۔(۳)

اور اگر جانور خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی بلکہ پورے جانور کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت تھی تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے، لیکن اگر کسی کو شریک کرلیا ہے تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

= البقر، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشیدیه .شامی ج:۶ ص:۳۲۲.بدائع ج: ۵ص: ۶۹. فصل اما محل اقامة الواجب ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷۷.

(۱) ولایجوزفی الاضاحی شئ من الوحشی فان کانت متولدا من الوحشی والانسی فالعبرة للام فان کانت اهلیة تجوز،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷. البحرج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ص:۶۹.ط: سعید

(۲) وقیل ان ولدت الرمکة من حماروحشی حمارا لایوکل وان ولدت فرسا فحکمه حکم الفرس، وان ضحی بظبیة وحشیة انست اوببقرة وحشیة انست لم تجز، فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۷، ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۶۹. وقیل اذا نزاظبی علی شاة اهلیة فان ولدت شاة تجوزالتضحیة وان ولدت ظبیا لاتجوز،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ص:۶۹ .و التضحیة بالدیک والدجاجة فی ایام الاضحیة ممن لااضحیة علیه لاعساره تشبیها بالمضحین مکروه لانه من رسوم المجوس ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشیدیه . (قوله فیکره ذبح دجاجة ودیک ) ای بنیة الاضحیة والکراهة تحریمیة کمایدل علیه التعلیل ، طحطاوی علی الدرج:۴ص:۱۶۰ .

(۳) ولواشتری بقرة یرید حین اشتراها ان یشرکهم فیها فلایکره وان فعل ذلک قبل ان یشتریها کان احسن .فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴،الباب الثامن ، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ ص: ۷۲،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

www.besturdubooks.net

(الف)اگرشریک کرنے والا صاحب نصاب امیر ہےتو درست ہے۔(۱)

(ب)اوراگرشریک کرنے والا غریب ہےتو درست نہیں۔(۲)

☆......اگرغریب آدمی نے پوراجانورقربانی کرنے کی نیت سے خریدا پھراس کے بعد کسی اورآدمی کوشریک کرلیاتو اس صورت میں شریک ہونے والے آدمی کی قربانی اداہوجائے گی البتہ غریب آدمی نے جتنے حصے دوسرے لوگوں کودیے ہیں اتنے حصے کا ضمان اداکرے،اورضمان اداکرنے کی صورت یہ ہے کہ اگرقربانی کے ایام باقی ہیں تواتنے حصے کی قربانی مزید کرے،اوراگرقربانی کے ایام گذرگئےتوان دیے ہوئے حصوں کی قیمت فقیروں کودیدے۔(۳)

## قربانی کے دن میں شک ہوگیا

اگرقربانی کے دن میں شک ہوجائے تو قربانی کوتیسرے دن تک مؤخرنہیں کرنا چاہئے بلکہ دوسرے دن کے اندراندرقربانی کرلے،اگرتیسرے دن تک مؤخرکیا توتمام گوشت صدقہ کردینابہترہے۔(۴)

## قربانی کے لئے عید کی نمازہوجاناکافی ہے

☆......پورے شہرمیں کہیں بھی عید کی نمازہوجائے قربانی کے جانورکوذبح کرنا

---

(۱، ۲) ولواشتری بقرة یریدان یضحی بها ثم اشرک فیها ستة یکره ویجزیهم لانهم بمنزلة سبع شیاه حکما ،وهذا اذا کان موسرا، وان کان فقیرا معسرا فقد اوجب بالشراء فلایجوز ان یشرك فیها، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة فی الضحایا ، ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳) وکذا لواشرک فیها ستة بعد مااوجبها لنفسه لم یسعه لانه اوجبها کلها لله تعالی وان اشرک جازویضمن ستة اسباعها ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴،الباب الثامن، ط:رشیدیه . بدائع ج: ۵ ص:۷۲،ط:سعید.

(۴) واذا شک فی یوم الاضحی فالمستحب ان لایؤخرالی الیوم الثالث فان اخریستحب ان لایاکل منه ویتصدق بالکل ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة، ط:رشیدیه .

www.besturdubooks.net

جائز ہوگا، اگر قربانی کرنے والے نے عید کی نماز نہیں پڑھی مگر شہر کی کسی بھی مسجد میں عید کی نماز ہوگئی، تو اس صورت میں عید کی نماز پڑھے بغیر قربانی کرسکتا ہے کیونکہ خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں ہے بلکہ مسجد یا عید گاہ میں عید کی نماز ہو جانا کافی ہے۔(۱)

☆......اگر شہر میں ایک مقام پر عید کی نماز ہو چکی ہے لیکن دوسری جگہ ابھی عید کی نماز نہیں ہوئی تب بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔(۲)

## قربانی میں وکیل بنانا

☆......قربانی میں وکیل اور نائب بنانا جائز ہے۔

☆......اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو قربانی کرنے کے لئے وکیل اور نائب مقرر کر دیا ہے تو جانور خریدنے اور ذبح کرنے میں وکیل اور نائب کی نیت کافی ہے اور وکیل اور نائب اصل کی جانب سے قربانی دینے کی نیت سے جانور ذبح کرے۔(۳)

---

(۱) وفي الاضاحي للزعفراني اذا ضحى رجل من الناحية التي صلى فيها اومن الناحية الاخرى جاز،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۶،الباب الرابع، ط:رشيديه . البحرج:۸ص:۱۷۵. اذا استخلف الامام من يصلي بالضعفة في المسجد الجامع وخرج بنفسه الى الجبانة مع الاقوياء فضحى رجل بعدما انصرف اهل المسجد قبل ان يصلي اهل الجبانة في الاستحسان تجوز، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵،الباب الثالث،ط:رشيديه : البحرج:۸ص:۱۷۵، ط:سعيد. شامي ج:۶ص:۳۱۸.

(۲) ولوضحى بعد ماصلى اهل المسجد قبل ان يصلي اهل الجبانة اجزأه استحسانا لانها صلوة معتبرة ، البحرج:۸ص:۱۷۵، ط:سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۹۵ .شامي ج:۶ص:۳۱۸ .

(۳) وفي الكبرى مصرى وكل وكيلا بان يذبح شاة له وخرج الى السواد فاخرج الوكيل الاضحية الى موضع لايعد من المصرفذبحها هناك فلوكان الموكل في السواد جازت اضحيته عنه ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الرابع ،ط:رشيديه .البحر ج:۸ ص: ۱۷۶، ط:سعيد. شامي ج:۶ص:۳۱۸،ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

# قربانی میں وکیل بننا

قربانی میں نیابت اور وکالت درست ہے، ایک دوسرے شخص کے لئے نائب اور وکیل بن کر قربانی کرسکتا ہے، خواہ دونوں ایک ہی ملک میں ہوں یا مختلف ممالک میں، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔(۱)

مثلا پاکستان کے شہر کراچی میں رہنے والا آدمی ٹیلیفون، فیکس، خط یا اے میل وغیرہ سے لاہور میں رہنے والے آدمی کو قربانی کیلئے وکیل بنا سکتا ہے اسی طرح سعودی عرب یں رہنے والا آدمی پاکستان یا افغانستان کے کسی آدمی کو وکیل بنا کر افغانستان میں اپنی قربانی کرا سکتا ہے۔

# قربانی واجب ہے

رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام فرمایا ہر سال پابندی سے قربانی فرماتے تھے(۲)، اس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظّمہ کیلئے مخصوص نہیں بلکہ ہر صاحب استطاعت آدمی پر ہر شہر میں واجب ہے، نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اس لئے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔(۳)

---

(۱) مصری وکل وکیلا بان یذبح شاة له وخرج الی السواد فاخرج الوکیل الاضحیة الی موضع لایعد من المصرفذبحها هناک فلوکان الموکل فی السواد جازت اضحیته عنه ولوکان قد عاد الی المصروعلم الوکیل بقدومه لم تجزالاضحیة عن الموکل بلااخلاف الخ ، هندیه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان ، ط: رشیدیه . البحر ج:۸ ص:۱۷۶ . شامی ج:۶ ص:۳۱۸،ط:سعید.

(۲) عن ابن عمرؓ قال اقام رسول اللهﷺ بالمدینة عشرسنین یضحی، هذا حدیث حسن ، ترمذی ج:۱ ص:۲۷۷، ابواب الاضاحی ، ط:سعید. وفی مرقاة المفاتیح: ای کل سنة فمواظبته دلیل الوجوب ،مرقاة ج:۳ص:۳۱۴، باب الاضحیة ، ط:مکتبه امدادیه ، ملتان .

(۳) قال فی البدائع : قوله عزوجل فصل لربک وانحرقیل فی التفسیرصل صلوة العید =

www.besturdubooks.net

# قربانی والا وفات پا گیا

اگر کسی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور ایام نحر میں قربانی کرنے سے پہلے اس آدمی کا انتقال ہوگیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو جائے گا اور ورثاء اس کے حق دار ہوں گے، اب اگر ورثاء خوشی سے مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں میت کو ثواب ملے گا باقی وارثوں کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں۔(۱)

# قرض لیکر قربانی کرنا

اگر قربانی واجب ہے اور نقد رقم نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا لازم ہوگا (۲)، اور اگر قربانی واجب نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا بہتر نہیں، تاہم اگر قربانی کرے گا تو قربانی ہو جائے گی اور ثواب ملے گا اور قرض کی رقم ادا کر دینا اس پر لازم ہوگا۔(۳)

# قصائی کے ہاتھ کا ذبیحہ

اگر قصائی مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اس کا گوشت کھانا

= وانحر البدن بعدها ومطلق الامر للوجوب في حق العمل ومتى وجب على النبي ﷺ يجب على الامة لانه قدوة للامة روى عنه عليه السلام :من لم يضح فلايقربن مصلانا وهذا خرج مخرج الوعيد على ترك الاضحية ولاوعيد الا بترك الواجب، بدائع ج:۵ص:۶۲ .كتاب التضحية.

(۱) وان مات احد السبعة المشتركين في البدنة ،وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ، الدرمع الرد،كتاب الاضحية ، ج:۶ص:۳۲۶. البحرج:۸ص:۱۷۷، ط:سعيد.تكمله فتح القديرج:۸ص:۴۳۵، كتاب الاضحية ، ط: رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اماشرائط جواز اقامة الواجب.هنديه ج:۵ ص: ۳۰۵، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة .

(۲) (واما شرائط الوجوب ) منها اليسار...... (واما حكمها) فالخروج عن عهدة الواجب في الدنيا والاصول إلى الثواب بفضل الله تعالى في العقبى ،هنديه ج:۵ص:۲۹۲ .

(۳) ولوكان عليه دين بحيث لوصرف فيه نقص نصابه لاتجب ،هنديه ج:۵ص:۲۹۲، و فقير شراها لها لوجوبها عليه حتى يمتنع عليه بيعها،الدرمع الردج:۶ص:۳۲۱. البحرج:۸ ص: ۱۶۸ .هنديه ج:۵ص؛۲۸۵ . بدائع ج:۵ص:۶۵.فصل اما بيان شرط حل الاكل في الحيوان.

www.besturdubooks.net

جائز ہے۔(۱)

## قصاب کی اجرت

☆......قربانی کے جانور کے کسی جزء مثلاً کھال یا گوشت وغیرہ سے قصاب کی اجرت دینا یا قیمت میں وضع کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی ہو جائے گی لیکن کھال کی قیمت یا جتنا گوشت دیا ہے اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

☆......قصاب کی اجرت الگ رقم سے دی جائے قربانی کے جانور کے کسی جزء سے نہیں اگر قربانی کے جانور کے کسی جزء سے اجرت ادا کی ہے تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

## قصابی کا پیشہ

قصابی کا پیشہ، اور گوشت فروخت کرنے کا پیشہ درست ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی یہ پیشہ مسلمانوں میں جاری تھا، اور بعض صحابۂ کرام گوشت فروشی کا کام کرتے تھے۔(۳)

## قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی

قربانی کے سات شرکاء میں سے ایک نے گذشتہ سال کی قربانی کی نیت کی تو سب

---

(۱) وشرطه كون الذابح مسلما الخ ...... (الدرمع الرد ج:۶ ص:۲۹۶، كتاب الذبائح، ط: سعيد.

(۲) ولو اجر لايجوز وعليه ان يتصدق بالاجر، (هنديه ج:۵ ص:۳۰۱، الباب السادس في بيان مايستحب في الاضحية والانتفاع بها، شامی ج:۶ ص:۳۲۹، ط:سعيد. ولاان يعطى اجر الجزار والذابح منها، هنديه ج:۵ ص:۳۰۱، ط: رشيديه. شامی ج:۶ ص:۳۲۸. البحر ج:۸ ص:۱۷۸. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۸۱. فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية.

(۳) عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ قال كان رجل يقال له ابوشعيب وكان له غلام لحام. الحديث بخاری ج:۲ ص:۸۱۷، باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه، ط: قديمی كتبخانه. وفی الحديث من الفوائد جواز الاكتساب بصنعة الجزارة واستعمال العبد فيما يطيق من الصنائع وانتفاعه بكسبه منها، فتح الباری ج:۹ ص:۵۲۰، رقم الحديث: ۵۴۳۴، ط: السعودية. باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه

www.besturdubooks.net

شرکاء کی قربانی درست ہوجائے گی، لیکن اس شریک کی جس نے قضا کی نیت کی ہے نفلی قربانی ہوگی قضاء قربانی ادانہیں ہوگی، اور کل جانور کا گوشت صدقہ کردینالازم ہوگا اور قضا قربانی کے عوض ایک اوسط (درمیانی) درجہ بکرے کی قیمت خیرات کرنی ضروری ہے۔(۱)

# قیدی

☆......اگر قیدی مقیم ہے نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی کے ایام میں قربانی کرنا واجب ہے چاہے قید خانہ میں کرے یا کسی کو کہکر قید خانہ سے باہر کسی بھی جگہ پر کرے بہرحال قربانی کرنی ضروری ہے۔(۲)

☆...... اگر قیدی اپنے ملک سے باہر مقید ہے یا اپنے شہر سے باہر مسافت سفر میں مقید ہے اور وہ نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

# (ک)

# کاروبار مشترک ہے

اگر باپ کی وفات ہوچکی ہے، اور اولاد ایک ساتھ رہ کر کاروبار کرتی ہے تو اگر ان کا مشترک مال یا جائیدار کو تقسیم کرنے کے بعد ہر اولاد صاحب نصاب ہوجاتی ہے، ہر ایک بالغ اولاد کو اپنے اپنے نام سے قربانی کرنا ضروری ہے اگر کسی ایک بھائی کی طرف

---

(۱) وشمل مالوکان أحدهم مريدا للاضحية عن عامه واصحابه عن الماضى تجوز الاضحية عنه ونية اصحابه باطلة وصاروا متطوعين وعليه التصدق بلحمها وعلى الواحد ايضا؛لأن نصيبه شائع ،شامى ج:٦ ص:٣٢٦، كتاب الاضحية .

(٢،٣)وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار،(واليساربان ملك مائتى درهم أوعرضا يساويها الخ الدرمع الرد،كتاب الاضحية،ج:٦ ص:٣١٢.هنديه ج:٥ص:٢٩٢، كتاب الاضحية ، الباب الاول فى تفسيرها .البحرالرائق ج:٨ص:١٧٤، كتاب الاضحية ، ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:٥ص:٦٤، فصل اما شرائط الوجوب،ط:سعيد. تكمله فتح القدير ج:٨ ص: ٣٢٥، كتاب الاضحية ،ط:رشيديه .

www.besturdubooks.net

سے قربانی کی باقی بھائیوں کی طرف سے نہیں کی تو بقیہ بھائیوں کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا(۱)، اور جو اولاد نابالغ ہے ان پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

## کاشتکار

اگر کاشتکار کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہے کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

## کافر کو گوشت دینا

☆...... کافروں کو بلا اجرت قربانی کا گوشت دینا جائز ہے البتہ غریب مسلمانوں کو دینے کا ثواب زیادہ ہے کیونکہ یہ مستحب ہے، اس لئے قربانی کا گوشت مسلمانوں کو دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔

☆...... کوئی واقعی مصلحت ہو تو غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں مگر بہتر نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں میں غرباء کی کمی نہیں ہے۔

☆......قربانی کا گوشت بھنگی جمعدار کو دینا جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن الجائزان یستغرق الواجب جمیع ماله فیؤدی الی الحرج فلابد من اعتبار الغنی وهو ان یکون فی ملکه مائتادرهم اوعشرون دینارا أوشئ تبلغ قیمته ذلک سوی مسکنه ومایتأثث به و کسوته وخادمه و فرسه وسلاحه ومالایستغنی عنه الخ بدائع ج:۵ص:۶۴، کتاب الاضحیة ،فصل اما شرائط الوجوب،ط: سعید. تجب علی حرمسلم موسرمقیم عن نفسه ، البحرج:۸ص: ۱۷۳ . هندیه ج:۵ص:۱۹۲ .

(۲) وشرائطها ای شرائط وجوبها ولم یذکرالحریة ......ولاالعقل والبلوغ لما فیهمامن الخلاف ، شامی ج:۶ص:۳۱۲ .ط :سعید.هندیه ج:۵ص:۱۹۲ .الباب الاول .

(۳) والزارع بثورین وآلة الفدان لیس بغنی وببقرة واحدة غنی وبثلاث ثیران اذا ساوی احدهما مائتی درهم صاحب نصاب ، هندیه ج:۵ص:۲۹۳ ، کتاب الاضحیة ،الباب الاول ط:رشیدیه .

(۴) ویهب منها ماشاء للغنی والفقیر والمسلم والذمی کذا فی الغیاثیة ، هندیه ج:۵ ص: =

www.besturdubooks.net

# کان

☆......جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں، اس کی قربانی درست نہیں (۱)، یا کان تو ہیں مگر کسی کان کا تہائی حصہ یا زیادہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔(۲)

☆......اور اگر پیدائش سے کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔ شامی (۳)

☆......جس جانور کا کان لمبائی میں یا اس کے منہ کی طرف سے پھٹ جائے اور لٹکا ہوا ہو یا پیچھے کا طرف پھٹا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، اگر چہ بہتر نہیں۔(۴)

# کافر

اگر کوئی کافر ایام قربانی بلکہ بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے

= ۳۰۰، الباب الخامس فی محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .

(۱) ولاتجوزالعمياء ......واللتی لااذن لهافی الخلقة ،(هندیه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵.البحرالرائق ج:۲ ص: ۱۷۲ .شامی ج:۲ ص:۳۲۳.

(۲) ذكرنا فی الجامع الصغیران كان الذاهب كثیرا یمنع وجوازالتضحیة وان كان یسیرا لایمنع واختلف اصحابنا بین القلیل والكثیرفعن ابی حنیفةؒ اربع روایات :وروی محمد فی الاصل وفی الجامع انه اذا كان ذهب الثلث اواقل جازوان كان اكثرلایجوزوالصحیح ان الثلث ومادونه قلیل ومازاد علیه كثیروعلیه الفتوی ،(هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه . شامی ج:۲ ص:۳۲۳. بدائع ج:۵ص:۷۵.البحرج:۸ص:۱۷۷.

(۳) (والسكاء ) التی لااذن لها خلقة ،ولولها اذن صغیرة خلقة اجزأت زیلعی ،الدر مع الرد ج:۲ص:۳۲۴، كتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۷۵.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. ،ط:سعید.

(۴) تجزئ الشرقاء مشقوقة الاذن طولا، والخرقاء مثقوبة الاذن ،والمقابلة ماقطع من مقدم اذنها شئ وترک معلقا ، والمدابرة مافعل ذلک بموخرالاذن من الشاة ، شامی ج:۲ ص: ۳۲۵، كتاب الاضحیة ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

www.besturdubooks.net

مسلمان ہوگیااوروہ مالدارصاحب نصاب ہےتواس پرایک حصہ قربانی کرناواجب ہے اگرقربانی کاوقت باقی ہے ورنہ قربانی کاوقت گذرجانے کے بعدایک اوسط درجے بکرے کی قیمت صدقہ کردینالازم ہوگا۔(۱)

## کانا

کانے جانورکی قربانی درست نہیں۔(۲)

## کپورے

جانورکےخصیے (کپورے) کھانامکروہ تحریمی ہےاورغیرمذبوحہ جانورکےخصیے حرام ہیں۔(۳)

## کتب خانہ

☆......اگرکتب خانہ ایسےآدمی کے پاس ہے جوخودتعلیم یافتہ نہیں بلکہ دوسروں کےمطالعہ کے لئےکتابیں رکھی ہیں،اورکتابوں کی قیمت نصاب کے برابریااس سے زیادہ ہےتوکتابوں کے مالک پرقربانی واجب ہوگی۔

☆......اوراگر''کتب خانہ'' کامالک خودتعلیم یافتہ ہے،اورکتابیں مطالعہ کے لئےرکھی ہیں،توکتابوں کے مالک پرقربانی واجب نہیں ہوگی۔(۴)

(۱)حتی لوکان کافرا فی اول الوقت ثم أسلم فی آخرہ تجب علیه ، عالمگیری ج:۵ص: ۲۹۲، کتاب الاضحیة ،الباب الاول .بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب ،ط: سعید.

(۲) ولاتجزئ العمیاء والعوراء وهی ذاهبة احدی العینین بکماله ، (المحیط البرهانی ، الفصل الخامس فیمایجوزمن الضحایا ومالایجوز،ج:۸ص:۴۶۶، المجلس العلمی ادارة القرآن . بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. البحرج:۸ص:۱۷۶ .شامی ج:۶ص:۳۲۳.

(۳) وکرہ تحریما وقیل تنزیها ، والاول اوجه من الشاة سبع الحیاء والخصیة والغدة و المثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر......للأثرالوارد فی کراهة ذلک ، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۷۴۹، مسائل شتی ط:سعید.

(۴) وان کان له مصحف قیمته مائتادرهم وهوممن یحسن ان یقرء منه فلااضحیة علیه سواء =

www.besturdubooks.net

☆......اگر ''کتب خانہ'' کی کتابیں تجارت کے لئے ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

## کتنی قربانیاں واجب ہیں

صاحب نصاب آدمی پر ایک ہی قربانی واجب ہوتی ہے، خواہ کتنا ہی بڑا مالدار ہو خواہ کتنے ہی نصاب کا مالک ہو ایک آدمی پر ایک ہی حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ چاہے ایک بکرا یا بکری یا دنبہ یا دنبی یا بھیڑ سے قربانی کرے یا گائے بھینس اور اونٹ میں سے ساتواں حصہ لیکر قربانی کرے دونوں صورتیں درست ہیں۔(۲)

## کچا گوشت

حلال طریقے سے ذبح کیا ہوا کچا گوشت کھانا جائز ہے، پکانا حلال ہونے کی شرط نہیں ہے۔(۳)

## کرایہ پر دی ہوئی چیز

اگر کرایہ پر دی ہوئی چیز کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا

---

= كان يقرء منه اويتهاون ولايقرأ وان كان لايحسن ان يقرء منه فعليه الاضحية ،هنديه ج: ۵ ص: ۲۹۳، كتاب الاضحية ،الباب الاول .ط:رشيديه .

(۱) وشرائطها : الاسلام والاقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر، وفي الشامية :(قوله واليسار) بان ملك مائتي درهم أوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس أومتاع يحتاجه إلى ان يذبح الاضحية ، شامي ج:۶ ص: ۳۱۲ .هنديه ج:۵ ص:۲۹۲، الباب الاول .

(۲)فتجب التضحية ......على حرمسلم مقيم ...... موسر......عن نفسه لاعن طفله ......شاة ...... (أوسبع بدنة ) وهي الابل والبقرالخ الدرمع الردج:۶ ص: ۳۱۳، ۳۱۵ .بدائع ج:۵ ص: ۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب ،هنديه ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة. البحرج:۸ ص: ۱۷۴ .تكمله فتح القديرج:۸ ص: ۴۲۹، ط:رشيديه .

(۳) واما حكمها فطهارة المذبوح وحل اكله من الماكول وطهارة غيرالماكول للانتفاع لا بجهة الاكل ،فتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۸۶، كتاب الذبائح ،الباب الاول .ط:رشيديه .كفايت المفتي ج:۸ ص: ۲۶۲

www.besturdubooks.net

اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہوگا۔ کیونکہ کرایہ پردی ہوئی چیز جب تک کرایہ پر ہے حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

# کسان

اگر ''کسان'' کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہیں کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں، تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

# کمزور جانور

جانور اتنا زیادہ کمزور ہو کہ ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں، البتہ اگر اتنا کمزور نہیں با قاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

# کھال

(الف) کھال جب تک موجود ہے قربانی کرنے والے کو اس میں تین قسم کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں (۱) خود استعمال کرنا۔(۲) کسی کو ہدیہ کے طور پر دینا

---

(۱) أولها الغنى، والغنى فيها من له مائتا درهم أوعرض يساوى مائتى درهم سوى مسكنه و خادمه وثيابه التي يلبسها واثاث البيت فالغنى في الاضحية ماهو الغنى في صدقة الفطر، فتاوى قاضي خان على هامش الهندية ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجديه .عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۲ . شامى ج:۶ص:۳۱۲ . تكمله فتح القديرج:۸ص:۴۲۵ . بدائع ج:۵ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب. البحرج:۸ص:۱۷۴ .ط:سعيد.

(۲) والزارع بثورين وآلة الفدان ليس بغني وببقرة واحدة غني وبثلاثة ثيران اذا ساوى احدهما مائتى درهم صاحب نصاب .فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۳،الباب الاول. ط:رشيديه .

(۳) واما صفته فهوان يكون سليما من العيوب الفاحشة . ولاتجوزالعمياء والعوراء البين عورها والعرجاء البين عرجهاوهي التي لاتقدران تمشي برجلها الى المنسك والمريضة البين مرضها ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس، ط:رشيديه .

www.besturdubooks.net

(۳) فقراء ومساکین پر صدقہ کرنا۔(۱)

(ب) اور اگر قربانی کا چمڑا نقد رقم یا کسی چیز کے عوض میں فروخت کر دیا تو اس صورت میں قیمت کی رقم صدقہ کر دینا واجب ہوگا۔(۲)

(ج) کھال کو صدقہ کرنے کی نیت سے فروخت کرنا جائز ہے، قیمت کی رقم کو اپنے استعمال میں لانے کی نیت سے کھال فروخت کرنا گناہ ہے اگر چہ بیع صحیح ہے۔(۳)

## کھال اتارنا

☆......جب جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کرلیا جائے، اوراس کا دم نکل جائے ،یعنی ٹھنڈا ہو جائے تو اس کی کھال اتارنا جائز ہے، خواہ پوری اتاری جائے، یا ٹکڑے ٹکڑے اتاری جائے، یا سینگوں تک کی کھال جسم کی کھال کے ساتھ شامل کرلی جائے، یہ سب صورتیں جائز ہیں۔(۴)

☆......جانور کو ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنا ناجائز اور حرام ہے اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔(۵)

---

(۱)ویتصدق بجلدها اویعمل منه نحوغربال وجراب ولاباس بان یشتری به ماینتفع بعینه مع بقائه استحسانا ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱،الباب السادس، ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۲۸.

(۲،۳) ولاییبعه بالدراهم لینفق الدراهم علی نفسه وعیاله ......ولوباعها بالدراهم لیتصدق بها جاز لانه قربة کالتصدق بالجلد واللحم وقوله ﷺ من باع جلد اضحیة فلااضحیة له یفید کراهة البیع واما البیع فجائز لوجوب الملک والقدرة علی التسلیم ،البحر ج:۸ص: ۱۷۸،ط:سعید.

(۴) ویستحب ان یتربص بعد الذبح بقدرما یبرد ویسکن من جمیع اعضائه وتزول الحیاة من جمیع جسده ویکره ان یضحی ویسلخ قبل ان یبرد، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰. ط: رشیدیه ، کوئته .

(۵) ویکره له بعد الذبح قبل ان تبرد ان ینخعها وهوان ینحرها حتی یبلغ النخاع وان یسلخها قبل ان تبرد ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷، کتاب الذبائح ،ط:رشیدیه .

www.besturdubooks.net

# کھال جل گئی

اگر کسی جانور کی کھال جل جائے کی وجہ سے اس پر بال نہ جمتے ہوں اور زخم وغیرہ نہ ہو اور تمام اعضاء صحیح وسالم ہوں تو ایسے مویشی کی قربانی جائز ہے۔(۱)

# کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کھال فروخت کرنا حرام ہے، لہذا جو لوگ ذبح سے پہلے ہی کھال فروخت کر دیتے ہیں وہ ناجائز اور حرام کرتے ہیں۔ باقی وعدہ کرنا جائز ہے۔(۲)

# کھال عوض میں دینا

☆......ملازم، امام، موذن یا خادم وغیرہ کو تنخواہ کے عوض میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۳)

☆......اگر مذکورہ افراد زکوۃ کے مستحق ہیں تو ان کو بلاعوض دینا درست ہے۔(۴)

☆......قصائی کو اجرت کے بدلے میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۵)

---

(۱) وتجزی المجزورة وهي التي جزصوفها ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه . وفيها تناثرشعرالاضحية في غيروقته يجوزاذاكان لها نقي أو مخ كذا في القنية ج:۲ص:۴۰ بحواله امدادالفتاوی ج:۳ص:۵۹۷.

(۲) زوال السنة ص:۲۳ .واغلاط العوام ص:۱۳۹، ط:زمزم بیلشر. وكذلك بيع اللحم في الشاة الحية لأنها انما يصيرلحما بالذبح والسلخ فكان بيع المعدوم فلاينعقد ، بدائع ج: ۵ ص: ۱۳۹. فصل اما الذى يرجع الى العقود عليه ط:سعيد.ومنها ان يكون مقدورا التسليم عند العقد ، فان كان معجوزالتسليم عنده لاينعقد ،بدائع ج:۵ص:۱۴۷ .فصل اما الذى يرجع الى المعقود اليه.

(۳،۴) ويتصدق بجلدها أويعمل منه ، شامی ج:۶ص:۳۲۸ .البحرج:۸ص:۱۷۸ . اور تصدق میں بلاعوض تملیک ضروری ہے.

(۵) ولاان يعطي اجرالجزاروالذابح منها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱ .ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۸۱ .فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية.

www.besturdubooks.net

# کھال کسی کو دینا

قربانی کی کھال سے خود فائدہ اٹھانا یا کسی کو کھال دیدینا خواہ وہ مالدار ہو یا فقیر، ہاشمی ہو یا اور کوئی، اپنے اصول وفروع ہوں یا اجنبی یہ سب جائز ہے، اس میں تملیک بھی واجب نہیں، کیونکہ خود اپنے لئے اس کا مصلی جائے نماز، ڈول وغیرہ بنالینا یا اور کام میں لانا جائز ہے جس میں تملیک کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر قربانی کرنے والا کھال سے نفع نہ اٹھائے اور نہ کسی کو کھال ھبہ کرے بلکہ اسے فروخت کردے تو اس کی قیمت کی رقم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

# کھال کی رقم تنخواہ میں دینا

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کھال کی رقم صدقہ کرنا ضروری ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی مسکین غریب کو کسی قسم کے معاوضہ کے بغیر دیا جائے اور اگر تنخواہوں میں دی گئی تو اجرت ہوجائے گی، اور اگر مالدار کو دیا جائے گا تو ھبہ ہوگا صدقہ نہیں ہوگا ،ہاں غریب طلباء یا غریب لوگ اس کے مستحق ہیں۔(۲)

# کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا

قربانی کی کھال کی رقم کو آمدنی کا ذریعہ بنانا جائز نہیں بلکہ کھال جمع کرنے والی جماعت یا برادری پر لازم ہے کہ جلد از جلد وہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں کو دیدیں ورنہ ایسے لوگ گنہگار ہوں گے۔(۳)

---

(۱) ویجوز الانتفاع بجلدها ......بان یتخذها فرشا اوفروا اوجرابا اوغربالا ......وله ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لاان ینتفع بالدراهم اوینفقها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن أیضا.فتاوی بزازیة علی هامش الهندیة ج:۶ص:۲۹۴ ط:رشیدیه . السادس فی الانتفاع .بدائع ج:۵ص:۸۱ .شامی ج:۶ ص:۳۲۸.

(۲) ویتصدق بجلدها اویعمل منه ، شامی ج:۶ص:۳۲۸ .البحرج:۸ص:۱۷۸ .

(۳) وله ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لاان ینتفع بالدراهم اوینفقها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن ،فتاوی بزازیه علی هامش الهندیة ج:۶ص:۲۹۶، ط:رشیدیه .

www.besturdubooks.net

# کھال کی قیمت استعمال میں لانا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ہے، اگر اپنے استعمال میں لائی گئی تو اس کا بدل صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ قربانی کا ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۱)

# کھال کی قیمت کا مصرف

کھال کی قیمت کا مصرف زکوۃ کا مصرف ہے یعنی مسلمان فقیر وغریب اور یتیم خانہ اور دینی مدارس کے غریب طلباء محتاج معذور وغیرہ ہیں۔(۲)

# کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا

☆......قربانی کی کھال کو فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت کی رقم فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا یعنی ان کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے، فقراء و مساکین کے علاوہ کسی اور مصرف میں صرف کرنا جائز نہیں ہے، اگر شدید مجبوری کی صورت میں ایسی رقم کو کسی اور مصرف میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو حیلہ کرنا ضروری ہے، اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوگی وہ رقم کسی مسکین یا فقیر کو دیکر مکمل طور پر مالک بنا دیا جائے پھر اس سے کہا جائے کہ آپ اپنی طرف سے اس رقم کو مثلاً مسجد یا مدرسہ کی تعمیر یا اساتذہ کرام کی تنخواہ وغیرہ میں دیدیں اور وہ خوشی

(۱) أیضا

(۲) وهومصرف ايضا لصدقة الفطروالكفارة والنذروغيرذلک من الصدقات الواجبة ، شامی ج:۲ص:۳۳۹، باب المصرف . (فان بيع اللحم أوالجلدبة ) ای بمستهلک (أو بدراهم تصدق بثمنه ) الدرمع الرد ج:۶ص:۳۲۸، ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لااباحة. الدرمع الرد ، باب المصرف ج:۲ص:۲۵۰.البحرج:۲ص:۲۴۳،باب المصرف. بدائع ج:۲ص:۳۹،ط:سعيد . تتارخانية ج:۲ص:۲۷۲، ط:ادارة القرآن.

www.besturdubooks.net

سے دیدے، تو اس رقم کو مسجد، مدرسہ یا اساتذہ کرام وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا اور خرچ کرنا جائز ہوگا۔ مگر رقم دیتے وقت یہ شرط نہ رکھے بلکہ مالک بنا کر دینے کے بعد اس سے کہے۔(۱)

☆......اگر قربانی کرنے والے نے قربانی کی کھال کسی فقیر مستحق آدمی کو دیدی، اور وہ شخص جس کو کھال دی ہے، کھال کو فروخت کر کے کسی پڑھانے والے استاد کو تنخواہ دیدے یا مسجد کی تعمیر میں خرچ کر دے تو جائز ہے، لیکن اگر قربانی کرنے والا خود فروخت کرے تو پھر وہ اس کھال کے روپے کو معلم وغیرہ کی تنخواہ یا مسجد میں نہیں دے سکتا بلکہ صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۲)

## کھجلی

جس جانور کو کھجلی کی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہے۔(۳)

## کھری

کھری کھانا درست ہے، کیونکہ یہ حرام چیزوں میں سے نہیں ہے۔(۴)

---

(۱،۲) وحيلة التكفين بها التصدق على فقيرثم هويكفن فيكون الثواب لهما وكذا فى تعمير المسجد وتمامه فى حيل الاشباه ، الدرمع الرد ج:۲ص:۲۷۱، ۳۴۵. البحرج:۲ص: ۲۴۳،باب المصرف. بدائع ج:۲ص:۳۹،ط:سعيد.تتارخانية ج:۲ص:۲۷۲.ط:ادارة القرآن.

(۳) (والجرباء السمينة ) فلومهزولة لم يجز؛لأن الجرب فى اللحم نقص ، الدرمع الرد،ج:۶ص:۳۲۳. بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. .هنديه ج:۵ص:۲۹۸،الباب الخامس.

(۴)(كره تحريما)وقيل تنزيها والأول أوجه (من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة و المثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر،الدرمع الردج:۶ص:۷۴۹. مسائل شتى ،ط: سعيد.

www.besturdubooks.net

## (گ)

# گابھن نکلی

اگر قربانی کے ارادہ سے جانور خرید ا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ گابھن ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدنے والا صاحب نصاب ہے تو وہ اس جانور کے بجائے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرسکتا ہے اور گابھن جانور خود بھی پالنے کے لئے رکھ سکتا ہے اور اگر فروخت کرنا چاہے تو فروخت بھی کرسکتا ہے۔

اور اگر جانور خریدنے والا خود نصاب کا مالک نہیں تھا تو اس پر اسی جانور کی قربانی لازم ہوگی، مزید معلومات کے لئے ''حاملہ جانور'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱)

# گائے کی قربانی

گائے کی قربانی کرنا قرآن مجید(۲) اور حدیث شریف(۳) سے ثابت ہے۔ اور اس میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

---

(۱) کفایت المفتی مع تغییر ج:۸ ص:۱۸۹، کتاب الاضحیة والذبیحة، دارالاشاعت.

(۲) قال تعالی :ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین (الانعام :۱۴۴)

(۳) عن عائشةؓ أن النبی ﷺ دخل علیها وحاضت بسرف قبل أن تدخل مکة وهی تبکی فقال مالک :أنفست ؟قالت نعم ، قال :ان هذا امرقد کتبه الله علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیرأن لاتطوفی بالبیت ،فلما کنا بمنی اتیت بلحم بقر، فقلت ماهذا قالوا ضحی رسول الله ﷺ عن ازواجه بالبقر،(بخاری شریف ج:۲ص:۸۳۲، ط:قدیمی . عن جابرقال نحرنا مع رسول الله ﷺ بالحدیبیة البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة ، ترمذی ج:۱ص:۲۷۶، أبواب الاضاحی، باب فی الاشتراک فی الاضحیة ، ط:سعید. بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۰،فصل اما محل اقامة الواجب ، البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴.تکمله فتح القدیر ج:۸ص:۴۲۹،ط:رشیدیه

www.besturdubooks.net

# گائے کی قربانی پراگر پابندی ہے

ہندوستان اسی طرح ہندوؤں کی حکومت والے ممالک یاعلاقے میں گائے کی قربانی پر پابندی ہے تو ایسے ممالک اور علاقے کے مسلمان گائے کی قربانی نہ کریں بلکہ بکرا بکری، دنبہ، دنبی بھیڑ، بھینس اور اونٹ قربان کریں تاکہ فتنہ فساد اور قتل قتال اور شورش برپانہ ہو لیکن اگر کسی نے اس کے باوجود گائے کی قربانی کی، تو قربانی صحیح ہو جائیگی اور فریضہ ادا ہو جائے گا۔(۱)

# گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں

مسلمانوں کا کفار کیساتھ کسی ایسی بات میں متفق ہونا جس سے شعائر اسلام کی ہتک اور بے حرمتی ہوتی ہونا جائز اور حرام ہے، کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ گائے کی قربانی رکوانے کے لئے غیر مسلم ہندوں کے ساتھ دے یا اتفاق کرے، کیونکہ اس میں اسلام کی ہتک ہوتی ہے، اور جو شخص اسلام کے ہتک میں کافروں کا ساتھ دے گا وہ مسلمان نہیں رہے گا۔(۲)

# گدی کی طرف سے ذبح کرنا

جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کرنا منع ہے۔

جس جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کیا گیا ہے اس کا گوشت کھانا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک حلال نہیں۔(۳)

---

(۱) والفتنة أشد من القتل ، البقرة آيت: ۱۹۱.

(۲) ولاتعاونوا على الاثم والعدوان ، المائدة آيت: ۲.

(۳) واذا ذبح الشاة من قبل القفا فان قطع الاكثرمن هذه الاشياء قبل ان تموت حلت وان ماتت قبل قطع الاكثرمن هذه الاشياء لاتحل ويكره هذا الفعل لانه خلاف السنة وفيه زيادة ايلام ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۷،كتاب الذبائح ،الباب الاول .ط:رشيديه .البحر ج:۸ ص: ۱۷۰ .كتاب الذبائح ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

# گذشتہ سال کی قربانی کا حکم

گذشتہ سال کی قربانی باقی ہے تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اگر کسی نے بڑے جانور میں دو حصے لئے اس نیت سے کہ ایک حصہ سال رواں کی قربانی کا حصہ ہے اور ایک حصہ گذشتہ سال کی قربانی ہے تو اس صورت میں تمام شریکوں کی قربانی ادا ہوجائے گی، البتہ اس آدمی کے سال رواں کی قربانی ادا ہوجائے گی اور گذشتہ سال کی قضاء کی نیت سے جو قربانی کی وہ ادا نہیں ہوگی، نفل ہوجائے گی، اور گذشتہ قربانی کے عوض ایک بکرے کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہوگا۔(۱)

# گذشتہ گناہ معاف

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس رہو (اور اسے ذبح ہوتے دیکھو) کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرے گا اس کے ساتھ ہی تمہارے تمام گذشتہ گناہ معاف ہوجائیں گے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ فضیلت ہم اہل بیت (خاندان نبوت) کے لئے مخصوص ہے یا ہم اور تمام مسلمان اس کے مستحق ہیں؟

---

(۱) ومنها انه تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضاء ها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴، ط:رشيديه.بدائع ج:۵ ص: ۲۶، فصل اما كيفية الوجوب ،ط:سعيد.شامى ج:۶ص:۳۱۲، ط:سعيد. وان نوى بعض الشركاء التطوع وبعضهم يريد الاضحية للعام الذى صاردينا عليه وبعضهم الاضحية الواجبة عن عامه ذلک جازالكل وتكون عن الواجب عمن نوى الواجب عن عامه ذلک و تكون تطوعا عمن نوى القضاء عن العام الماضى ولايكون عن قضائه بل يتصدق بقيمة شاة وسط لمامضى. هنديه ج:۵ص:۳۰۵،الباب الثامن،ط:رشيديه .البحرج:۸ص: ۱۷۸ ،ط: سعيد.

www.besturdubooks.net

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہمارے لئے بھی اور تمام مسلمانوں کیلئے بھی'' الترغیب والترھیب ج:۲ص:۳۹۳۔(۱)

## گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا

اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کیلئے گرایا، اور گرانے کی وجہ سے کوئی عیب پیدا ہو گیا، تو اس عیب کا کچھ اعتبار نہیں، اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

## گروی کے جانور

گروی میں رکھے ہوئے جانور سے قربانی درست نہیں کیونکہ گروی میں رکھنے والا جانور کا مالک نہیں۔(۳)

## گلا کٹ گیا

اگر ذبح کے دوران مرغی یا کسی جانور کا گلا کٹ گیا یعنی الگ ہو گیا تو اس کا کھانا درست ہے، مکروہ نہیں، البتہ جان بوجھ کر اتنا زیادہ ذبح کرنا مکروہ ہے، جانور مکروہ نہیں ہوگا۔(۴)

(۱) عن علي يا فاطمة قومي واشهدى اضحيتک اما ان لک بأول قطرة تقطرمن دمها مغفرة لكل ذنب اما انه يجاء بها يوم القيامة بلحومها ودمائها سبعين ضعفا حتى توضع في ميزانک هي لآل محمد والناس عامة ، كنزالعمال ،ج:۵ص:۱۰۲، رقم الحديث: ۱۲۲۳۷ ، ط: مؤسسة الرسالة . بدائع ج:۵ص:۷۹.فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية. البحر ج: ۸ ص:۱۷۹. شامي ج:۶ ص: ۳۲۸.

(۲) ولوقدم اضحية ليذبحها فاضطربت في المكان الذى يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها اجزأه ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۹، ط:رشيديه .البحرج:۸ ص: ۱۷۷ . فتح القديرج:۸ص:۴۳۵.بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(۳) ولواودع رجل رجلا شاة فضحى بها المستودع عن نفسه يوم النحرفاختارصاحبها القيمة ورضى بهافاخذها فانهالاتجزى المستودع عن اضحيته،فتاوى هنديه ج:۵ص: ۳۰۳، ط:رشيديه .قال في الشرنبلالية المراد بالوديعة كل شاة كانت امانة فلاتجزى كالوديعة ، رد المحتارج:۶ص:۳۳۱ ط:سعيد.

(۴) ويستحب الاكتفاء بقطع الاوداج ولايباين الرأس ولوفعل يكره ،هنديه ج:۵ ص:۲۸۷، كتاب الذبائح ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۶۰ .قبيل فصل اما بيان مايحرم اكله من اجزاء =

www.besturdubooks.net

# گوشت

☆ ......قربانی کا گوشت خود کھانا، اور مالدار اور فقیر کو دینا اور سکھا کر رکھنا اور فریج میں محفوظ کرنا درست ہے۔(۱)

☆ ......نذر اور وصیت کی قربانی کے گوشت کے علاوہ باقی قربانی کا گوشت فقیر اور مالدار سب کھا سکتے ہیں۔(۲)

# گوشت تول کر تقسیم کرنا

☆ ......بڑے جانور میں اگر سات افراد شریک ہیں، تو گوشت تقسیم کرتے وقت تول کر تقسیم کریں اندازے سے نہ کریں ورنہ کوئی حصہ کم اور کوئی حصہ زیادہ ہونے کی صورت میں سود ہونے کی وجہ سے گناہ ہوگا(۳)، البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کرلیا تو جس طرف مذکورہ چیزیں ہوں اس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے چاہے جتنا بھی کم ہو۔(۴)

☆ ......اگر تمام حصے دار ایک جگہ پر کھاتے ہیں الگ الگ جگہ پر جدا جدا نہیں تو

---

= الحیوان .البحر ج:۸ ص:۱۷۰.

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره جمیعا ویهب منها ماشاء للغنی و الفقیر والمسلم......فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۰، الباب الخامس. ط:رشیدیه .البحر ج:۸ ص:۱۷۸ .

(۲) والحاصل ان التی لایؤکل منها هی المنذورة ابتداء والتی وجب التصدق بعینها بعد ایام النحر والتی ضحی بها عن المیت بامره علی المختار، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۷، ط:سعید. واما فی الاضحیة المنذورة سواء کانت من الغنی اوالفقیر فلیس لصاحبها ان یأکل ولاان یوکل الغنی ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۰، ط:رشیدیه .

(۳)ویقسم اللحم وزنا، قوله لاجزافا لان القسمة فیها معنی المبادلة ،قال فی البدائع :اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فیها معنی التملیک واللحم من اموال الربا فلایجوز تملیکه مجازفة .الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۱۷، بدائع ج:۵ ص:۶۷ ،فصل اماکیفیة الوجوب. البحر ج:۸ ص:۱۷۴ .ط:سعید.

(۴) الا اذا ضم معه من الاکارع اوالجلد بان یکون مع احدهما بعض اللحم مع الاکارع ومع الآخر البعض مع الجلد. الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۱۷، ۳۱۸ .البحر ج:۸ ص: ۱۷۴ .ط:سعید.

www.besturdubooks.net

اس صورت میں گوشت کو تول کر تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

☆......اگر قربانی میں شریک تمام افراد اس بات پر راضی ہیں کہ گوشت کو تقسیم نہ کیا جائے بلکہ ایک ہی جگہ پر پکا کر کھایا جائے یا صدقہ کر دیا جائے تو یہ جائز ہے تقسیم کی ضرورت نہیں (۲)، لیکن اگر ان میں سے کوئی بھی ایک حصہ دار اس کے خلاف ہو اور وہ اپنا حصہ تقسیم کر کے لینا چاہے تو تقسیم کرنا ضروری ہوگا۔(۳)

☆......بڑے جانور کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اپنے ہوں یا بیگانے اس میں کوئی فرق نہیں ہے اور اگر اپنے بھائی وغیرہ رشتہ دار ایک گھر کے رہنے والے ہیں تو گوشت تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر چاہیں تو سب اکٹھا گوشت رکھیں اور کھائیں۔(۴)

## گوشت دھونا

جانور کو حلال طریقے سے ذبح کرنے کے بعد جو گوشت جانور سے علیحدہ کیا جاتا ہے وہ پاک ہے پکانے سے پہلے دھونا ضروری نہیں، اگر دھو کر پکانا چاہے تو منع نہیں جو بھی صورت اختیار کرنا چاہے کر سکتا ہے۔(۵)

---

(۱،۲) حتی لواشتری لنفسه ولزوجته واولاده الکباربدنة ولم یقسموها تجزیهم ...... والظاهرانها لاتشترط لان المقصود منها الاراقة وقد حصلت ،وحاصله ان المراد بیان شرط القسمة ان فعلت لاانها شرط ، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۷، کتاب الاضحیة ، ط:سعید.

(۳) وفی فتاوی الخلاصة:تعلیق القسمة علی ارادتهم.ردالمحتار ج:۶ ص:۳۱۷، ط:سعید.

(۴)(۳)ویقسم اللحم وزنا، قوله لاجزافا لان القسمة فیها معنی المبادلة ،قال فی البدائع :اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فیها معنی التملیک واللحم من اموال الربا فلایجوزتملیکه مجازفة .الدرمع الردج:۶ ص:۳۱۷، بدائع ج:۵ص:۶۷ ،فصل اماکیفیة الوجوب. البحر ج:۸ص:۱۷۴ .ط:سعید.

(۵) فتاوی محمودیه ج:۲ص:۳۱۶.طحطاوی علی مرقی الفلاح ج:۱ص:۸۳. (واما حکمها) فطهارة المذبوح وحل أکله من الماکول ، هندیه ج:۵ص:۲۸۶. والحاصل ان التی لایاکل منها هی المنذورة ابتداء والتی وجب التصدق بعینها بعد ایام النحروالتی ضحی بهاعن المیت بامره علی المختار، ردالمحتار:۶ ص:۳۲۷، ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۶۲، کتاب التضحیة ،ط:سعید.

www.besturdubooks.net

## گوشت صدقہ کر دینا لازم ہے

قربانی اگر نذر یا وصیت کی ہے، تو اس کا تمام گوشت فقراء اور مساکین میں صدقہ کر دینا ضروری ہے، قربانی کرنے والا یا اس کے اصول وفروع اور مالدار لوگ اس کا گوشت نہیں کھا سکتے ، اس کے علاوہ ہر قسم کی قربانی کا گوشت خود قربانی کرنے والا اور امام رشتہ دار کھا سکتے ہیں، فقیر وغنی سب کھا سکتے ہیں۔(۱)

## گوشت فروخت کر دیا

اگر کسی قربانی کرنے والے نے قربانی کا گوشت فروخت کر دیا تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا ضروری ہے۔(۲)

## گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا

سات آدمیوں نے ملکر ایک جانور خریدا، پھر معلوم ہوا کہ ایک شریک کی نیت گوشت فروخت کرنے کی ہے، تو ایسی صورت میں ایسے آدمی کا حصہ کوئی اور قربانی کرنے والا خرید لے، اس کے بعد قربانی کریں، ورنہ تمام شریکوں کی قربانی خراب ہو جائے گی، کسی بھی شریک کی قربانی درست نہیں ہوگی، کیونکہ قربانی خالص اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے کرنا ضروری ہے ورنہ قربانی درست نہیں ہوتی۔(۳)

---

(۱) نذران يضحي ولم يسم شيئا عليه شاة ولاياكل منها وان اكل عليه قيمتها،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵ط:رشيديه . ان وجبت بالنذرفليس لصاحبها ان ياكل منها شئا ولاان يطعم غيره من الاغنياء سواء كان الناذرغنيا اوفقيرا لان سبيلها التصدق وليس للمتصدق ان يأكل صدقته ولايطعم الاغنياء ،شامى ج:۶ص:۲۲۷ . فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشيديه .

(۲) واللحم بمنزلة الجلد فى الصحيح حتى لايبيعه بمالاينتفع به ......ولوباعهابالدراهم ليتصدق بها جازلانه قربة كالتصدق ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۱.الباب السادس. البحرج:۸ص:۱۷۸.

(۳) اذا شارك المتقرب من لايريد القربة لم تجزعن القربة ولوكان احد الشركاء ذميا كتابيا اوغيركتابى وهويريد اللحم ......لم يجزئهم عندنا......والمسلم لواراد اللحم لايجوز =

www.besturdubooks.net

# گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا

☆......اگر کسی نے صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی، ثواب کی نیت سے قربانی نہیں کی، تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ قربانی کے ایام میں ایک اور قربانی کرے۔(۱)

☆...... اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی ایک شریک نے ثواب کی نیت نہیں کی، اور واجب قربانی ادا کرنے کی بھی نیت نہیں کی صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، جان بوجھ کر ایسے آدمی کو بڑے جانور میں شریک کرنے کی صورت میں کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، سب پر دوبارہ قربانی لازم ہوگی۔(۲)

# گوشت کی تقسیم

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں، ایک حصہ اپنے گھر کیلئے دوسرا حصہ رشتہ دار اور دوست احباب کے لئے، اور تیسرا حصہ فقراء اور محتاجوں کیلئے، لیکن اگر اہل وعیال زیادہ ہیں اور گوشت کی خود ضرورت ہے تو اپنے گھر کیلئے

---

= عندنا، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.الدرمع الرد ج:۶ص: ۳۲۶، ط: سعید. وقد علم ان الشرط قصد القربة من الکل ردالمحتارج:۶ص:۳۲۶. ط: سعید.وان کان کل واحد منهم صبیااوکان شریک السبع من یرید اللحم...... لایجوز للآخرین ایضا،فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۳۰۴، ط:رشیدیه .الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة فی الضحایا.

(۱) ولوکان احد الشرکاء غیر کتابی وهویرید اللحم لم یجزیهم عندنا...... والمسلم لواراد اللحم لایجوزعندنا ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۴،الباب الثامن .ط:رشیدیه .

(۲)اذا شارك المتقرب من لایرید القربة لم تجزعن القربة وان کان کل واحد منهم صبیا......اوکان شریک السبع من یرید اللحم ......لایجوزللآخرین ایضا ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة ،ط:رشیدیه .

www.besturdubooks.net

رکھ سکتا ہے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

## گونگے کا ذبح

گونگے کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے، کیونکہ گونگا آدمی "**بسم اللہ اللہ اکبر**" کوترک کردینے میں معذور ہے۔(۲)

## گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی

اگر ایک گھر میں متعدد افراد ہیں اور سب صاحب نصاب ہیں، اور سب پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے تو اس صورت میں گھر کے تمام افراد کی جانب سے ایک چھوٹے جانور کی قربانی کافی نہیں ہوگی، یا ایک فرد کی قربانی تمام افراد کے لئے کافی نہیں ہوگی (۳)، ایسی صورت میں ہر فرد کے لئے الگ الگ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا چاہے ہر ایک الگ الگ چھوٹا جانور لے یا ایک بڑے جانور میں

---

(۱) ویستحب أن یأکل من اضحیته ، ویطعم منها غیره ، والافضل ان یتصدق بالثلث ، ویتخذ الثلث ضیافة لأقاربه واصدقائه ویدخر الثلث ، ویطعم الغنی والفقیر جمیعا الا ان یکون الرجل ذاعیال وغیر موسع الحال ، فان الافضل له حینئذ ان یدعه لعیاله ویوسع علیهم به ، هندیه ج:۵ص:۳۰۰.

(۲) فتحل ذبیحتهما ولوالذابح ...... (اواخرس) مسلما اوکتابیا لان عجزه عن التسمیة لایمنع صحة ذکاته کصلوته ،الدرمع الردج:۶ص:۲۹۷، ۲۹۸، ط:سعید.

(۳) فتجب التضحیة علی مسلم ......موسریسار الفطرة عن نفسه لاعن طفله علی الظاهر،الدر مع الردج:۶ص:۳۱۲، ۳۱۵، ط:سعید. فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۲، کتاب الاضحیة ، ط: رشیدیه . ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار وامراته الا باذنه ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۳. ولوضحی ببدنة عن نفسه وعرسه واولاده ...... ان کان اولاده صغارا جازعنه و عنهم جمیعا وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل وان فعل بغیرامرهم اوبغیر امر بعضهم لاتجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا ؛لأن نصیب من لم یامر صار لحما فصار الکل لحما ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۲،الباب السابع فی التضحیة عن الغیر ط:رشیدیه .

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر گھر میں متعدد افراد ہو یا ایک فرد کے متعدد اولاد ہو اور سب صاحب نصاب ہوں تو ان سب کے ذمہ الگ الگ قربانی کا جانور ذبح کرنا واجب ہے کیونکہ بڑے کے ذمہ صرف اپنی قربانی ہے۔

www.besturdubooks.net

سات افراد شامل ہوجائیں۔(۱)

## گھسے ہوئے دانتوں والے جانور

گھسے ہوئے جانور کے دانت گھس گھس کر مسوڑھوں سے جا ملے لیکن گھاس کھانے پر قادر ہے تو اس کی قربانی صحیح ہے اور اگر گھاس کھانے پر قادر نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۲)

## گھوڑا

گھوڑے کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً گھوڑے کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(۳)

## گیارھویں یا بارہویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی

اگر کرفیو، آندھی، طوفان، بارش اور سیلاب وغیرہ کی وجہ سے عید کی نماز دسویں ذی الحجہ کو نہیں ہوئی بلکہ گیارہویں یا بارہویں تاریخ کو عید کی نماز ادا کی گئی تو اس صورت میں نماز سے پہلے بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۴)

---

(۱) يجب ان يعلم ان الشاة لاتجزى الا عن واحد وان كانت عظيمة والبقروالبعيريجزى عن سبعة اذا كانوا يريدون به وجه الله تعالى ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن ط: رشيديه .

(۲) واما الهتماء :وهي التى لااسنان لها، فإن كانت ترعى وتعتلف جازت وإلا لا، هنديه ج: ۵ص:۲۹۸. بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۶ .فتاوى شامى ج:۶ ص:۳۲۴. تكمله فتح القديرج:۸ص:۴۳۴،ط: رشيد يه.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفى كل جنس نوعه و الذكروالانثى منه الخ ،هنديه ج:۵ص:۲۹۷، ط:ماجديه، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷، كتاب الاضحية ، ط:سعيد.شامى ج:۶ ص: ۳۲۲،كتاب الاضحية ،ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۶۹فصل فى محل اقامة الواجب ط: سعيد .

(۴) اذا ترك الصلوة يوم النحربعذراوبغيرعذرلاتجوزالاضحية حتى تزول الشمس،و تجوز الاضحية في الغد وبعد الغد قبل الصلوة لانه فات وقت الصلوة بزوال الشمس فى اليوم الاول والصلوة فى الغد تقع قضاء ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فى وقت الاضحية ط:رشيديه .

www.besturdubooks.net

# (ل)

## لاغر جانور

☆...... اتنا دبلا لاغر بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہوں یا جو ذبح کرنے کی جگہ خود نہ جا سکتا ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

☆......اور اگر اتنا دبلا نہ ہو، تو دبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں، اس کی قربانی درست ہے(۲) لیکن موٹے اور فربہ جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

## لباس

عید کے دن مرد و عورت دونوں کو چاہئے کہ بہترین لباس زیب تن کریں خواہ وہ نئے ہوں یا استعمال میں آچکے ہوں، مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ بہتر ہے باقی دوسرے رنگ کا لباس پہننا بھی جائز ہے، اور لال اور زرد لباس مردوں کے لئے مکروہ ہے۔(۴)

## لنگڑا

☆...... جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا، اور جسم کا

---

(۱) ولاتجوزالعرجاء البین عرجها وهی التی لاتقدران تمشی برجلها الی المنسک و المریضة البین مرضها، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۷۵، ط: سعید.

(۲) لاالمهزولة التی لامخ فی عظامها وتجوزبالثولاء الجرباء السمینتین فلومهزولتین لاتنفی لایجوزاذا ذهب مخ عظمها فان کانت مهزولة فیها بعض الشحم جاز، ردالمحتار ج: ۲ ص:۳۲۳، ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۷۵،ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۸،الباب الخامس.

(۳) واعلم ان الکل لایخلوعن عیب والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة فما جوزهنا جوزمع الکراهة ،ردالمحتارج:۲ص:۳۲۳،بدائع ج:۵ص:۷۵،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۷.

www.besturdubooks.net

وزن نہیں رکھ سکتا ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے، اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو قربانی درست ہے۔(۲)

☆......ایسا لنگڑا جانور جو قربانی کی جگہ تک نہ جاسکے اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

## لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا

لون کے پیسے سے خریدے ہوئے جانور کی قربانی کرنا جائز ہے البتہ سودی لون لینا ناجائز اور حرام ہے۔(۴)

## لوہے کا داغ

جس جانور کی ران وغیرہ پر لوہے سے داغ دیا ہو اس کی قربانی درست ہے (۵) مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں کوئی عیب ظاہر نہ ہو۔(۶)

## (م)

## مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہوگیا

اگر کوئی شخص صاحب نصاب تھا، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا لیکن قربانی کے دن آنے سے پیشتر وہ غریب ہوگیا، اور قربانی کے اخیر دن تک وہ

---

(۱) ولاالعرجاء ای التی لایمکنها المشی برجلها العرجاء انما تمشی بثلاث قوائم ،رد المحتار ج:۶ ص:۳۲۳، ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۷،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ص: ۷۵ .ط:سعید.

(۲) حتی لو کانت تضع الرابعة علی الارض وتستعین بها جاز،ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۳، ط:سعید

(۳)ولاالعرجاء التی لاتمشی الی المنسک ای المذبح ،الدرمع الرد ج:۶ص:۳۲۳، ط: سعید .بدائع ج:۵ص:۷۵.

(۴) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۵۲، کتاب الاضحیة .

(۵) ویجوزالتی بها کی ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشیدیه .الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب . ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۵ ط:سعید.

(۶) والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة،ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۳،ط:سعید. =

www.besturdubooks.net

صاحب نصاب نہ ہوا، تو اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں ہوگی، اس جانور کو فروخت کر کے اس کی قیمت اپنے کام میں خرچ کر سکتا ہے، اور اگر قربانی کے اخیر دن میں بھی وہ صاحب نصاب ہو جائے گا تو اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ اسی جانور سے کرے یا کسی اور جانور سے بہر حال قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۱)

## مالدار کے لئے نادر موقعہ

مالدار امیر لوگوں کیلئے مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کریں وہاں مرحوم رشتہ داروں مثلاً والدین وغیرہ کی طرف سے بھی قربانی کریں ان کو ثواب پہنچ جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی طرف سے، خلفائے راشدین اور آئمہ مسلمین اور اپنے پیر و مرشد اور اساتذہ کی طرف سے کریں۔(۲)

## ماں کا اعتبار ہے

اگر کوئی بکرا یا بکری، ہرن اور بکری سے پیدا ہوا ہے، اس کی قربانی درست ہے، یہ بچہ ماں کے حکم میں ہے اور ماں بکری ہے تو یہ بچہ بھی بکری ہے، اور بکری کی قربانی جائز ہے۔(۳)

---

= بدائع ج:۵ ص:۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. هنديه ج:۵ ص:۲۹۷.

(۱) فتاوى محموديه ج:۲ ص:۳۲۳، وفي الهندية يعتبرآخرأيام النحر في الفقروالغنى و الموت والولادة، ج:۵ ص:۲۹۶، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان.

(۲) قال في البدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه و يحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والاخرعمن لم يذبح من امته، ردالمحتارج:۶ ص:۳۲۶، ط:سعيد. بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳) فان كان متولدا من الوحشي والانسي فالعبرة للام، حتى لوكانت البقرة وحشية والثوراهليا لم تجزوقيل اذا نزا ظبي على شاة اهلية فان ولدت شاة تجوزالتضحية وان ولدت ظبيا لاتجوزفتاوى هنديه ج:۵ ص:۲۹۷، ط:رشيديه. بدائع ج:۵ ص:۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب، ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

# مجنون

مجنون پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر مجنون کی ملکیت میں نصاب کے برابر مال، سونا چاندی یا رقم یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرنا اس کے ولی پر واجب نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کیلئے عاقل ہونا شرط ہے۔(۱)

# مجنون جانور کی قربانی

اگر جانور مجنون ہے، موٹا اور تازہ ہے، تو اس کی قربانی جائز ہے۔(۲)

# محبوب عمل

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ماعمل ابن آدم من عمل يوم النحرأحب الى الله من اهراق الدم وانه ليأتى يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافهاوان الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع بالأرض فطيبوا بها نفسا .(۳)

---

(۱) وفى الينابيع :والمعتوه والمجنون بمنزلة الصبى ، والذى يجن ويفيق كالصحيح ولو كان المجنون موسرا يضحي عنه وليه من ماله في الروايات المشهورة وروى أن الأضحية قبل ان يضحي بها لاتجب في مال المجنون ، البحر ج:۸ص:۱۷۵ .ط:سعيد.

(۲) ويضحى بالجماء والخصي والثولاء اى المجنونة ،الدرمع الرد ج:۵ص:۳۲۳. هنديه ج:۵ص:۲۹۸، الباب الخامس في بيان محل كيفية الواجب . تكملة فتح القدير ج: ۸ ص:۴۳۴، ط:رشيديه . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۶ . ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۷۵، اما الذى يرجع الى وقت التضحية .

(۳) رواه الترمذى ج:۱ص:۲۷۵، ابواب الاضاحي باب ماجاء فى افضل الاضحية ، ط:سعيد. مشكوة ص:۱۲۸ ، الفصل الثاني ط:قديمى كتب خانه.

www.besturdubooks.net

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن اولادِ آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ زندہ ہو کر آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔

## مرض ظاہر ہو

جس جانور کا مرض ظاہر ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

## مرغی

مرغی کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً مرغی کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں۔(۲)

## مریل جانور

اتنا دبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی

---

(۱) لاتجوز التضحية بالمريضة البين مرضها، الدر مع الرد، كتاب الاضحية، ج:٦ ص:٣٢٣، ط:سعيد.

(۲) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثه الغنم أو الابل أو البقر في كل جنس نوعه والذكر والانثى منه، هنديه ج:٥ ص:٢٩٧، ط:ماجديه، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب . البحر ج:٨ ص:١٧٧، كتاب الاضحية ط:سعيد. شامي ج:٦ ص:٣٢٢، كتاب الاضحية، ط:سعيد. بدائع ج:٥ ص:٦٩، فصل في محل اقامة الواجب، ط:سعيد. و في اصول التوحيد للامام الصفار والتضحية بالديك والدجاجة في ايام الاضحية ممن لا اضحية عليه لاعساره تشبيها بالمضحين مكروه لانه من رسوم المجوس كذا في الخلاصة ، عالمگیری ج:٥ ص:٣٠٠، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب .

www.besturdubooks.net

درست نہیں، البتہ اگر اتنا دبلا نہیں صرف کمزور ہے باقاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

## مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

''بت'' کے نام پر چھوڑا ہوا جانور'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

## مزدوری

قربانی کا گوشت، یا چربی یا چھیچھڑ، سری، پائے قصائی کو مزدوری میں نہ دیں بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دیں، ورنہ اجرت میں دی ہوئی چیزوں کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

## مسافر

☆...... مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر خوشی سے کرنا چاہے تو کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۳)

☆...... اگر مسافر کے پاس مال موجود ہے، اور سہولت کے ساتھ قربانی کرسکتا ہے تو قربانی کرنا مستحب ہے۔(۴)

☆...... اگر مسافر قربانی کے دنوں میں یعنی دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے گھر آگیا یا مقیم ہوگیا اور وہ صاحب حیثیت لوگوں میں

---

(۱) لاتجوز التضحية بالمهزولة التي لامخ في عظامها ،الدرمع الردج:۶ص:۳۲۳، ط:سعید. فلومهزولتين لاتنفي لايجوز اذا ذهب مخ عظمها...... فان كانت مهزولة فيها بعض الشحم جاز قوله لاتنفي اى لامخ لها وهذا يكون من شدة الهزال ،ردالمحتارج:۶ ص:۳۲۳، ط: سعید.بدائع ج:۵ص:۷۵،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط: رشیدیه.

(۲) ولايعطى اجر الجزار منها لانه كبيع، لان كلامنهما معاوضة لانه انما يعطى الجزار بمقابلة جزره ، والبيع مكروه فكذا مافي معناه ، فان جزه تصدق بها اى فان فعل تصدق بالاجرة اى فيما لوآجرها ،ردالمحتارج:۶ص:۳۲۸، ۳۲۹، ط:سعید.بدائع ج:۵ص: ۸۱،ط:سعید.

(۳، ۴) وشرائطها الاسلام والاقامة فالمسافر لاتجب عليه وان تطوع بها اجزأته عنها، رد المحتارج:۶ ص:۳۱۲، ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۲،الباب الاول .بدائع ج:۵ص:۶۳،=

www.besturdubooks.net

سے ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی، اور اگر وہ شخص صاحب حیثیت لوگوں میں سے نہیں بلکہ غریب ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی (۱)، لیکن اگر اس نے قربانی کے دنوں میں قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اسی جانور کی قربانی اس پر واجب ہوگی۔ (۲)

## مساجد میں کھالیں دینا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم قیمت کے طور پر ملتی ہے وہ صدقہ کر دینا واجب ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ جس کو دیا جائے وہ مالک بن جائے، چونکہ مسجد میں تملیک نہیں پائی جاتی اس لئے قربانی کی کھال کی رقم مسجد کی تعمیر اور امام و موذن اور خادم وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا جائز نہیں۔ (۳)

## مسافر اور تکبیر

اقتداء کی وجہ سے مسافر پر بھی تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ (۴)

## مسلمان کا ذبیحہ

☆...... مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، مسلمان چاہے نیا ہو یا پرانا دونوں کے ذبیحہ کے

= فصل اما شرائط الوجوب.

(۱) ولاتشترط الاقامة فی جمیع الوقت حتی لوکان مسافرا فی اول الوقت ثم اقام فی آخره تجب علیه .هندیه ج:۵ص:۲۹۲، الباب الاول .بدائع ج:۵ص:۲۱۵ .ط:سعید.

(۲) فان اشتری شاة للاضحیة ثم سافرله ان یبیعها ولایضحی بها ومن المشائخ من فصل بین الموسروالمعسر......وان کان معسرا ینبغی ان تجب علیه ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۲، ط: رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب.

(۳) فان بیع اللحم أوالجلدبه أی بمستهلک أوبدرهم تصدق بثمنه،الدرمع الردج:۶ ص: ۳۲۸، ویتصدق بجلدها الخ الدرمع الردج:۶ص:۳۳۸، وایضا فی شرح التنویر:ویشترط ان یکون الصرف تملیکا لااباحة ،الدرمع الرد ج:۲ص:۳۴۴،باب المصرف. البحر ج:۲ ص:۲۴۳، باب المصرف، ط:سعید.تتارخانیة ج:۲ص:۲۷۲،ط:ادارة القرآن.بدائع ج:۲ ص: ۳۹،ط:سعید.

(۴) وبالاقتداء یجب علی المرأة والمسافر،فتاوی هندیه ج:۱ص:۱۵۲، الباب السابع عشرفی صلوة العیدین ممایتصل بذلک تکبیرات ایام التشریق ط:رشیدیه .

www.besturdubooks.net

بارے میں شبہ نہیں کرنا چاہئے، ایسے جانور کا گوشت اللہ کا نام لیکر کھانا جائز ہے۔(۱)

☆...... ہر مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، کسی کی بدمزاجی اور بدزبانی کی وجہ سے اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

## مشرک کی شرکت

مشرک کے ساتھ قربانی میں شرکت جائز نہیں، اگر قربانی کے جانور میں جان بوجھ کر کسی مشرک کا حصہ رکھا جائے گا تو کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

## مغز نہ ہو

ایسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو۔(۴)

## مقروض آدمی کا قربانی کرنا

جو شخص مقروض ہو، اس کو قرض ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے، قربانی نہ کرے، لیکن اگر قربانی کر لی تو ثواب ملے گا(۵)

## مکان

اگر کسی کے پاس ایک سے زائد مکان ہے تو زائد مکان کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک حصہ قربانی واجب ہے۔(۶)

---

(۱،۲) واماشرائط الذكاة منهاان يكون مسلما......فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۵، كتاب الذبائح الباب الاول فى ركنه وشرائطه ،ط:رشيديه . الدرمع الرد ج:۶ص:۲۹۶، كتاب الذبائح .

(۳) احسن الفتاوى ج:۷ص:۵۱۰، كتاب الاضحية والعقيقة ،ط:سعيد.

(۴) ولاتجوزالتضحية المهزولة التى لامخ فى عظامها،الدرمع الرد ج:۶ص:۳۲۳، ط: سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۹۸ ،ط:رشيديه.بدائع ج:۵ص:۷۵،فصل اماشرائط جواز اقامة الواجب.

(۵) امداد المفتين ج:۲ص:۲۸۵.

(۶) اولها الغنى والغنى فيها من له مائتا درهم أوعرض يساوى مائتى درهم سوى مسكنه وخادمه وثيابه التى يلبسها واثاث البيت ،فالغنى فى الاضحية ماهوالغنى فى صدقة الفطر، فتاوى قاضى خان على هامش الهنديه ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجديه . عالمگيرى ج: ۵ =

www.besturdubooks.net

## مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں

☆......قربانی میں جانور جس جگہ پر ہے اس کا اعتبار ہے قربانی کرنے والے کا اعتبار نہیں اگر قربانی کا جانور ایسے دیہات میں ہے جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں، اور قربانی کرنے والا شہر میں ہے تو اس صورت میں دیہات میں قربانی کے جانور کو صبح صادق کے بعد ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۱)

☆......اگر جانور شہر میں ہے اور قربانی کرنے والا دیہات میں ہو تو اس صورت میں جن تک شہر میں کسی ایک جگہ پر بھی عید کی نماز نہیں ہوگی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

## مکان کرایہ پر دیا ہے

☆......اگر کسی کے پاس ایک ہی مکان ہے لیکن اس میں وہ خود نہیں رہتا بلکہ کرایہ پر دے رکھا ہے اور وہ خود کرایہ کے گھر میں رہتا ہے تو اس پر بھی ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۳)

---

= ص:۲۹۲.شامی ج:۶ص:۳۱۲.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴،کتاب الاضحیة.تکملہ فتح القدیر ج:۸ص:۴۲۵، ط:رشیدیه . بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۴،فصل اماشرائط الوجوب.

(۱) ولواخرج الاضحیة من المصرفذبح قبل صلوة العید قالوا ان خرج من المصرمقدار مایباح للمسافرقصرالصلوة فی ذلک المکان جازالذبح قبل صلوة العید والالا، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۶، کتاب الاضحیة الباب الرابع فیمایتعلق بالمکان والزمان ،ط:رشیدیه . بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۴،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعید.روی الحسن عن أبی یوسف یعتبرالمکان الذی یکون فیه الذبح ولایعتبرالمکان الذی یکون فیه المذبوح عنه وانما کان کذلک لان الذبح هوالقربة فیعتبرمکان فعلها لامکان المفعول عنه،بدائع ج:۵ص:۷۴، فصل واما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعید.

(۲) ولوکان الرجل بالسواد واهله بالمصرلم تجزالتضحیة عنه الا بعد صلوة الامام ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۶،الباب الرابع، ط:رشیدیه .بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۴،ط:سعید.

(۳) اولها الغنی والغنی فیها من له مائتا درهم أوعرض یساوی مائتی درهم سوی مسکنه =

www.besturdubooks.net

☆......اپنا گھر چاہے کرایہ پر دیا ہو یا مفت یا خالی پڑا ہو اور خود دوسرے مکان میں کرایہ پر رہتا ہے یا مفت ہر ایک صورت میں قربانی میں اس مکان کی قیمت کا اعتبار ہوگا کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

## مکروہ

☆......جانور کو ذبح کرنے کی جگہ پر سختی سے گھسیٹتے اور کھینچتے ہوئے لے جانا(۲)، جانور کو ذبح کرنے کے لئے لٹا دینے کے بعد ذبح میں دیر کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆......جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے۔(۴)

☆......جانور کو ذبح کرنے کے لئے آسانی سے گرانا چاہئے، بے جا سختی کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆......قبلہ رخ بائیں کروٹ لٹایا جائے، اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔(۶)

☆......کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۷)

---

= وخادمه وثيابه التي يلبسها و اثاث البيت ،فالغنى في الاضحية ماهو الغنى في صدقة الفطر، فتاوى قاضي خان على هامش الهنديه ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجديه .هنديه ج:۵ص: ۲۹۲. شامى ج:۶ص:۳۱۲.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴،كتاب الاضحية.تكمله فتح القد ير ج:۸ص:۴۲۵، ط:رشيديه . بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۴،فصل اما شرائط الوجوب .

(۱) أيضا

(۲) ويكره جرها برجلها الى المذبح ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۶۰.

(۳) الحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه في الذكاة مكروه ،فتاوى هنديه ج:۵ص :۲۸۸، ط:رشيديه . الدرمع الرد ج:۲ص:۲۹۶.البحر ج:۸ص:۱۷۰.ط:سعيد.

(۴) أيضا

(۵) أيضا

(۶) واذاذبحها بغير توجه القبلة حلت ولكن يكره ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۸، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۶۰.

(۷) ويكره بغير الحديد وبالكليل من الحديد ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ط:رشيديه .

www.besturdubooks.net

☆......جانور کے سامنے چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆......جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۲)

☆......ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆......اس طرح سختی سے جانور کو ذبح کرنا کہ سر الگ ہو جائے یا حرام مغز تک چھری اتر جائے مکروہ ہے۔(۴)

☆......گردن کے اوپر سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆......ذبح کے بعد جانور کو ٹھنڈا ہونے سے پہلے گردن الگ کرنا یا چمڑا اتارنا مکروہ ہے۔(٦)

# ملازم

اگر ملازم نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب ہے، سرکاری اور غیر سرکاری دونوں قسم کے ملازمین کا حکم ایک ہے۔

اگر ملازم نصاب کا مالک نہیں جو تنخواہ ملتی ہے وہ ماہانہ خرچ ہو جاتی ہے یا ماہانہ کچھ بچت ہو جاتی ہے لیکن بچی ہوئی رقم کی مقدار نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے تو

(۱) ویکره ان یحد الشفرة بین یدیه ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ ص:۶۰،ط:سعید.

(۲) ویکره ان یضجعها ویحد الشفرة بین یدیها،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۶۰.

(۳) (قوله وكل تعذيب بلافائدة ) منه ذبح واحدة بحضرة اخرى . طحطاوى على الدر ج:۴ ص:۱۵۲، كتاب الذبائح .شامى ج:۶ص:۲۹۶ .هنديه ج:۵ص:۲۸۸.

(۴) وكره النخع وقطع الرأس النخع وهوان يصل الى النخاع وهوخيط ابيض فى جوف عظم الرقبة وفى قطع الرأس زيادة تعذيب فيكره ، البحرج:۸ص:۱۷۰، ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۶۰.

(۵) وكره الذبح من القفا وفى الذبح من القفا زيادة الم فيكره ، البحرج:۸ص:۱۷۰، ط: سعيد.

(٦) ويكره ان يكسررقبتها قبل ان تسكن من الاضطراب ويكره ان يسلخ قبل ان يبرد، البحرج:۸ص:۱۷۰، كتاب الذبائح ،ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۶۰،ط:سعيد.وكره كل تعذيب بلافائدة مثل (قطع الرأس والسلخ قبل أن تبرد) اى تسكن عن الاضطراب ، الدرمع الردج:۶ص:۲۹۶.

www.besturdubooks.net

اس پر زکوۃ اور قربانی واجب نہیں ۔(۱)

# منت مانی

☆......اگر کسی نے قربانی کی منت مانی تو منت کی وجہ سے اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ منت ماننے والا امیر ہو یا غریب، دونوں کے لئے حکم ایک ہے۔(۲)

☆...... اگر صاحب نصاب امیر آدمی نے نذر مانی تو اس کو دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک منت کی وجہ سے، اور دوسری قربانی جو اس پر صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے شریعت نے واجب کی ہے۔(۳)

# منٰی میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے

منی سے قربانی کا آغاز ہوا ہے، اس لئے منی میں قربانی کرنیکا ثواب باقی جگہوں سے زیادہ ہے، اسی لئے حضور ﷺ نے حج میں سو اونٹوں کی قربانی کی جن میں سے تریسٹھ اونٹوں کی قربانی خود فرمائی، باقی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا، قربانی کی اتنی بڑی تعداد اسی فضیلت کی وجہ سے کی گئی (۴)، ورنہ نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ میں

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسارالخ الدرمع الرد، كتاب الاضحية ، ج:٦ ص:٣١٢، ط: سعيد. عالمگيرى ج:٥ص:٢٩٢، كتاب الاضحية ،الباب الاول فى تفسيرها. بدائع ج:٥ ص:٦٣، فصل فى شرائط الوجوب ، ط:سعيد. البحر ج:٨ص:١٧٣، كتاب الاضحية ، ط: سعيد. تكمله فتح القدير ج:٨ص:٤٢٥، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه .

(٢) قال فى البدائع :اما الذى يجب على الغنى والفقيرفالمنذوربه بان قال لله على ان اضحى شاة اوبدنة فتلزم بالنذر كسائرالقرب والوجوب بالنذريستوى فيه الغنى والفقير، رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٠، ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:٥ص:٦١، كتاب التضحية ، ط:سعيد .

(٣) قال فى البدائع ولونذران يضحى شاة وذلك فى ايام النحروهوموسرفعليه ان يضحى بشاتين عندنا شاة بالنذروشاة بايجاب الشرع ابتداء ،ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٠، ط:سعيد. بدائع ج:٥ص:٦٣، كتاب التضحية ، ط:سعيد.

(٤) والدليل عليه ماروى ان رسول الله ﷺ ساق مائة بدنة فنحرمنها نيفا وستين بيده الشريفة عليه الصلوة والسلام ثم اعطى المدية سيدنا عليارضى الله عنه فنحرالباقين ، بدائع ج:٥ص:٧٩، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية،ط:سعيد. البحرالرائق ج:٨ص: ١٧٩، ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

عام طور پر دو جانوروں کی قربانی کرتے تھے۔(۱)

## مہر اور قربانی

☆......اگر کوئی عورت نصاب کی مالک نہیں، لیکن اس کا مہر (موجل) نصاب سے زیادہ شوہر کے ذمہ ہے جو ابھی تک عورت کو نہیں ملا، تو عورت اس مہر کی وجہ سے صاحب نصاب نہیں ہوگی، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر عورت کا حق مہر معجّل ہے، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اس عورت پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

## میت کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، اور میت کو ثواب ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دنبہ اپنی طرف سے قربانی کرتے تھے اور ایک دنبہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔(۴)

---

(۱) وقد صح ان رسول الله ﷺ كان يضحي كل سنة بشاتين ،فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۲۹۵. بدائع ج:۵ص:۷۹، ط:سعيد. عن انس بن مالك قال ضحي رسول الله ﷺ بكبشين اقرنين املحين ذبحها بيده وسمي وكبرووضع رجله على صفاحهما ، مشكوة ص:۱۲۸، الفصل الثاني قديمي كتبخانه. رواه ابوداود ج:۲ص:۳۰باب مايستحب من الضحايا. والترمذى ج:۱ ص:۲۷۵ ،باب في الاضحية بكبشين .

(۲) والمرأة بالمؤجل لا، ردالمحتارج:۶ص:۳۱۲، ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۴، ط: سعيد.وفي الهنديه: واما المؤجل الذى سمي بالفارسة (كابين ) فالمرأة لاتعتبرموسرة بذلك وبالاجماع ،هنديه ج:۵ص:۲۹۲.

(۳) والمرأة موسرة بالمعجل لوالزوج مليا ، ردالمحتارج:۶ص:۳۱۲، ط:سعيد. وفي الهندية : والمرة تعتبرموسرة بالمهراذا كان الزوج مليا في المعجل الذى يقال له بالفارسية (دست بيمان ) هنديه ج:۵ص:۲۹۲.

(۴) قال في البدائع : لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه و يحج عنه ، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۶،ط:سعيد ......فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه فاذا ذبح عنه صارنصيبه للقربة ،بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل واما شرائط جوازاقامة الواجب ط: سعيد. =

www.besturdubooks.net

☆......میت کی طرف سے قربانی کرنے کے دو طریقے ہیں۔(۱)

(۱) میت کے نام پر ایک حصہ قربانی کیا جائے۔

(۲) قربانی کرنے والا اپنی واجب قربانی کے علاوہ ایک اور قربانی کرے یا حصہ لے اور اس کا ثواب میت کو پہنچا دے دونوں صورتیں صحیح ہیں۔(۲)

## میت کی طرف سے قربانی

☆......میت کی طرف سے قربانی کرنے کی دو صورتیں ہیں، اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی تو اس گوشت کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، گوشت مالداروں کے لئے کھانا جائز نہیں ہے۔

اور اگر میت نے قربانی کیلئے وصیت نہیں کی بلکہ ورثاء اور رشتہ داروں نے اپنی خوشی سے میت کے لئے قربانی کی ہے تو اس کا گوشت مالدار اور فقیر سب کھا سکتے ہیں، تمام گوشت صدقہ کرنا لازم نہیں۔ بلکہ جس قدر چاہے صدقہ کرے اور جس قدر چاہے خود رکھے سب جائز ہے۔(۳)

---

= وعن حنش قال رايت عليا يضحي بكبشين فقلت له ماهذا فقال ان رسول الله ﷺ اوصاني ان اضحي عنه فانا اضحي عنه ،رواه ابوداود ج:۲ص:۲۹، ط:حقانيه . والترمذی ج:۱ص:۲۷۵،باب في الاضحية بكبشين ،ط:سعيد.مشكوة ص:۱۲۸،الفصل الثانی ،ط:قديمي كتبخانه .

(۱) قال ابن الملک يدل على ان التضحية تجوزعمن مات ،مرقاة المفاتيح ،ج:۳ص:۳۰۹، باب الاضحية ، ط:امداديه ،ملتان .

(۲) وان كان احد الشركاء ممن يضحي عن ميت جاز،بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .ط:سعيد.

(۳) (قوله عن ميت ) أی لوضحی عن ميت وارثه بأمره ألزمه بالتصدق بها وعدم الاكل منها، وإن تبرع بها عنه له الأكل؛لأنه يقع على ملک الذابح والثواب للميت ،شامی ج:۶ص: ۳۲۷، ۳۳۵، قبيل كتاب الحظروالاباحة ، ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

# میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟

میت کی طرف سے قربانی کرنی ہوتو ہرایک میت کے لئے الگ الگ حصہ رکھنا ضروری ہے،ایک حصہ ایک سے زائد میت کے لئے کافی نہیں ہے،البتہ اپنی طرف سے نفلی قربانی کر کےاس کا ثواب ایک سے زیادہ مردوں اورزندوں کوبخشنادرست ہے، جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک قربانی کا ثواب پوری امت کوبخشاتھا،گنجائش ہوتومردوں کے لئے ضرور قربانی کریں بڑے ثواب کا کام ہے،اس سے مردوں کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔(۱)

# میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی

قربانی کے دنوں میں میت کے ایصال ثواب کے لئے پیسہ وغیرہ صدقہ کرنے سے قربانی کرناافضل ہے، اوراس کا ثواب میت کو پہچاناافضل ہے ، کیونکہ صدقہ خیرات میں صرف مال ادا کیا جاتا ہے،اورقربانی میں مال ادا کرنے کے ساتھ ساتھ فدا کرنا بھی،اس لئے قربانی کرناافضل ہے۔(۲)

# میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا

چندافرادمل کرمشترکہ رقم سے کسی میت کے لئے ایک حصہ قربانی نہیں کرسکتے البتہ اس کیلئے ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ سب لوگ اپنے حصے کی رقم کسی ایک کوھبہ کردیں ،اوروہ قربانی کاایک حصہ جس کے نام پرکرناچاہے تھے،کردے،اس سے

(۱) عن جابرقال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین ………ذبح بیده وقال بسم الله والله اکبراللهم هذا عنی وعمن لم یضح من امتی ،مشکوة ص:۱۲۸، باب فی الاضحیة ،وفی روایة: اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به رواه مسلم ، مشکوة ص:۱۲۷ .قدیمی کتبخانه.بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۲) شراء الاضحیة بعشرة اولی من أن یتصدق بألف ؛لأن القربة التی تحصل باراقة الدم لاتحصل بالصدقة ، خلاصة الفتاوی ج:۴ص:۳۲۰،کتاب الاضحیة .

www.besturdubooks.net

قربانی بھی ہو جائے گی، اور میت کو ثواب بھی مل جائے گا۔(۱)

## (ن)

# نابالغ

اگر نابالغ بچہ یا بچی مالدار رہے، نصاب کا مالک ہے، تو ان پر قربانی واجب نہیں اور ولی کے لئے بھی نابالغوں کے مال سے قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر ولی اپنے مال سے نابالغوں کے لئے قربانی کرنا چاہے تو وہ کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

---

(۱) فلاتجوز الشاة والمعزإلا عن واحد وان كانت عظيمة تساوى شاتين ممايجوزان يضحى بهما. سمينة ،هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس. اورفتاوی رحیمیہ میں ہے :(سوال :۸۶) چھ آدمیوں نے مل کرقربانی کے بڑے جانور میں اپنا اپنا واجب حصہ رکھا اور ساتویں حصہ میں سب نے شریک ہوکرآنحضرت ﷺ کے لئے نفل قربانی کی نیت کرلی تو یہ درست ہے یانہیں؟

الجواب :ان مات احد السبعة المشتركين في البدنة ، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم ،درمختارمع الشامي ج:۲ ص:۳۲۶.

روایت مذکورہ فقہیہ سے استحسانا جائز معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ساتواں حصہ دار فوت ہوگیا تو اس کا حصہ اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہوگیا اور اس حصہ کے مالک بن گئے اور انہوں نے اس ساتویں حصہ کے مالک ہونے کی حیثیت سے قربانی کی اجازت دے دی تو اس کی قربانی درست ہوگئی، اسی طرح صورت مسؤلہ میں چھ ساتھیوں نے ساتواں حصہ خرید کر حضور ﷺ کے لئے کردیا تو درست ہونا چاہیے، دوسرے علماء سے بھی دریافت کرلیا جائے۔ ج:۱۰ص:۵۷،کتاب الاضحیۃ، دارالاشاعت۔اوپر جو حکم لکھا گیا ہے وہ قیاس ہے اور فتاوی رحیمیہ کی بات استحسان ہے لہذا ان دونوں قول میں تعارض نہیں ہے۔مؤلف.

(۲) (ويضحي عن ولده الصغيرمن ماله ) صححه في الهداية (وقيل لا) صححه في الكافي قال: وليس للأب أن يفعله من مال طفله ورجحه ابن الشحنة ،قلت :وهوالمعتمد لما في متن مواهب الرحمن من أنه أصح مايفتى به ، وعلله في البرهان بأنه إن كان المقصود الاتلاف، ؛ فالأب لايملكه في مال ولده كالعتق أوالتصدق باللحم ، فمال الصبي لايحتمل صدقة التطوع وعزاه للمبسوط فليحفظ ،الدرمع الرد ج:۶ص:۳۱۶.وج:۶ ص:۳۳۵. ط:سعيد.

www.besturdubooks.net

# نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

امیر باپ پر نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں مستحب ہے اگر قربانی کرے گا ثواب ملے گا نہیں کرے گا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

# نابالغ کا ذبیحہ

اگر نابالغ بچہ جانور کو ذبح کر سکتا ہے، اور "**بسم اللہ اللہ اکبر**" کہہ کر اس نے جانور کو ذبح کیا ہے تو جائز ہے اور گوشت کھانا حلال ہے۔(۲)

# نابینا کا ذبیحہ

ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا بینا ہونا شرط نہیں، مسلمان نابینا کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اور گوشت کھانا جائز ہے، اگرچہ بینا سے ذبح کرانا بہتر ہے تاکہ وہ ذبح کے کمال اور نقصان کو دیکھ کر معلوم کر سکے۔(۳)

# نحر

اونٹ میں نحر سنت ہے، اور نحر سینہ کے بالائی حصہ کے قریب گردن کے نچلے حصہ

---

(۱) وفي الولد الصغيرعن أبي حنيفة روايتان في ظاهرالرواية يستحب ولايجب بخلاف صدقة الفطر، فتاوى قاضى خان على هامش الهنديه ،كتاب الاضحية ،فصل فى صفة الاضحية ووقت وجوبها ج:۳ص:۳۴۵، ط:ماجديه.هنديه ج:۵ص:۲۹۳، شرائط الوجوب.بدائع ج:۵ ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب.تكمله فتح القديرج:۸ص: ۴۲۸. شامي ج:۶ص:۳۱۵، ط:سعيد.البحرج:۸ص:۱۷۴.

(۲) ...... (فتحل ذبيحتهما ،ولو) الذابح (مجنوناأوامرأة أوصبيايعقل التسمية والذبح ) و يقدر. وفي الجوهرة :لاتؤكل ذبيحة الصبى الذى لايعقل والمجنون ، والسكران الذى لايعقل ،الدرمع الرد ج:۶ص:۲۹۷.

(۳) وشرط كون الذابح مسلما ،الدرمع الردج:۶ص:۲۹۶ .بدائع ج:۵ص:۴۵،فصل اما بيان شرط حل الاكل في الحيوان .هنديه ج:۵ص:۲۸۵،ط:رشيديه.

www.besturdubooks.net

میں نیزہ یا چھری مار کر گردن کی رگوں کو کاٹنا۔(۱)

# ناخن

قربانی کرنے والے کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کرکے ناخن کاٹے قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کرکے عام لوگوں کی قربانی کے بعد ناخن کاٹیں گے تو وہ بھی ثواب سے محروم نہیں ہوں گے۔(۲)

# ناک

جس جانور کی ناک نہیں، کٹ چکی ہو، اس کی قربانی درست نہیں۔(۳)

---

(۱) والنحر:فری الأوداج ، محله آخرالحلق ، ولونحرمایذبح وذبح ماینحریحل لوجود فری الأوداج ولکنه یکره ؛لأن السنة فی الابل النحروفی غیرها الذبح ،ألاتری ان الله تعالی ذکرفی الابل النحروفی البقروالغنم الذبح ، فقال سبحانه وتعالی : "فصل لربک وانحر" قیل فی التاویل أی :انحرالجزور، وقال الله عزشانه ان الله یأمرکم أن تذبحوا بقرة ، وقال تعالی وفدیناه بذبح عظیم ، بدائع ج:۵ ص: ۴۱.فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان. ان اصحاب النبی علیه الصلاة والسلام ورضی الله عنهم کانوا ینحرون الابل قیاما معقولة الید الیسری الخ بدائع ج:۵ص: ۴۱، والاسهل فی الابل النحرلخلولبتها عن اللحم واجتماع اللحم فیماسواه من خلفها ، بدائع ج:۵ص: ۴۱. هندیه ج:۵ ص:۲۸۷، کتاب الذبائح . البحرج:۸ص: ۱۷۱ . شامی ج:۶ ص:۳۰۳، کتاب الذبائح .

(۲) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشرواراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیئا وفی روایة فلایاخذن شعرا ولایقلمن ظفرا وفی روایة من رائی ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائی ، ج:۲ص: ۲۰۱، ط: قدیمی کتبخانه.مشکوة ص:۱۲۷،ط:قدیمی کتبخانه.وظاهرکلام شراح الحدیث من الحنفیة انه یستحب عند ابی حنیفة والاولی ان یقال المضحی یری نفسه مستوجبة للعقاب وهوالقتل ولم یؤذن فیه ففداه بالاضحیة وصارکل جزء منهما فداء کل جزء منه فلذلک نهی عن مس الشعروالبشرلئلا یفقد من ذلک قسط ماعند تنزل الرحمة و فیضان النورالالهی لیتم له الفضائل ویتنزه عن النقائص، مرقاة المفاتیح باب الاضحیة ، ج: ۳ ص:۳۰۶، ط:امدادیه .

(۳) ولاتجزئ الجدعاء وهی مقطوعة الانف ، هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه .الدرمع الردج:۶ ص:۳۲۴، ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۷۵،ط:سعید.

www.besturdubooks.net

# نام بدل کر قربانی کرنا

بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ کسی سال اپنے نام سے قربانی کر لیتے ہیں اور کسی سال اپنی بیوی کے نام سے یعنی ہر سال نام بدلتے رہتے ہیں یہ صورت صحیح نہیں، اگر قربانی کرنے والا صاحب نصاب ہے تو اس کو اپنی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے، اگر اپنے نام سے نہیں کی، کسی دوسرے کے نام سے کرلی تو اس کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا، دوسرے کے نام سے قربانی کرنے سے اپنی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

# نذر والی قربانی کا گوشت

نذر والی قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے مالداروں کے لئے نذر کی، قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے، اور نذر کرنے والا خود اور اس کے اصول اور فروع بھی نہیں کھا سکتے۔(۲)

---

(۱) فتجب التضحية على حرمسلم موسريسارالفطرة عن نفسه لاعن طفله ،الدرمع الرد ج:۶ص:۳۱۵، ط:سعيد. وجميع ماذكرنا من الشروط يستوى فيها الرجل والمرأة لان الدلائل لاتفصيل بينهما ، بدائع ج:۵ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب ، ط:سعيد. واما شرائط الوجوب منهااليساروهومايتعلق به وجوب صدقة الفطر، كتاب الاضحية ،فتاوى هنديه ج:۵ص: ۲۹۲، ط:رشيديه . لہٰذا اگر مرد صاحب نصاب ہے اور وہ اپنی جگہ اپنی بیوی کی قربانی کرے تو اس کے ذمہ قربانی باقی رہ گئی۔ ومنها انها تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضائها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة ، هنديه ج:۵ص:۲۹۴، ط:رشيديه .

(۲) ويا كل من لحم الاضحية هذا في الاضحية الواجبة والسنة سواء ...... اذا لم تكن واجبة بالنذروان وجبت به فلاياكل منها شيئا ولايطعم غنيا سواء كان الناذرغنيا اوفقيرا لان سبيلها التصدق ، والحاصل ان التى لايؤكل منها هى المنذورة ابتداء ردالمحتارج:۶ص:۳۲۷، ط:سعيد.وفي الهنديه :واما في الاضحية المنذورة سواء كان من الغني اوالفقيرفليس لصاحبها ان ياكل ولايؤكل الغنى ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۰، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه .

www.besturdubooks.net

# نشان

جس جانور کو زمین جوتنے اور مارنے سے بدن پر زخم یا نشان پڑ گیا ہو اس کی قربانی درست ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی بھی قربانی نہ کرے۔(۱)

# نصاب قربانی

''قربانی کس پر واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

# نیت

☆......قربانی صحیح ہونے کے لئے قربانی کی نیت سے جانور خریدنا یا ذبح کرتے وقت قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے، ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

☆......قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو نیت کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی۔(۳)

# نیت درست نہیں

اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی نے ثواب کی نیت نہ کی، نہ ہی واجب ادا کرنے کی نیت کی، بلکہ گوشت کھانے، یا شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت کی تو

(۱) كل عيب يزيل المنفعة على الكمال اوالجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع، ظاہر ہے کہ زخم کا یہ عیب پوری منفعت کو ختم نہیں کرتا لہذا یہ قربانی کو مانع نہیں۔ فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۹، ط:رشيديه. وفي الشامية :والمستحب ان يكون سليما عن العيوب الظاهرة، ردالمحتار ج:٦ص:۳۲۳، ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۵،ط:سعيد.

(۲) اذا اشترى شاة ينوى بها الاضحية وعن محمد فى المنتقى اذا اشترى شاة ليضحى بها و اضمرنية التضحية عند الشراء تصيراضحية كما نوى، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴،ط: رشيديه.

(۳) ذبح المشتراة لها بلانية الاضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴، ط:رشيديه . الباب الثانى فى وجوب الاضحية بالنذر.

www.besturdubooks.net

اس سے قربانی صحیح نہ ہوگی اور کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔(۱)

## نیت مختلف ہے

قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے نفل قربانی کی نیت کی، اور کسی نے واجب قربانی کی، یا کسی نے قربانی کی نیت کی اور دوسرے نے عقیقہ کی نیت کی، تو قربانی ہوجائے گی، کیونکہ سب نے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے حصہ لیا ہے۔(۲)

## نیل گائے

نیل گائے کی قربانی درست نہیں، قربانی کے جانوروں کی تعیین شرعی سماعی ہے قیاس کو اس میں دخل نہیں ہے، اور شریعت مقدسہ میں صرف تین قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا ثابت ہے۔ پہلی قسم اونٹ نر و مادہ، دوسری قسم بکرا بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ، نر و مادہ، تیسری قسم گائے بھینس نر و مادہ، بس ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں، اور ان جانوروں کیلئے شرط یہ ہے کہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور انسانوں سے مانوس ہوں۔(۳)

---

(۱) وان كان كل واحد منهم صبيا اوكان شريک السبع من يريد اللحم ...... لايجوز للآخرين ...... والمسلم لواراد اللحم لايجوزعندنا ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴، ط: رشيديه. وهكذا في البدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط: سعيد. وردالمحتارج:۶ص:۳۲۶، ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۷، ط:سعيد.

(۲) قد علم ان الشرط قصد القربة من الكل وشمل مالوكان احدهم مريدا للأضحية عن عامه عن الماضي تجوزالاضحية عنه ونية اصحابه باطلة وصاروا متطوعين وشمل مالوكانت القربة واجبة على الكل او البعض اتفقت جهاتها اولاكاضحية واحصار...... لان المقصود من الكل القربة وكذا لواراد بعضهم العقيقة عن ولد قد ولد له من قبل لان ذلک جهة التقرب بالشكرعلى نعمة الولد فقد اراد القربة ، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۶، ط:سعيد. فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا،البحرج:۸ص:۱۷۷.وفي البدائع :ان الجهات و ان اختلفت صورة فهي في المعنى واحد لان المقصود من الكل التقرب الى الله ، بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ، ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل اوالبقرفي كل جنس نوعه =

www.besturdubooks.net

(و)

# واجب اور نفلی قربانی کی شرکت

واجب قربانی کرنے والے اور نفلی قربانی کرنے والے دونوں ایک بڑے جانور میں شریک ہوسکتے ہیں۔(۱)

# وزن سے جانور خریدنا

جہاں زندہ جانور وزن سے فروخت کرنے کا رواج ہے وہاں وزن کے حساب سے جانور خریدنا جائز ہے کیونکہ اس میں دھوکہ کم ہوتا ہے، اور نا تجربہ کار لوگ نقصان اٹھانے سے بچ جاتے ہیں۔(۲)

# وصیت

☆......اگر کسی نے قربانی کیلئے وصیت کی ہے، اور مال بھی چھوڑا ہے جس سے قربانی ہوسکے تو اس وصیت کی رو سے ولی یا وصی پر قربانی کرنا واجب ہو جاتا ہے۔(۳)

---

= و الذکروالانثی منه، هندیه ج:۵ص:۲۹۷.الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ، ط:رشیدیه.البحرج:۸ص:۱۷۷،کتاب الاضحیة ، ط: سعید. شامی ج:۶ ص: ۳۲۲، کتاب الاضحیة ،ط:سعید. بدائع ج:۵ص: ۶۹، فصل فی محل اقامة الواجب ، ط: سعید.کفایت المفتی ج:۸ص: ۱۹۱.

(۱) ولوارادوا القربة الاضحیة اوغیرها من القرب اجزأهم سواء کانت القربة واجبة اوتطوعا اووجبت علی البعض دون البعض ، بدائع ج:۵ص: ۷۱، ط:سعید. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(۲) احسن الفتاوی ج:۶ص:۴۹۷، کتاب البیوع ،ط:سعید.

(۳) ولواوصی بان یشتری بقرة بجمیع ماله ویضحی بهاعنه فمات ولم تجزالورثة فالوصیة جائزة بالثلث بلااخلاف ویشتری بالثلث شاة ویضحی بها عنه ،هندیه ج:۵ص: ۳۰۶، الباب التاسع فی المتفرقات ، ط:رشیدیه .ولواوصی ان یضحی عنه فی عام من ثلث ماله جاز، فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ج:۶ص: ۲۹۵، ط:رشیدیه .

www.besturdubooks.net

☆......اگر کسی آدمی پر قربانی واجب ہے، اور وہ نہ کر سکے تو اس پر وصیت کرنا ضروری ہے، اگر وصیت کر کے انتقال کر گیا تو اس کی طرف سے اس کے مال میں سے قربانی کرنا وارثوں پر ضروری ہوگا، اگر وصیت نہیں کی تو اس کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کی طرف سے قربانی کرے گا تو وہ نفلی قربانی ہوگی، اس سے میت کی واجب قربانی ساقط نہیں ہوگی البتہ میت کو نفل قربانی کا ثواب ملے گا۔(۱)

☆......اگر میت اپنے ترکہ میں سے قربانی کرنے کی وصیت کر کے مرا ہے تو اس قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے، مالداروں کیلئے وصیت کی قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔(۲)

## وعید

اگر کوئی شخص نصاب کا مالک ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا ہے تو وہ بڑا گنہگار ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی

---

(۱) من ضحى عن الميت يصنع كما يصنع فى اضحية نفسه من التصدق والاكل و الاجر للميت والملك للذابح ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٦، ط:سعيد.فتاوى خانيه على هامش الهنديه ج:٦ ص:٢٩٥، ط:رشيديه . قال فى البدائع ان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه وقد صح ان رسوالله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والآخرعمن لايذبح من امته ...... فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه فاذا ذبح عنه صارنصيبه للقربة ، بدائع ج:٥ ص:٧٢، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعيد رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٦، ط:سعيد.

(٢) والمختارانه ان بأمرالميت لايأكل منها والا ياكل ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٦، و الحاصل ان التى لايؤكل منها هى المنذورة ابتداء ......والتى ضحى بها عن الميت بأمره على المختارشامى ج:٦ ص:٣٢٧، ط:سعيد.فتاوى بزازيه على هامش الهنديه ج:٦ ص:٢٩٠، السابع فى التضحية عن الغيرط:رشيديه .

www.besturdubooks.net

نہ کرے وہ میری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں حاضری کے قابل نہیں۔(۱)

## وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم

اگر کوئی شخص وکیل بن کر لوگوں کی قربانی کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے تو اس پر ہر شخص کا حساب الگ رکھنا ضروری ہوگا اگر کسی کی رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا۔

اگر وکیل قربانی کرنے کی عوض میں اجرت لینا چاہے تو لے سکتا ہے لیکن اجرت کی رقم ابتدا ہی سے متعین کرنا ضروری ہے۔(۲)

## ولیمہ

☆......بعض نے قربانی کے لئے اور بعض نے ولیمہ کے واسطے ایک ہی بڑے جانور میں حصہ خریدا ہو تو یہ جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔

☆......ولیمہ مسنونہ کی نیت سے قربانی کے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) من وجد سعة لأن يضحي فلم يضح فلايحضر مصلانا ،مشکوۃ ،باب فی الاضحیة ، ص: ۱۲۷ . ابن ماجه ص:۲۲۶، ابواب الاضاحی ،ط:قدیمی کتب خانه . بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۶۴ ،فصل اما فی شرائط الوجوب .البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۳ .ط:سعید.

(۲) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۴۵، ط:دارالاشاعت ، کتاب الاضحیة .

(۳) ولو ارادوا القربة الاضحیة اوغیرها من القرب اجزأهم سواء کانت القربة واجبة اوتطوعا ، وسواء اتفقت جهات القربة اواختلفت ،کذا اذا اراد احدهم الولیمة وهی ضیافة التزویج و ینبغی ان یجوزلانها تقام شکرا لله تعالی علی نعمة النکاح وقد وردت السنة بذلک عن رسول الله ﷺ انه قال اولم ولوبشاة ، فاذا قصد بها الشکرواقامة السنة فقد اراد بها التقرب الی الله. بدائع الصنائع ج:۵ص: ۷۱، ۷۲، فصل فی شرائط جوازاقامة الواجب ط: سعید.فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴ الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة فی الضحایا ، ط: رشیدیه . البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۷ ، ط:سعید. ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶،ط:سعید.

www.besturdubooks.net

(ہ)

# ہرن کی قربانی

ہرن حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز ہے، لیکن وحشی جانوروں میں سے ہے اور وحشی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے، لہذا ہرن یا ہرنی کی قربانی جائز نہیں، مانوس ہونے یا نہ ہونے سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۱)

(ی)

# یہود کا ذبیحہ

اگر یہود ونصاری اپنے مذہب کے اصول اور پیغمبر اور کتب سماویہ کو مانتے ہیں، سائیس پرست اور نجوم رست نہیں ہیں اور جانور کو اللہ کا نام لیکر ذبح کرتے ہیں ذبح کے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام نہیں لیتے تو ایسے یہود ونصاری کا ذبیحہ حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۲)

لیکن موجودہ دور کے اکثر یہود ونصاری ملحد، بددین، دہریہ، سائنس پرست اور جوم پرست ہیں، صرف نام کے اہل کتاب ہیں، ان کو مذہب سے بالکل لگاؤ نہیں بلکہ ان کے اقوال وافعال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مذہب سے بیزار ہیں، تو ایسے یہود ونصاری کو ''اہل کتاب'' کہنا صحیح نہیں، اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں، اس لئے

(۱) ولایجوزفی الأضاحی شیٔ من الوحش ، عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷، کتاب الاضحیة ، باب :۵ وان ضحی بظبیة وحشیة انست وببقرة وحشیة انست لم تجز، عالمگیری ج: ۵ ص:۲۹۷، کتاب الاضحیة ،باب :۵ بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹ ،فصل اما فی محل اقامة الواجب . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷ ،ط:سعید. شامی ج:۶ص:۳۲۲. ط:سعید.

(۲) وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم. سورة المائدة آیت:۵

www.besturdubooks.net

حلال اور غیر مشتبہ چیز کو چھوڑ کر مشتبہ چیز اختیار نہ کی جائے اور ان کے ذبیحہ سے مکمل طور پر احتراز کیا جائے (۱)۔اور نصاری کے ذبیحہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱) روی ابن الجوزی بسنده عن علی رضی الله عنه قال :لاتأكلوا من ذبائح نصاری بنی تغلب فإنهم لم يتمسكوا من النصرانية بشئ إلا شربهم الخمر، رواه الشافعی رحمه الله بسند صحيح عنه، تفسير المظهری ج:۳ص:۳۴، سورة المائدة ،آیت:۵

www.besturdubooks.net